

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَرْبَعًا عَلَی الْحَمِیْنِ اَوْ اَنْکَبُ اَوْ رَاوِی وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

جو مولا مظلوم کر جائے روئے پارو لائے پاروئے داروئے عالموں کی صورت ہی بنا لے اس پر جنت واجب ہے۔

(حدیث رسول جنوں ﷺ)

لذی صدق

(سراسیمگی دوہڑے)

مجموعہ کلام

ایضاً حضرت عبدالقوام نقوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

من بکاء علی الحسینؑ او ابکیٰ او تباکیٰ و جبت له الجنة

جو مولا مظلوم کربلا پر روئے یار لائے یاروئے والوں کی صورت ہی بنائے اس پر جنت واجب ہے
(حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

لذتِ درد

(سرائیکی دوہڑے)

مجموعہء کلام

شہزادہ فصیح البیان

السید محمد حفص الزمان نقوی

مصنف کا نام	مخدوم السید محمد جعفر الزمان نقوی البخاری
کتاب	لذت درد
مرتب	مہتاب اذفر
تکنیکی معاونین	علی رضا، بلال حسین
سنہ اشاعت	2023ء
تعداد	500
ایڈیشن	دوم
پرنٹرز	فدک پرنٹنگ پریس لاہور
پبلشرز	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی
	کمرہ نمبر 11 سکینڈ فلور اے اینڈ کے چیمبر 14
	ویسٹ وہارف روڈ کراچی پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان
فون نمبرز	021-32205037, 32311979, 32311482
ای میل	Email: klbehyder@yahoo.com
ملنے کا پتہ	المنتظرین پبلی کیشنز جن شاہ ضلع یہ
فون نمبر	WhatsappNo : 03007314573
ویب سائٹ	www.Khrooj.com
ای میل	Email.jammanshah@gmail.com

ISBN: - 969-8806-

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

انتساب

میں اپنی اس چھوٹی جہیں کاوش کوں اپنے جد مظلوم
 مولا کریم کر بلا دی خدمت اقدس دے وچ اس اُمید
 نال پیش کریندا ہاں کہ او پاک ذات میڈے انہاں
 لفظاں کوں اپنی نصرت شمار چا کرن اور سا کوں اپنا
 پاک گھر ہنٹریں ہنٹریں وسدا چاڈ کھانوں۔

آمین یارب العالمین

دعا گو

جمعہ نفوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست عناوین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
1	ابتدائیہ	1
9	ملکہ عالمین سیدین پاک صلوٰۃ اللہ علیہا	2
36	جناب مولا امیر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
47	جناب مولا امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
51	تیری از مدینہ	5
66	جناب شہزادہ علی اکبر علیہ الصلوٰۃ والسلام	6
109	جناب شہزادہ علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام	7
152	جناب شہزادہ امیر قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام	8
223	جناب شہنشاہ ابوالفضل العباس علیہ الصلوٰۃ والسلام	9
259	جناب مولا شہنشاہ کربلا علیہ الصلوٰۃ والسلام	10
306	شامِ غریبان	11
319	داخلہء شام	12
335	معصومہ سیدین پاک صلوٰۃ اللہ علیہا	13

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
344	شام سے واپسی	14
358	بہار مدینہ سین پاک صلوٰۃ اللہ علیہا	15
376	جناب عالیہ سین پاک صلوٰۃ اللہ علیہا	16
389	شہنشاہ امام زین العابدین علیہ الصلوٰت والسلام	17
392	جناب مولا امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰت والسلام	18
399	جناب مولا امام محمد تقی الجواد علیہ الصلوٰت والسلام	19
406	جناب مولا امام حسن عسکری علیہ الصلوٰت والسلام	20
410	متفرقات	21
412	جناب امیر مسلم علیہ الصلوٰت والسلام	22
424	جناب مولا صاحب الزمان علیہ الصلوٰت والسلام	23
433	القائم و بلفقیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کی مطبوعات	24

یا مولا کریم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِبْتِدَائِیَہ

بند کی تاریخ کتنی پرانی ہے اس کے متعلق کوئی حتمی بات تو نہیں کی جاسکتی البتہ اتنا کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے سرائیکی علاقہ میں جب عزاداری شروع ہوئی تھی تو ابتدا میں ہندی کی صنف سخن ”دوہا“ کو اظہارِ خیال کا ذریعہ بنایا گیا جو دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا تھا جس کے نمونے متقدمین شعراء کے کلام میں ہمیں آج بھی ملتے ہیں..... اور موجودہ بند جو چار مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ایک مخصوص بحر میں لکھا جاتا ہے یہ شاید دوہا کی ترقی یافتہ شکل ہے

جو کچھ میں نے بزرگوں سے سنا ہے اُس کے مطابق ابتدا میں بند صرف اور صرف پاک خاندانِ تطہیرِ علیہم السلام کے متعلق ہی تحریر کئے جاتے تھے جس میں فضائل اور مصائب دونوں کا تذکرہ کیا جاتا تھا اور متقدمین بزرگ اس صنف سخن کے مجازی استعمال کو بہت بڑا عیب گردانتے تھے اور اس بات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ”بند“ کا مجاز میں استعمال اتنا زیادہ بڑھ گیا کہ آنے والی نسل کو اسے قبول کرنا ہی پڑا۔ یہ اوقات کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں جو ہر قید و بند سے آزاد ہوتے ہیں اور اُن پر کوئی قدغن لگانا ممکن ہی نہیں ہوتا ہے۔

فنی اعتبار سے بھی بند میں موضوع کی قید بالکل نہیں ہے، دنیا کے کسی بھی موضوع کو اس میں سمویا جاسکتا ہے البتہ وزن کی قید ضرور ہے
 اہل علم عروض نے یہ کبھی نہیں کہا کہ یہ صنف سخن یعنی ”بند“ کسی ایک زبان کیلئے مخصوص ہے لیکن سرائیکی اور سندھی کے علاوہ کسی اور زبان میں کہا گیا یا لکھا گیا بند میری نظر سے نہیں گزرا ہے، اب میرا کسی چیز کو نہ جاننا اُس کے عدم وجود پر دلیل تو نہیں بن سکتا ہے۔

علم عروض کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو ”بند“ کا عروضی وزن بحر متقارب سے ماخوذ ہے جس کے خالق جناب خلیل ابن احمد بصری عروضی ہیں جو بذاتِ خود اپنے وقت کے ایک بہت عظیم عالم باعمل تھے، آپ نے ایک عربی لغت ”کتاب العین“، لکھی اور علم موسیقی پر اپنی تحقیق عمیق کو ”کتاب النغم“ کا نام دیا
 بحر متقارب پر مختلف زُحافات کے عمل سے جو وزن بند کیلئے مخصوص کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہے

مفعول فاعل فعلن فاع مفعول فاعول فاعولن

یا پھر اسی سے ملتا جلتا یہ وزن بھی بند کیلئے استعمال ہوتا ہے

مفعول فاعولن فعلن فع مفعول فاعولن فعلن

سبب اور وتد کے تھوڑے سے فرق یا رد و بدل کے ساتھ یہ دونوں اوزان بحر متقارب سے ہی ہیں اور بند انہی اوزان میں ہی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ ان اوزان کے علاوہ کسی بھی دوسرے وزن میں اگر کوئی چیز لکھی جائے گی تو اُسے ہم بند نہیں کہیں گے بلکہ

اس کی ظاہری ہیئت ترکیبی کی مناسبت سے اُسے کوئی نام دیا جائے گا
اس بات کی وضاحت میں اس طرح کر سکتا ہوں کہ ماہرین علم عروض نے جو اصول
اور کلیات وضع فرمائے ہیں اُن کے مطابق یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ رباعی صرف
اور صرف بحر ہزج میں ہی کہی یا لکھی جاسکتی ہے۔ اس مذکورہ بحر کے علاوہ اگر کسی اور
بحر میں کوئی چیز لکھی جائے گی تو اُسے ہم جو بھی نام دیں رباعی نہیں کہہ سکتے۔

اور بحر ہزج پر مختلف زُحافات کا اطلاق کرتے ہوئے رباعی کیلئے چوبیس اوزان
ترتیب دیئے گئے ہیں، جن میں سے کچھ عربی اور کچھ فارسی زبانوں کیلئے مخصوص ہیں
اور کچھ اوزان اُردو شاعری میں مدتوں سے استعمال ہوتے چلے آ رہے ہیں، لیکن
آج تک کسی بھی رباعی گو شاعر نے ان تمام اوزان کو استعمال نہیں کیا ہے، ان میں
سے چند ایک اوزان ہی اُردو شاعری میں رباعی کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔

جن میں سے سب سے مشہور و معروف اور مستعمل وزن یہ ہے

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

مَفْعُولُ مَفَاعِيلُ مَفَاعِيلُ فَعْلُ

مَفْعُولُ مَفَاعِيلُ مَفَاعِيلُ فَعْلُ

یعنی اسی طرح بند اپنی موجودہ اور رائج الوقت شکل میں صرف اور صرف بحر متقارب
کے مذکورہ بالا ارکان میں ہی کہا جاسکتا ہے۔

اس سلسلہ میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہمارے اکثر سرائیکی شعراء کرام اور

ذاکرین عظام بند اور ڈوہڑا میں امتیاز نہیں کرتے ہیں بلکہ بند کو ڈوہڑا..... اور ڈوہڑا کو بند کہہ دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے، حالانکہ حقیقت میں بند اور ڈوہڑا میں وزن اور ارکان کا تھوڑا سا فرق ہے جو ان دو اصنافِ سخن کو ایک دوسرے سے ممیز کرتا ہے۔ ڈوہڑا یا ڈوہڑا دراصل اُردو کے لفظ ”دوہرا“ کی سرائیکی شکل ہے، جس کے معانی درج ذیل ہیں

دو گنا..... فرہ..... کسی چیز کی دو تہیں بنانا..... کسی چیز کو دو رُوخوں پر موڑنا..... کسی ایک چیز کو ڈبل کر دینا..... $2=1+1$ کسی ایک چیز کو دوسری چیز پر اس طرح فٹ کر دینا کہ وہ ظاہراً ایک نظر آئے..... ہماری مارکیٹ میں بستروں کی دوہری چادریں عام ہیں جن کی بُنائی ڈبل ہوتی ہے اور دونوں طرف سے علیحدہ علیحدہ ڈیزائن بنے ہوتے ہیں

اب آپ یہ سمجھیں کہ ”بند“ اکہرایا ایک تہہ کا بنا ہوا ہوتا ہے جبکہ ”ڈوہڑا“ میں بند کے اوپر ایک اور تہہ چڑھادی جاتی ہے

بند کا وزن وہی ہے کہ جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں

مفعول فعولن فعلن فاع مفعول فعولن فعلن

اب ڈوہڑا کا وزن ملاحظہ فرمائیں اس میں بحر تو وہی ہے مگر ارکان کا فرق موجود ہے

مفعول فعولن فعلن فاع مفعول فعولن فعلن فعولن فعلن

مفعول فعولن فعلن فع مفعول فعولن فعلن مفعول فعولن فعلن

مفعول فعولن فعلن فع مفعول فعولن فعلن فعولن فعلن

اب میں آپ کی خدمت میں پہلے بند کے دو مصرعے عرض کرتا ہوں

عباس ہے ناز ایں ویڑھے دا جنیں تے کرنا ناز بجائے
 جیندے نقش قدم کوں چمدی ہے جگ دی بے عیب وفائے
 بند کی صحیح عروضی شکل یہی ہے..... اب آپ دیکھیں کہ بند سے ڈوہڑا کو کیسے ممیز کیا
 جاتا ہے، ڈوہڑا کی شکل یہ ہے

مجبوراً چوب خیام پٹی چپ کر خاک تے بہہ گئے روندا رہ گئے
 غیرت دے جوش توں خون جگر بٹڑ آنسو اکیوں وہہ گئے روندا رہ گئے

.....
 اب یہ شاعر کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ بند کے وزن میں دو ارکان کا اضافہ کرے
 یا تین ارکان کا اضافہ کرتے ہوئے ڈوہڑا کہے، دونوں صورتیں جائز ہیں
 بند اور ڈوہڑا میں یہ فرق ہوتا ہے مگر اکثریت اس بات سے لاعلم ہے، یہ ایک الگ بات
 ہے کہ اب موجودہ دور میں ڈوہڑا کہنے سے احتراز برتا جا رہا ہے یا یوں کہہ لیں کہ اب
 ڈوہڑا کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے مگر قدیم شعراء کرام کے کلام میں بند اور ڈوہڑا دونوں
 موجود ہیں، ہمارے علاقہ کے شاعر جن کو فردوسیء پاکستان کا لقب دیا گیا تھا جناب
 نذر حسین ارشاد جھنڈیر صاحب نے ان دونوں اصنافِ سخن یعنی بند اور ڈوہڑا میں خوب
 طبع آزمائی کی ہے اور ان کا کلام سمجھ دار اور عارفین کے طبقہ میں آج بھی بہت زیادہ
 مقبول ہے۔

میرے آقا، میرے محسن، میرے ہادی، میرے سید و سردار، میرے اُستاد محترم
 جناب السید محمد جعفر الزمان نقوی نے کم و بیش تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی
 ہے، چونکہ شہرت حاصل کرنا ان کا مقصد ہی نہیں تھا اس لئے انہوں نے کبھی اس

طرف توجہ ہی نہیں دی تھی مگر یہ حقیقت ہے کہ رائج الوقت تمام اصنافِ سخن میں اُن کے کلام کے شاہکار موجود ہیں۔

بند چونکہ عزا داری کی بنیادی ضرورت سمجھی جانے والی صنفِ سخن ہے اس لئے آپ نے اپنی اور اپنے حلقہء احباب کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بہت سے بند تحریر فرمائے تھے، آپ کے زیادہ تر بند تو مجالس المُنظرین (سرائیکی) کی پانچ جلدوں میں درج ہیں، اُن کے تصنیف کردہ جو بند ہمیں میسر آسکے ہیں وہ ”لذتِ درد“ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اُمید ہے کہ آپ ضرور پسند فرمائیں گے اور ذاکرینِ عظام بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں گے

”لذتِ درد“ میں جتنے بند تحریر کئے جا رہے ہیں ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ ایک تو آپ نے ان میں کوئی زیادہ لفاظی نہیں کی ہے بلکہ زبان کی سادگی اور سلاست کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے، ان کی دوسری اور سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان میں میرے آقائے واقعات کے ساتھ ساتھ احساسات کو زیادہ اہمیت دی ہے کیونکہ عام طور پر شعراء کرام جو بند یا نوحہ جات تحریر کرتے ہیں وہ زیادہ تر واقعاتی ہوتے ہیں اور اُن میں احساسات کا خیال نہیں رکھا جاتا، جبکہ یہاں اس بات کے برعکس سب سے زیادہ زور احساسات کو اُجاگر کرنے پر ہی دیا گیا ہے۔

انسانی نفسیات کو سمجھنے اور پرکھنے والے افراد اچھی طرح جانتے ہیں کہ واقعات کی نسبت احساسات دل پر زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں، اور ذکرِ مصائب میں تو سمجھ دار اور تجربہ شناس ذاکرین کی کوشش ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے سامعین کے احساسات کو چھیڑ کر اُن کے دلوں پر ایسی چوٹ لگائیں کہ وہ رونے پر جلد آمادہ ہو

سکیں۔ اس کتاب میں آپ کو یہ سب کچھ بدرجہ اتم میسر ہوگا، چونکہ اس میں عام فہم اور نہایت سلیس زبان استعمال کی گئی ہے اس لئے مجھے اُمید ہے کہ یہ قارئین اور ذاکرین عظام کیلئے انتہائی مفید کتاب ثابت ہوگی۔

یہاں ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ پہلے دور میں جب کتابیں چھاپی جاتی تھیں تو پہلے کاتب اُنہیں اپنے ہاتھ سے ٹریننگ پیپر پر تحریر کیا کرتے تھے، پھر اس کی بار بار پروف ریڈنگ کی جاتی تھی اور لکھائی کی جو غلطیاں سامنے آتی تھیں پرنٹنگ سے پہلے ہی اُن کی درستی کر دی جاتی تھی

آج یہ سب کام چونکہ کمپیوٹر پر ہو رہا ہے اور پرنٹنگ سے پہلے پروف ریڈنگ بھی نہیں ہوتی ہے اس لئے اس میں میری بے بسی کی وجہ سے کچھ غلطیاں ضرور رہ جاتی ہیں جن کیلئے میں اپنے قارئین کرام سے پیشگی معذرت چاہتا ہوں اور اس کتاب کے قارئین سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو تحریری غلطیاں آپ کے سامنے آئیں مجھے اُن سے ضرور آگاہ کرنا ہے تاکہ اس کے دوسرے ایڈیشن میں اُن غلطیوں کا ازالہ کیا جاسکے البتہ کچھ الفاظ یا اعراب کے لکھنے میں اس لئے بھی کمی بیشی رہ جاتی ہے کہ جس اُردو ایڈیٹر (ان پیج) میں ہم کتابت کرتے ہیں اس میں بعض الفاظ کو بالکل صحیح لکھنے کی گنجائش نہیں ہے، یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لفظ پر اعراب لگانے سے اگر اُس کی شکل بگڑ رہی ہوتی ہے تو وہاں اعراب نہیں لگائے جاسکتے، جیسا کہ کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن پر ہمزہ (ء) لگانا ضروری ہوتا ہے جس سے ترکیب لفظی صحیح واضح ہوتی ہے مگر جب کمپیوٹر ایڈیٹر میں ہم اُس لفظ پر ہمزہ لگاتے ہیں تو اس کی شکل بگڑنے لگتی ہے تو وہاں بھی مجھے مجبوراً لفظ لکھ کر اُس کے آگے ہمزہ لگانا پڑتا ہے، ایک اور مجبوری یہ بھی

درپیش ہوتی ہے کہ سرائیکی جو کہ ایک وسیع زبان ہے اس کے جملہ تلفظات کو اردو کی شکل میں لکھنا ممکن نہیں ہوتا تو وہاں بھی کمی رہ جاتی ہے۔

امید ہے کہ میری اس طرح کی تمام مجبوریوں سے میرے قارئین درگزر فرمائیں گے اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے ضرور نوازیں گے کیونکہ جو تنقید اصلاح یا بہتری کیلئے کی جائے ایسی تعمیری تنقید کا میں ہمیشہ ہی خیر مقدم کرتا ہوں اور ایسے ناقدین کو اپنا محسن سمجھتے ہوئے ان کا شکر گزار رہتا ہوں۔

آخر میں ان صاحبان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو اس نیک کام میں میرے ساتھ ہمہ وقت کوشاں ہیں جن میں جناب سید مظہر عباس موسوی صاحب آف کراچی، سید مسرت عباس آف شیخوپورہ، جناب سید تکی حسن رضوی صاحب، سید ندیم عباس صاحب، ذاکر جناب ملک الطاف حسین صاحب، جناب علی رضا، جناب بلال حسین خان۔

اب آئیں ہم سب مل کر دعا کریں کہ ہمارے مرشد سائیں پاک اور ان کے پاک فرزند ان نے جس مقصد عظیم کیلئے اپنی حیات طیبہ میں انتھک محنت فرمائی اور دن رات اُسی کی ترویج و تبلیغ فرمائی، اُن کا وہ مقصد عظیم چشم زدن سے بھی پہلے پورا ہو، ہمارے پاک امام زمانہ مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کا جلد از جلد ظہور ہو، یہ دنیا اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے تاکہ خاندانِ تطہیر علیہم السلام کے گھر اطہر میں ابدی اور دائمی خوشیاں آئیں، اور ان کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیست و نابود ہوں۔

﴿آمین یا رب العالمین﴾

دعا گو..... مہتابِ فوخر

یا مولا کریمؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ملکہ عالمین سین پاک

صلوٰۃ اللہ علیہا

حق طلبی

حق طلب کرن پئی آندی ہے اَج وارث پگ سرور دی
توڑے قسم چاوے دربار دے وِج خود بابے پاک دے سردی
ہووے سند توڑے کر چاک ڈیو ہے مالک اے کل گھر دی
تعظیم ہے کرنی ایں رنگ وِج چھاوے رُخ تے موت دی زردی

رکھ ہتھ حسنین دیاں چوٹیاں تے کھڑی بی بی نیر وھاوے
جڑے ول ول سین سوال اُتے دل دھڑکے روح اَجھکاوے
پیشانی تے آ پنگھر گیا ، اکھ شرم توں مول نہ چاوے
کچھے کوئی بی بی توں کیوں آئے ہو، نہ اے شرم امت کول آوے

ترائے وار سوال تے لب جوڑے تھیا حائل شرم و حیائے
 روح تڑپ گئی وِچ سینے دے چا اکھیاں ساون لائے
 رو رو حسنینؑ دا منہ ڈیکھے رو بنت رسولؐ خدائے
 آج پہلی وار سوال کرے کیویں پاک حسنینؑ دی مائے

احساس مسلسل دل وِچ ہا متاں لوگ چا عزت بھلانوں
 میڈے پاک سوال کوں رد کر کے متاں خالی لوگ ولانوں
 یا میڈی گالھ تے شک کر کے تاخیر دے وِچ چا پانوں
 اے وہم و گمان وی نہا اُمتی اتنے گستاخ آلانوں

سلیمان داؤد دا وارث ہئی ، ہوندے ورثے ہن انبیاء دے
 پڑھ یوسیکم اللہ بابے دی ہوندی وارث خود اولادے
 میں حجت تمام کریندی ہاں میکیوں حق ڈیو نام خدا دے
 چا فدک دے بدلے امت شقی در کھولے جور و جفا دے

میڈی بابا وی تعظیم کرے دستارِ نبوت چا کے
 افسوس تھیائے میکیوں اے ظالم آج وچ دربار دے آ کے
 میڈے ڈو معصوم گواہاں کوں تساں ظلم کیتائے جھٹلا کے
 تساں ہسدے ہو، میں روندی ہاں ڈوہاں پتراں کوں گل لا کے

اے فضہؑ ول جل گھر دے وچ ہن امت دے سخت ارادے
 میکیوں اپنا کوئی ارمان نہیں، ہم درد رسولؐ خدا دے
 بے حرمتی جو ہے سند دی تھئی راہسی حشر دے ڈینہ تائیں یادے
 ہنٹر رہن دے قابل نہیں رہ گئے حالات اے میں دکھیا دے

منہ چم معصومہ بچڑی دا آیا وین رسولؐ دی دھی دا
 میکیوں خالی ولن دا درد نہیں کوئی فکر نمہی زندگی دا
 آج ڈیکھ رویہ امت دا احساس ہم تئیں اُجڑی دا
 متاں ما وانگوں دربار ونجیں، کریں یاد کھرن امڑی دا

احراق باب اللہ

تساں کلمہ گو سڈویندے ہو اے گھر ہے پاک نبی دا
 بے اذن دے اندر ناہی آندا اتھاں بابا میں اُجڑی دا
 تساں دروازہ آج ٹھار ڈتائے نوہے کیتا شرم ڈکھی دا
 توڑے کچھ تاں کرو ہا شرم و حیا آج پاک رسول دی دھی دا

جڈاں امت شقی کوں روندیں ہوئیں خود سینِ احساس ڈیوایا
 بد بخت امت نے ظلم دے وچ ہک قدم مزید ودھایا
 ایہو ٹھردا ہويا دروازہ ایں رنگ دے نال گرایا
 تھیا پہلو زخمی ، سین جھنڑی ، آ خود فضہ نے چایا

جیڈی طاق دی ضرب شدید آہی حسنین دی امری سہہ گئی
 ڈوہیں ہتھ پاسے تے رکھ بی بی اُتے خاک تے بہندی بہہ گئی
 تھئی پہلو پاک توں رت جاری جیندی سرخی خاک تے وہہ گئی
 بابے دی مزار دو زخمی دھی رو رو کے ڈہدی رہ گئی

آ دھیاں پتراں رل مل کے سر وچ جھولی دے پایا
 لا موٹھے زخمی امڑی کوں بستر تے آن سمہایا
 کھلی اکھ حسنین دی امڑی دی چا گل پتراں کوں لایا
 آکھے آنون والے وقت میکوں ہے کل منظر ڈکھلایا

آج حسبنا دے بانیاں دے گھر ڈوجھی ظلم دی عیدے
 تھئی پہلی عید سقیفے وچ ہئی بعد وصال نبی دے
 آج بنت نبی دے پہلو تے لگی اے جہیں ضرب شدیدے
 ہک طاق دی ضرب نے بی بی دا کیتا محسن لعل شہیدے

ولی سمین جڈاں در اطہر توں آ دھیاں نے گل لایا
 آکھن طاق دی ضرب شدید آہی جنیں پہلو پاک ڈکھایا
 آج محسن کوں جہاں قتل کیتائے ، کل کرسن ظلم سوایا
 ایہا کرو دعا انہاں بھائیاں دا رہے قائم ہمیشہ سایا

جناب بلال کی مدینہ میں آخری آذان

اے بلال ساڈی پاک امڑی دا چا کر پورا فرمان
 ساکوں مدت دے بعد سنا توڑے ساڈے ناناں دی آذان
 گو بہوں تکلیف ہے امڑی کوں آسی درتے تے ڈر ذیشان
 اگے کہیں نہیں آن کے پرچایا ہس دل وچ بہوں ارمان

آذان کنوں انکار نہیں اے درد جگر کوں کھاسی
 آذان ڈتم تاں مر ویساں جڈاں نام رسول دا آسی
 میں ڈیکھساں مسند نبوی دو اگوں کوئی وی نظر نہ آسی
 آذان تاں پوری کر گھنساں تے بلال نہ زندہ راہسی

آذان بلال شروع کیتی آئی درتے درد ستائی
 کہ ہتھ ہا حسن دے مونڈھے تے بیا ہتھ پیا ہا دائی
 سنیا ناں آذان اچ بابے دا رنی بے وس درد ستائی
 یا ابتاہ دی فریاد کیتی غش کر گئی سین دی جائی

ہنڑ روک آذان کوں اے نانا ساڈی امریٰ غش کر گئی ہے
 جڈاں نام آئیے ساڈے ناناے دا ساڈی پاک امریٰ جھنڑ پئی ہے
 ہن رُک گیاں نبھاں ، چہرے تے آ زردی موت دی گئی ہے
 میڈیاں بھینیں خاک روئی ہے او حالت سین دی تھی ہے

جناب مولا امیر المؤمنین علیہ السلام سے گزارش

ملے جاں موقع حسنین دا بابا احسان ڈکھی تے لانویں
 جڈاں دنیا تے چھا رات ونجے توں کرم ایہو فرمانویں
 ہوسی پردا ہک تاریکی دا بیا پردہ توں کروانویں
 کچھے میڈیاں کمسن دھیاں کوں میڈی قبر تے گھن کے آنویں

بچپن دی یتیمی دا صدمہ ہے یاد اولاد کوں رہندا
 پر مانواں باجھ زمانے تے جھٹ گزر ویندائے پتراں دا
 ہوندائے مانواں باجھ زمانے تے بہوں اوکھا وقت دھیاں دا
 راہسی کفن دے وچ میکوں نت چنتا انہاں دھیاں دیاں پردیاں دا

بابا حسنینؑ تے عالیہؑ دا میڈا عرض نہ مول بھلا ہے
 بی شادی کرنا اُوں جاہ تے جیدی ہو مشہور وفائے
 اولاد جیدی حسنینؑ اُتوں کر ڈیوے جان فدائے
 اُوندا لعل سدا میڈیاں دھیاں دے ودا پردے پاک بنڑائے

جناب مولا غازی پاک کے متعلق وصیت

میڈے گھر وچ جاں عباسؑ آوے پہلے گل چا ویر کوں لانویں
 کچھے بوسے ڈے کے بازواں تے ، اے چولے پاک پوانویں
 شبیرؑ دی پارت ڈیویں چا کچھے اے پیغام سنانویں
 حسنینؑ تاں پتر رسولؐ دے ہن توں میڈا پتر سڈانویں

جڈاں غازیؑ آوے دنیا تے چمیں ویرن دے رُخسارے
 میڈے پاروں بوسے بازواں تے ہر بھین ڈیوے کئی وارے
 میڈا اصلی شیر تاں غازیؑ ہے جیڑھا پاک علمبردارے
 تہاڈیاں پاک ردائیں دا ہر موقعے ہوسی غازیؑ ذمہ وارے

اوندے چولے میں تیار کیتن خود آپ ہتھاں دے نالے
 اے چولے پوانویں آپ اونکوں اے ویرن دی بھائیوال
 آکھیں امری ہاوی منہ چمدی اے پاک امیر دا لعل
 ہووی پارت ، بھین دے پردے دا رکھیں ہردم آپ خیالے

او ضامن تہاڈے پردے دا میڈے پیار دی لاج رکھسی
 کر زندگی اپنی وقف ڈیسی پردے ہر آن بنڑیسی
 میڈے پاروں چُمسو ہتھ اوندے ، او ہتھ قربان کریسی
 راہسی جے تائیں غازی دنیا تے تہاڈے پردے ویر بچسی

ہک ڈینہ ہووی وچ کربل دے تہاڈا ویر بجن ازبسی
 تساں بھینیں کوں پردیس دے وچ گھن نال مسافر ویسی
 اوں غربت وچ عباس میڈا تہاڈے پردے آپ بنڑیسی
 مل اذن گیا جے غازی کوں ، تہاڈا خیمہ وی بچ ویسی

جناب مولا امام حسین علیہ السلام کے متعلق وصیت

اے مالک ما دی چادر دی رکھیں خاص خیال بھرا دا
 کونین توں ودھ مظلوم ہوی اے پورھیا اُجڑی ما دا
 تئیں امری بنڑ کے مانواں توں اینکوں کرنائے پیار زیادہ
 ایندی مونجھ کنوں ہل میت ویسی وِچ قبر دے میں دُکھیا دا

میں غور کیتائے توڑے تریہہ ہووِس ہے سوال توں بہوں اَجھکاندا
 میں ما وانگوں وِچ دنیا دے تے سوال دا ڈانس آندا
 بیا واچھڑ ڈیکھ کے بارش دی میڈا لعل ہے بہوں گھبراندا
 رب جانڑے کیڑھا وقت اینکوں ہے نظر مسلسل آندا

بک لحظہ ویر توں نہیں وِسنّاں اے ملاں دی شہزادی
 اَج امت دیاں اکھیاں کھل گیاں ہن ہووی پارت پاک بھرا دی
 شبیر کوں پیاس ہے بہوں لگدی ہوی خاص وصیت ما دی
 دُیکھیں جاں شبیر کوں توں دھپ تے چھاں جوڑیں پاک ردا دی

بھائیوال ہیں ویر دے درداں دی ، توں امری بنڑ ڈکھلا نویں
 ڈکھ سکھ دے وچ توں ویرن دا بنڑ امری ساتھ نبھانویں
 شبیر نے دین بچانوناں ہے ، توں اپنا ویر بچانویں
 پڑھ خطبے ویر دی عظمت دے ، بازار توں نہ گھبرانویں

تیڈا ویر نفیس ہے گرمی کوں ہے بہوں محسوس کریندا
 جے کہیں موقعے تے گرمی وچ اینکوں ڈیکھیں مسند لیندا
 چھاں جوڑیں ونج کے چادر دی ، میکوں ہے اے درد رویندا
 ترائے ڈینہ دا پیاسہ لعل میڈا پیائے دھپ تے سجدہ ڈیندا

ہوی تریہہ شبیر کوں بہوں لگدی وس لگدا چارا لانویں
 اینکوں رات دے ویلے جاگ کے خود توں پانی آپ پلانویں
 ہے بہوں مظلوم بھرا تیڈا ایندی ہردم کمر بدھانویں
 کر نسل یکی قربان اپنی ایں ویر دی نسل بچانویں

میڈا لاڈلا پتر حسین ہوی رکھیں ایندا خاص خیالے
 تریہہ بہوں محسوس کریندا ہئی ڈیویں پانی توں ہر حالے
 جے سفر دی طرف تیارے تھیوے ونجیں عون دی ماتوں نالے
 اے تاں رُجھ ویسی وِچ درداں دے توڑے کوئی تاں بال سنبھالے

توں ہیں نائب اپنی امری دی رہیں ویر دے نال ہر حالے
 اے یکدم تھی مظلوم ویسی میڈی دھی پردیس وچالے
 تہوں چاہندی ہاں ونجیں توں بچری وِچ سفر دے ایندے نالے
 میڈی پاروں ایندی لاش اُتے ، توں کھولیں سر دے والے

میڈی لائق دھی میڈے بعد تیکوں بہوں درد نبھانوے پوسن
 انہاں پاک بھرانواں دے تہاکوں ڈُکھ درد پچانوںے پوسن
 پئی قبل از وقت دَسیندی ہاں تہاکوں بار اُٹھانوںے پوسن
 انہاں بھائییاں دے مجبوریاں وِچ تہاکوں میت سہانوںے پوسن

تیکوں پہلے میں سمجھا ڈیواں حالات کیے درداں دے
 ہنی ویر سنبھاڑیں ما بنڑ کے شالا رُہنی جگ بھائیاں دے
 تئیں ویر حسن تے پھل وسدے ہن ڈیکھنے نال اکھیاں دے
 تیڈے ٹر گئے ویر تے ظلم ہوسن چھا بدل وین پھلاں دے

ہک ویر دے جگر دے ٹکڑیاں کوں بہہ طشت اچ آپ جھلیسیں
 اوں ویر دے زخمی بدن اُتوں پھل ظلم دے آپ چھکیسیں
 بیا چھوٹا ویر جاں ٹر ویسی اُندا سر نہ جھولی پیسیں
 حیران ہاں شام غریباں کوں کیویں خیمیاں کوں بچو پیسیں

تیڈے اکھیں ڈہدیں لاش ایندی اُتھاں تھی ویسی پامالے
 تیڈے ویر تے اوکھے وقت ہوسن کوئی سجن نہ ہوسی نالے
 اینکوں کلہا کر کے ٹر ویسی ہر کوئی پردیس وچالے
 لہسی اوکھا تھی کے زین اُتوں ، اُتھاں ہوسن ظلم کمالے

میں جانڑدی ہاں جڈاں کرہل وِچ ٹر ویسی اے پردیسی
 چا بار پھلاں دے خاک اُتے تیڈا ویر چا مسند لیسی
 تہاڈے پاک خیام تے اُوں ویلے چھا ظلم دی بدلی ویسی
 ایندے لٹے ہوئے پور کوں باجھ تیڈے اُتھاں کون دلا سے ڈیسی

ٹرو جسد م پاسے کرہل دے ہک کفن وی نال رکھا ہے
 جے شام غریباں بچ پوے ، گھن ویر دے کولھ ونجا ہے
 بے کفن بھرا کوں کفن تساں میڈی طرفوں آپ پوا ہے
 گھن ونجن جے شامی ، ویرن کوں چا خاک دا کفن ڈیوا ہے

کولھوں سڈ کے عون دی امڑی کوں آکھے پاک رسول دی جانی
 تیڈے ویرھے پاک کوں لائق دھی نت راہسن رنگ الہی
 ہمشل نبی ہمشل علی جڈاں دیکھسیں درد ستانی
 تیڈا دل ٹھری میڈی لائق دھی سدا ڈیکھ اٹھارہاں بھانی

شبیرؑ دا چم کے سر آکھن رکھیں بھین دا خاص خیالِ
 توڑے کمن ہے با پردہ ہے تیڈے درداں دی بھائیوالِ
 اینکوں پردہ ڈاڈھا پیارا ہے ایندی روح پردے دے نالِ
 ایندے سر دا پردہ کل زندگی محفوظ رکھیں ہر حالِ

شبیرؑ نے رو کر عرض کیتا میڈی جے تائیں زندگی راہسی
 تطہیر دی مالک بھین دے نہ ایں پردے وچ فرق آسی
 میں ٹرن دے بعد دا ضامن نہیں ، ہاں بن کر بل دا واسی
 کچھے لعل سجادؑ کوں پارت ہے ، پردیاں دا ضامن راہسی

جناب فضلہؑ پاک کو وصیت

آخری ویلے سینؑ میڈی چا فضلہؑ کوں گل لایا
 ہتھ نپ کے شام دی ملکہؑ دا رو فضلہؑ کوں فرمایا
 رہیں ہر ہک قدم تے نال ایندے ہے سارا ملک پرایا
 ہووی پارت ، میڈی عظمت دا اے سینؑ ہے کل سرمایا

میڈی چوں سالاں دی بچڑی اے ہئی حد توں ودھ حساس
 توڑے بابا ہس اینکوں بابے توں رہندا پردے دا احساس
 متاں کہیں جاہ تھی مجبور ونجے ماحول نہ آوِس راس
 ایندے پردے آپ بنڑیندی رہیں توں بنڑ کے خود عباس

ہووے تاریکی ڈھل رات ونجے چوگرد قناتاں لانویں
 جے چراغ ہو روشن قبر اُتے پہلے آن کے آپ بجھانویں
 نہ وین کرن ، متاں غیر سنن ، اے وی دھیاں کوں سمجھانویں
 کچھے میڈیاں لائق دھیاں کوں توں قبر تے گھن کے آنویں

میڈوں خواب اِچ بابے ڈسیا ہے تیڈی عمر دا دور تمام
 میں بعد وفات دے بقیعہ وِچ ونج کرنا ہے آرام
 میڈے حسن حسین دی پارت ہئی اے فضہ نیک انجام
 میڈیاں دھیاں دی تقدیر دے وِچ گھولی شام نگر دی شام

ہی آخری ویلے سین میڈی تہوں ڈھیر وصیت کردی
 پی ڈسڈی ہی پاک معظمہ کوں اے تلخی شام شہر دی
 ہے ظہر دا وقت بازار وچوں پی ہے اہل البیت گزردی
 بے غیرتی دے طوفان ڈٹھے تہوں چھا گئی رخ تے زردی

وصال الی اللہ

قتدیل عمران دے ویڑھے دی خاموش پی ہے اَج تھیندی
 وارث دستار رسالت دی ہے بہوں مایوس ڈسیندی
 بابے توں بعد او حال تھیائے نہیں دھیاں توں سُجڑیندی
 یک لخت ضعیفی آ گئی ہے ، نہیں رُکدی واس اکھیں دی

جڈاں کوچ کیتا ایں دنیا توں اَتے ملکہ شرم حیا دی
 خود جھنڈ پی ما دے میت اَتے ملکہ تسلیم و رضا دی
 آکھے سارا ملک پرایا ہے ، اے عصمت دی شہزادی
 کرو امریٰ دعا شالا قائم رہے اے سنگت بھین بھرا دی

اَج پاك امير دے گھر دے وِچ ڈھل گئی ہے رات نماں دی
 تابوت ہے صحن اِچ دُکھیا دا کئی بارش ہے درداں دی
 پیٹھیاں کم سن دھیاں روندیاں ہن امڑی دی مل سراندی
 ہن ہجر وِچھوڑے زندگی دے کئی گالھ سمجھ نہیں آندی

شالا چھوٹے سن وِچ دھیاں توں ڈھلے نہ مانواں دا سایہ
 بے وارثاں وانگوں تھی روئون ہے ڈسدا گھر وی پرایا
 میڈی سین دیاں کمسن دھیاں تے تقدیر اے ستم وسایا
 غش کر گیاں ، آخری وار جڈاں وِچ امڑی کوں گل لایا

ہر کمسن دھی کوں میت اُتوں ہئی فضہ آن اُٹھیندی
 بے پاسوں چھوٹی بھین آہی آ امڑی تے جھنڈ ویندی
 منہ ڈیکھن توں ناہی دل رجدا تقدیر پئی ہئی نکھڑیندی
 ہر دھی ہئی متھا امڑی دے رُخسار تے رکھ بڈ ویندی

ست سال دا سن شبیر دا ہئی ناہی دل برداش کریندا
 ڈٹھا بھین ، کفن دے بند پیا ہا خود رو رو آپ کھولیندا
 خود امری دے بند ہونٹاں تے جڈاں رو رُخسار ہا لیندا
 گل پتر کوں جسم سین لایا ، ہئی رو رو کے بڈ ویندا

دستور ہے جگ تے مانواں دا آ میت سہانوں دھیاں
 کئی دکھرے رنگ دے وین کرن ہتھ پیر بنڑانوں دھیاں
 ہل عرش ویندائے جڈاں مانواں دی رو لاش تے آنون دھیاں
 کر کے احساس تیتی دا بہہ حال سنانوں دھیاں

جے دھیاں ہونون بہوں کمسن پووے ڈھل سایہ امری دا
 کر وال پریشاں آ کھڑن منہ ڈیکھن ما اُجڑی دا
 ہن کمسن دھیاں بی بی دیاں تھیا کوچ جاں بت نبی دا
 پیٹھیاں ہولے ہولے وین کرن گھن اوہلا خود دائی دا

ڈھلی آ سر رات مصیبت دی بیٹھیاں سینیں^م نیر وہانوں
 کہیں ویلے ما دا کفن چمن ول کفن دے بند ودھانوں
 آوے یاد پیار جاں امڑی دا منہ آ رُخسار تے لانوں
 نہا وین کرن دا ڈا آندا ، کھڑیاں بابے توں شرمانوں

آ کفن ہٹایا چہرے توں جڈاں روندیں پاک شہیرے^م
 منہ رکھ امڑی دے ہونٹاں تے رُناں عالیہ^م سین دا ویرے
 آکھے نال میڈے آج بول امڑی کھڑا روندناں میں دگیرے
 وِچ کفن دے سین^م دیاں اکھیاں توں بے ساختہ لڑھ پئے نیرے

بند کھول کفن دے پتراں کوں گل لایا ما دُکھیا^م
 رہے روندے کافی دیر تائیں گل لگ کے بھین بھرائے
 رو آکھیا دُکھیا^م پاسے دا ڈتو میکوں درد بھلائے
 پئی ڈھدی ہاں میں وِچ کربل دے پیا لہندا شاہ شہدائے

جیویں روز ہاوے میڈا منہ چمدے ہاوے پیار دے نال رہیندے
 میکوں ڈیکھ کے مونجھا دیر تائیں ہاوے ڈھیر پیار کریندے
 آج رونداں منہ تے منہ رکھ کے نہوے میڈے نال الیندے
 مظلوم توں کیوں آج رُس پئے ہونہوے آج کوئی گالھ کریندے

لڑ کفن دا ہٹیا چہرے توں جھنڑی آ ہر سین دی جائی
 ڈھٹی پاک امڑی دے چہرے تے ہر دختر زردی چھائی
 چمی پیشانی ڈکھی امڑی دی ہک واس اکھیاں نے لائی
 رہے تڑپ کے روندے بھین بھرا رہی ڈیندی دلا سے دائی

ڈکھی منہ چم آکھے امڑی دا نہیں ایویں کریندیاں مانواں
 کمسن دھیاں کوں درداں وِچ نہیں چھوڑ کے ویندیاں مانواں
 ایں سن دیاں دھیاں پتراں کوں ہن آپ پلیندیاں مانواں
 ڈکھاں درداں وِچ تاں دھیاں توں نہیں منہ چا پھیریندیاں مانواں

تھاڑیاں دھیاں مسافر شام دیاں ہن توڑے اے احسان تاں لاؤ ہا
 کیوں کلہیں سفر کریندے ہن ساکوں اتنا تاں سمجھاؤ ہا
 ہن کے جہیں سفر بازاراں دے ساکوں اے تاں آپ دساؤ ہا
 نروار ڈیویندے ہن کیوں ساکوں اتنا تاں فرماؤ ہا

آ عوں دی ما ہنڑ امڑی دے رُخ پاک توں کفن ہٹا گھن
 دل حشر کوں میلے تھیونے ہن گل پاک امڑی کوں لا گھن
 آج آخری واری حال یکے توں امڑی کوں سنڑوا گھن
 سڈ بھایاں کوں منہ امڑی دا توں چھیکڑی وار ڈکھا گھن

ہنی آخری دم پاک امڑی دے پئی ٹردی ہئی ما دنیا توں
 میں ہتھ اکھیاں تے ڈیندی ہاں آج خود ہتھ تے پیر بنڑا توں
 حسنین دے بابے کوں فوراً وِچ ویڑھے دے سڈوا توں
 آ کھو روندیاں دھیاں کوں مولاً امڑی دے میت توں چا توں

شبیر بیٹھائے نال امری دے آج وکھرے وین کریندا
 ہے کفن ہٹیندا چہرے توں لب ہے رُخسار تے لیندا
 آج زخمی پاسے توں بے کس نہیں ہتھ بہوں دیر توں چیندا
 میں کوشش کیتی ہے چانون دی نہیں دائی نال اکیندا

جنازہ پاک و تدفین

حسینؑ جنازہ امری دا آج پئے ادھ رات کوں چیندن
 خود بچپن دے انداز دے وچ پئے مونڈھا میت کوں لیندن
 آ میت چوا توں امری دا رو فضہ کوں فرمیندن
 دستور ہے چار افراد سدا تابوت کوں آن چویندن

لگے چانون جس دم میت کوں آیا وین حسینؑ سخی دا
 ہتھ غیر کوئی نہیں لا سنگدا تابوت ہے بنت نبیؑ دا
 اساں چانون والے نہیں پورے نہیں کوئی ہمارا ڈسیندا
 اماں فضہ آ تابوت چوا ساڈی درد ستائی امری دا

چا امریٰ دا تابوت ٹرے وچوں گھر دے نیر وپندے
 تہاڈا قدم نہ گھر توں باہر آوے رہے بھینیں کوں سمجھیندے
 اے ٹھیک ہے قبرستان تائیں ہن رشتہ دار پوچھیندے
 کہیں بھین دا باہر آ ونجناں نہیں کوئی غیور پچھیندے

کرار نے پچھیا پتراں توں جڈاں باہر جنازہ آیا
 میکوں نال میت دے ڈسدا ہے کہیں ہک مستور دا سایا
 شبیر متاں تیڈی بھین ہووے ایں سوچ توں ہاں گھبرایا
 ایندا باہر آنون نہیں سہہ سنگدا جگ تے عمران دا جایا

شبیر نے رو کر عرض کیتا ہک ڈاڈھی رات سیاہ
 سر برقعہ ہے اے بابا سائیں نہیں فکر کرن دی جاہ
 رو کر فرمایا شیر جلی اے قبرستان دا راہ
 میں نہیں چاہندا ایندے برقعے تے کوئی پووے غیر نگاہ

میں عرض کرینداں پاک علیٰ ذرا وِچ کربل دے ہوندا
 ذرا شام غریباں ڈیکھو ہا ایں دختر پاک کوں روندنا
 کل مجمع ہا بد ذاتاں دا نہا امت کوں ایویں سوہندا
 جڈاں آہدی ہئی ساڈے پردیاں دا آج ضامن کوئی نہیں پوندا

دعا پاک

جعفرؑ ایں سینؑ دی حق تلفی ہئی درداں دی بنیادے
 اے درد و الم دے راز کھلے میڈی سینؑ دے ٹرن دے بعدے
 نزواراں تائیں آ نوبت گئی ، ودھے پردے عونؑ دی ما دے
 ہنڑ سینؑ دا جانی کرم کرے ڈیکھوں گھر وسدے دکھیا دے

کونین دی مالک سینؑ دا ہنڑ ایہو وسدا گھر وس پووے
 ول پاک امڑی دے سائے تے ہر نور نظر وس پووے
 ول ملکہء شام دے نال آ کے ہنڑ چن اکبرؑ وس پووے
 جیڑھا آس ہے سینؑ دے ویڑھے دی ، ہنڑ او دلبر وس پووے

آوے جعفرؑ جلدی حسنؑ دا چنؑ آوے جگ تے رُت خوشیاں دی
 چاوے ہتھ پاسے توں سینؑ میڈی ڈیکھے شاہی آ پتراں دی
 ڈیکھے وسدا حسنؑ دے پتراں کوں ڈیکھے رونق آ سیجاں دی
 شبیرؑ دے لعل چڑھن کھارے ، ڈیکھے آن بہار پھلاں دی

جعفرؑ دے دل دی حسرت ہے ہنڑ ڈینہ خوشیاں دا آوے
 ملے حق ہنڑ سینؑ دی جائی کوں چن حسنؑ دا تخت سہاوے
 ایندے سوہنڑیں بچڑے محسنؑ کوں آ سہرہ سگن دا پاوے
 کل طاق دیاں ضرباں بھل جانوں اُتے ہتھ پاسے توں چاوے

کونین دی مٹھی شہزادی ہنڑ ڈیکھے راج خوشی دا
 ڈیکھے ابدی بخت اقبال ڈکھی ہر دیگر دی اُجڑی دا
 آوے حسنؑ دا لعلؑ زمانے تے گھنے بدلہ انجہ ڈاڈی دا
 لگ کل کونین کوں خبر ونجے ہنڑ آ گئے پتر علیؑ دا

جعفرؑ ہنڑاں ایں مخدومہ سینؑ دا وِس پووے گھر سارا
 دھیاں پتراں نال آباد ہووے ہر سینؑ دا لعل پیارا
 گھنے ہر ہک ظلم دے خود بدلے ایں سینؑ دا راج دُلا راج
 رل وِس سدا کل نکھڑے ہوئے گھر پاک اِج سجن دوبارہ

ہنڑاں آ گئے موسم خوشیاں دا حق ملدائے بنتِ نبیؑ کوں
 کل درد پاسے دے بھل گئے ہن مخدومہ سینؑ دی دھی کوں
 جیوے رونق سینؑ دے ویڑھے دی خوش کیتس ہنڑاں ڈاڈی کوں
 محسنؑ دا قتل آسان نہیں ، ایں دُسنائے قوم شفیؑ کوں



یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولا امیر کائنات

علیہ الصلوٰۃ والسلام

جڈاں بابے دی آذان سنڑی وِچ گھر دے سین دیاں جائیاں
آکھن آذان توں ڈے جھل کے ہنی در تے دھیاں آئیاں
جیڑھا درد ہے تہاڈے لہجے وِچ ڈر گیاں ہیں بابا سائیاں
شالا خیر دی اے آذان ہووی کھڑیاں آکھن درد ستائیاں

جاں پہلی رکعت دے سجدے وِچ سر رکھیا پاک امیرے
اجاں سر سجدے توں نہا چایا چلی زہر بجھی شمشیرے
محراب دے وِچ چھا سرخی گئی بنڑی مقتل دی تصویرے
ہل دھرتی گئی جڈاں ناحق خون دی ظاہر تھئی تاثیرے

اَنج اُنوی ماہ رمضان دی ہے سر خاک رواؤ جدارے
 اَنج عالیہ سین دے بابے تے چلی ظلم بھری تلوارے
 قد قتل دی آواز ڈتی جبریل نے رو کئی وارے
 سر پا برقعہ در مسجد تے آئے روندے پردہ دارے

جاں وار ہويا سر اطہر تے گیا جھک عمران دا لعلے
 تھئی ریش خضاب جاں خون کنوں محراب تھیا کل لالے
 اے جبرائیل نے وین کیتا ڈھلایا سین دا بخت اقبالے
 پیا ٹردائے بابا غازی دا اَنج کوفے شہر وچالے

میڈا کوفے دے وچ قتل تھیون ہک ظلم دی ہے بنیادے
 میکوں اپنی ضرب توں یاد آئے ہن کئی واقعے لا تعدادے
 ہک ڈینہ آسن ایں کوفے وچ ول محمل عون دی ما دے
 تھیسے اے جیہاں استقبال ایندا روسی خون بیمار سجادے

ہمشکل علیٰ وجہ اللہ دا ! اے بھینیں دا دمسازے
 میں نہیں چاہندا در ڈیڈھی تے ہووے مجمع بے اندازے
 توں جائزدا ہیں غیور ہاں میں اے سین دا مایہ نازے
 میں نہیں چاہندا جو غیر سنن میڈیاں دھیاں دی آوازے

تھہ بنہہ عباس نے عرض کیتا اے عالم دا سردارے
 آج اندروں چار دیواری دے بیٹھے روندن پردہ دارے
 ہک ڈینہ ہوسی ایہا سین ہوسی اتے کوفے دا بازارے
 ہوسی مجمع کل کم ظرفاں دا روسی ادھ وِچ خون بیمارے

اہل کوفہ سے آخری خطاب

بے غیرت شہر دے وسدیاں ہو ! میڈی گالھ سنوکن لا کے
 جے کہیں کوئی بدلہ گھنتاں ہے گھنے میں مظلوم توں آ کے
 ہک ڈینہ آسن ایں کوفے وِچ میڈیاں دھیاں زیور پا کے
 نہ ظلم کراہے اول ویلے بدلے دا عذر بٹڑا کے

نہیں بھلدے وقت شریفان کوں ایہو آہدی کل دنیا ہے
 جڈاں کونے وِچ آوے دھی میڈی نہ کوئی تکلیف ڈیواہے
 احسان کراہے اُجڑی تے ، میڈے چا احسان گنڑاہے
 توڑے مدد نہ سہی انہاں دُکھیاں تے نہ آ برسات وساہے

قاتل سے خطاب

میڈا قتل ہا قتل محمد دا کیوں اتنے ستم وسائے نی
 تیڈی زہر بجھی تلوار شتی ! توحید دے عرش ہلائے نی
 ہک وار دے نال ہنڑ سفران وِچ میڈے پردہ دار رُوائے نی
 میکوں اپنے جیندیں دھیاں دے بے موقع وین سنائے نی

میڈے کرم کنوں ودھ اپنیاں توں ہے غیراں فیض اُٹھایا
 میڈے بال رُوا کے دنیا تے ہوی کیڑھا ویر لہایا
 تیکوں عین نماز دی حالت وِچ احساس ذرا نہیں آیا
 میکوں اپنا غم نہیں دھیاں دے احساس نے ہے تڑپایا

پردہ داروں کے بین

اے حسرت رہی ہم زندگی بھر میں بابے کوں گل لاناواں
 رُخ رَج کے ڈیکھاں بابے دا کجھ دل دے درد ونداواں
 ڈبھی ستم ظریفی قسمت دی بیٹھی سسے سسے نیر واناواں
 تیڈے نازک لب خاموش تھئین میں کیندے نال ااناواں

تساں سگدے ہاوے بابا سائیں میڈے نال ااناون کیتے
 رہیائے دامن گیر حیا ہردم تیڈے سامنے آنون کیتے
 ڈتائے موقعہ قسمت اوں ویلے ہتھ پیر بنڑانون کیتے
 تیڈیاں پاک اکھیاں تھی بندگنیں ساڈے وال کھلانون کیتے

پا سر بابے دا جھولی وچ بیٹھی رووے درداں ماری
 توڑے بدھیاں پٹیاں سین میڈی رہی زخم کنوں رت جاری
 بیٹھی ریش چُے خود رو رو کے عباس دی بھین پیاری
 رُناں بے وس سید یاد آئی جڈاں سین دی پردہ داری

سرتاج عباس دی امڑی دا ہوندا جگ دا اے دستورے
 جیڑھا حد توں ڈھیر عزیز ہووے تھیندا صدقہ او منظورے
 ایں لعل کوں صدقے کرن کیتے عباس دی ما مجبورے
 تہاڈے سر دا صدقہ لعل میڈا تھیںسی منظور ضرورے

جئیں چیز دا مالک ہور ہووے نہیں او شے صدق کریندی
 بیا ایندی آس تے دنیا وچ میڈی ہر مستور ہے جیندی
 میڈا غازی آسرائے آل میڈی دا، اے گل برداشت نہیں تھیندی
 تیکوں علم تاں ہے میڈی لائق دھی ایندی ہے مالک سڈویندی

تھہ رکھ سرتاج دے قدام تے آکھے رو عباس دی مائے
 میں چاہندی ہاں عباس کراں تیڈے سر توں آپ فدائے
 کرار نے رو کر فرمایا اے گالھ نہ ول فرمائے
 عباس نہ پتر حضور دا ہے ، ایندی وارث خود دکھیائے

جناب غازی پاک کی والدہ کو وصیت فرمانا

میڈی آخری رات ہے دنیا تے اے ملکہ شرم حیا دی
 ہووی پارت میڈی کمسن دی ، نہوی سفر کرن دی عادی
 میڈے ٹرن سیتی اکھ کھل ویسی ایں ظالم قوم جفا دی
 ہر ظلم کنوں محفوظ رکھیں میڈا کمسن دین دا ہادی

میڈا کمسن بہوں حساس ہے تہوں محسوس تیتی ہووی
 کر اوہلا تیڈیاں اکھیاں توں میڈا لعل مسافر روسی
 رکھیں خاص خیال ایندے رونون دا نت جوگ اکھیاں دی جووی
 اینکوں امت نہ وطن تے ون ڈیسی تہوں سفر دو اے ٹ ویسی

ایندی غربت دے حالات میکوں پئے قبل از رویندن
 آوازے ہل من ناصر دے میڈے جگر کوں آج تڑپیندن
 ویسی آ نوبت درباراں دی ، اے ڈکھ پئے جگر ہلیندن
 جھٹ صبر دے نال نبھا چھوڑیں جیویں پاک شریف نبھیندن

ہک ڈینہ ہوسی عباس ہوسی شبیر اُتوں قربان
 اے ٹسی اے جہیں رنگ دے وِچ تقدیر ہوسی حیران
 جڈاں من دریا تے فوجاں وِچ وِچ کرسی نصب نشان
 ایندی جنگ دے ڈھنگ کوں ڈیکھ کے خود تحسین ڈیسی یزدان

میکوں جیویں حسن دے نانے ہا کیتا امراں وِچ پابندے
 ایویں تیکوں کر شبیر ڈیسی خود پیار دی بند وِچ بندے
 فرمان میڈا اے یاد رکھیں کرار دا اے دل بندے
 تیڈا مر کے وی شبیر اُتوں قربان ہووے بند بندے

تصویر شجاع وجہ اللہ دی اے گالھ نہ مول بھلانویں
 بنڑ آسرا ڈکھیاں بھینیں دا شبیر دی کمر بدھانویں
 ہر قدم تے پردہ داراں دے توں پردے آپ بنڑاویں
 توں پاک وفا دی نگری دا پرور دیگار سڈانویں

نہ فکر کرو شبیر اُتوں لکھ جند قربان کریاں
 صدقہ شبیر دے پتراں دا اے بازو چا کٹویاں
 شبیر دے بالاں دے جوڑے معراج سمجھ کے چسپاں
 جڈاں آپ وفا حیران ہوسی عباس تڈاں سڈویاں

میکوں علم ہے پہلی عید کیوں میڈے دھیاں پتر نبھین
 پڑھ عید نماز جاں گھر دے وِج میڈے کل ہم بچڑے وین
 میڈی خالی مسند تے وِج کے جنیں ویلے نظر کریں
 ہک بے دو ڈیکھ کے بھین بھرا ڈینہ سارا نیر وین

میں چاہنداں کہیں کوں نہ تھیوے میڈے نکھڑن دا احساس
 وچوں پتراں دے ہر پہلو تے ہمشکل میڈا عباس
 نہہ پگ میڈی جڈاں مسند تے بہسی کل بھینیں دی آسے
 اینکوں بابا سمجھ کے کل بھینیں آ بہسن آسے پاسے

جڈاں غازیٰ بہوے مسند تے کوئی بھین نہ نیر وپسی
 ہے بہوں حساس اے لعل میڈا اینکوں بہوں محسوس کریسی
 ایندے رونون دے ہن بہوں موقعے آج ہر کوئی صبر کریسی
 اے بابا بنڑ کے بھینیں کوں میڈے وانگوں عیاداں ڈیسی

جناب سجاد علیہ السلام کے متعلق فرمان

بہوں نازک ہئی سجاد میڈا اجاں ٹرن دا ڈانس آندا
 ڈو قدم جے صحن ایچ ٹر پووے رنگ بدل ونجے پیراں دا
 بیا دل ایندا بہوں نازک ہے ہوی بھیڑتوں بہوں گھبراندا
 جے صرف بازار داناں آوے ، رنگ بدل ویندس اکھیاں دا

ہوندائے اوکھا بار پیتی دا رہندا احساس ضرورے
 اینکوں پل پل وکھرا پیار ڈیویں جیویں مانواں دا دستورے
 اے خیال رکھیں توڑے کمسن ہے میڈا لعل وڈا غیورے
 اے گھر وچ وی نہیں سہہ سنگدا کوئی بے پردا مستورے

ہر لمحہ قیمتی سمجھ بشر کر دل دے نال دعائے
 ڈے دعوت اکھ کوں رونون دی ہر اشک آمین الائے
 جعفرؑ ایں کرم دی بارش وچ کر ایہے لفظ ادائے
 پاوے تاج خوشی دا حسنؑ دا چنؑ رب او ڈینہ جلد ڈکھائے

.....☆.....

یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولا امام حسنؑ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

رُتِ بخت و امنِ دی بدل گئی تبدیل تھئے حالاتِ
میڈی سین دے وسدے ویڑھے تے آئی درد ڈکھاں دی راتِ
ملیا پاک حسن کون جد دا ورثہ بے چین تھئی ساداتِ
آیا جگر سید دا تھی ٹکڑے لٹھی اکھیاں توں برساتِ

رکھ سر بابے دے سینے تے اے لعل ڈکھی امری دا
متاں میکیوں کجھ آرام آوے ، ہاں ڈاڈھا درد رسیدہ
پیا بھجداے پاک چراغِ قاسم تیڈے بابے دی زندگی دا
پیا ڈھلدائی سایہ بابے دا ، اے آسرا ما وسدی دا

کیتا چاک گریباں قاسم دا کیتی ایہا سین کلام
 ونج آکھ پھوپھی کوں چن نچڑا پیا ٹردائی ویر امام
 آج زہر ہے مل گئی بابے کوں گھن آیاں اے پیغام
 ہنڑ ویر کوں آخری گل لاگھن اے بی بی نیک انجام

کر حال تیتی جنیں ویلے آیا قاسم سین دے درتے
 کہ چاک گریباں قاسم دا بیا خاک روائی سرتے
 جڈاں عالیہ سین دی دید پئی چن حسن دے نور نظرتے
 بس روندیں خاک تے بہہ گئی بی بی ہتھ رکھ کے پاک جگرتے

ہے آخری ویلھا بابے دا مل گئی ہے زہر حسن کوں
 بہوں آپ کوں یاد کریندا ہے جڈاں لگدائے سیک بدن کوں
 ایں زہر نے ہے بے چین کیتا آج پاک امیر دے چن کوں
 آہدائے سڈ آؤ میڈیاں بھینیں کوں گل لانون خستہ تن کوں

کیستی حسنِ وصیت قاسم کوں میڈی گالھ نہ مول بھلانویں
 شبیر دے مقصد وچ بچڑا پہلے ہر توں نام گنڑانویں
 جڈاں اذن جہاد دا مل پووی نہ موت کنوں گھبرانویں
 بند بند شبیر توں صدق کریں پچھے کولھ پد دے آنویں

رو آکھیا سید اے جعدہ نوہی آیا شرم حیائے
 مسموم کوں زہر ڈتوہی چا تیڈی پوری تھئی منشائے
 میکوں اپنے ٹرن دا کوئی غم نہیں ایہو درد گیا ہم کھائے
 گل لا کے کمسن بچڑے کوں روسی نت قاسم دی مائے

آئے جگر دے ٹکڑے دہن کنوں گئی زردی رُخ تے چھائے
 خود ڈیکھ کے حالت ویرن دی غش کر گئی عون دی مائے
 ڈتے ہتھ اکھیاں تے دائی نے بیا ہتھ تے پیر بڑائے
 مسموم حسن دی رحلت تے رُنی رَج کے آلِ عبائے

ہن رونق سین دے ویڑھے دی تطہیر دے گل نایا بے
 ہا سہرے منگدا قدم قدم ہر لعل دا پاک شبا بے
 آئے چوں پہراں وچ عقرب دے اے حسن دے کل مہتا بے
 ہنڑ پورے تھیون مانواں دے کل ہم خوشیاں دے خوا بے

.....☆.....

یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاری از مدینہ

دربار ولید ملعون

ہنر پیشک ونج بازار دے وچ ڈکھی بھین دا محرم رازے
کوئی فکر نہیں توڑے پئے ہونون تیڈے دشمن بے اندازے
میں ڈیکھ گھدائے او آ گیا ہے عباس میڈا شہبازے
تیڈو تیز نظر نہ اٹھن ڈیسی میکوں ویر عباس تے نازے

ایں بد گوئی دا ظالم کوں میں ڈینداں آپ جو ابے
کیا علم نس ، ہسی بیعت منگی ، کونین دا پاک نوابے
میکوں اذن چا ڈے سمجھا ڈیواں بے ادباں کو آدابے
نہیں تک پوندی کل عالم تے عباس تے عین شابے

عبّاس دے رونون دی موجب سردار میڈا اے گلھے
 میں جواب دَسو اُتھ کیا ڈیساں جڈاں کیتا سینّ سولے
 ایں واسطے بھیجا ہم غازی تیکوں ویر غریب دے نالے
 میڈے ہوندیں جھلین ویر میڈے جھنڑکاں دربار وچالے

جناب عالیہ سین پاک کا اجازت لینا

جعفر طیار دے ویرھے وچ ہم گزریا وقت زیادہ
 سکھ سیت دا ویلا چمدا ہانت برقع عونّ دی ما دا
 اَج آخری کرن سلام آئی ہاں تقدیر دا ڈیکھ ارادہ
 مجبوری سینّ دی دھی دی ہے نمھی چھدا ساتھ بھرا دا

ہوندائے ہر مستور کوں شوہر دا گھر ودھ کے عرش علیّ توں
 جے ایں گھر توں تابوت اُٹھدا ہوندا ناز یکی دنیا توں
 کیوں گھر توں باہر ہاں پئی ویندی نہ پچھ اے عونّ دی ماتوں
 میکوں کئی شے ڈھیر پیاری نہیں اپنے مظلوم بھرا توں

نہیں اپنے ہتھیں بند کرنا کہیں کمرے دا دروازہ
 میگوں پک ہے کہیں در کھولنا نہیں تھسی زخم جگر دا تازہ
 میڈا چھوڑ ایں گھر کوں ٹر پونوں نہیں ایں ڈکھ دا اندازہ
 ایویں سمجھیں عون دی امڑی دا پیا ویندائے عراق جنازہ

اے وارث عون دی امڑی دا لا اُجڑی تے احسانے
 میں نال بھرا دے ونجناں ہے میگوں امڑی دا فرمانے
 اساں بھین بھرانواں تھیوناں ہے ونج امت دا مہمانے
 اوندی کربل ونج تدفین تھسی ، میڈی آخری حد زندانے

رو عون دے بابے فرمایا اے یثرب دی شہزادی
 تساں بھین بھرانواں کرنی ہے اسلام دی نو آبادی
 توڑے گھن ونجو عون و محمد کوں بھائیوال کریم بھرا دی
 پہلے جوڑی چا قربان کریں رکھیں لج مقتول جفا دی

جعفرؑ طیار دے گھر دے وِچ نہیں کہیں شے دی پروائے
 ہر چیز ضرورت اپنی دی چا بیشک عونؑ دی مائے
 رو سینؑ نے آکھیا عونؑ دا بابا ایہا اُجڑی دی منشائے
 ناراض نہ تھیویں چندی ہاں امڑیؑ دی پاک ردائے

رو عونؑ دے بابے فرمایا نہیں گالھ سمجھ وِچ آئی
 تئیں سارے گھر دے ترکے توں ہے ہک چادر کیوں چائی
 رو عونؑ دی امڑی عرض کیتا جڈاں تھیںساں شام دو راہی
 جے پھر سنگیم ایس چادر دا ویساں ویر کوں کفن پوائی

جناب غازیؑ پاک سے پاک والدہ کی گفتگو

ہوی سونہڑیں موقعے چن غازیؑ آ امڑیؑ کوں گل لایا
 آج تیڈی آس تے سفران وِچ پیا ٹردائے سینؑ دا جایا
 یا نال حسینؑ مسافر دے تظہیر دا ہے سرمایا
 اے خیال رکھیں نہ محملاں تے پووے غیر نگاہ دا سایا

جڈاں کربل دے ویرانے دی شبیر کرے آبادی
 وچ ریت تے رت دے ترن لگے کل محنت آل عبا دی
 نہ زندگی نال پیار کریں ہی خاص وصیت ما دی
 تھی اصغر توں قربان ونجیں کریں قائم مثال وفا دی

ہتھ رکھ امریٰ دے قداں تے کیتا عرض امیر دے جائے
 میڈی خدمت وچ نہ فرق آسی اے روضہ پاک گواہے
 جڈاں اصغر دی نعلین اُتوں کر ڈیواں جان فدائے
 کچھے سین دا نوکر سمجھ کراہیں میکوں کھیر دا حق بخشا ہے

اے پاک امریٰ ایہو مقصد ہے عباس دی کل زندگی دا
 محفوظ رہے ہر درد کنوں نت جگ تے لعل علیٰ دا
 میں توں ہتھ رکھوا گھن تربت تے ہاں نوکر سبط نبیٰ دا
 میڈے جیندیاں تائیں محفوظ راہسی پردہ سردار دی دھی دا

عبّاس دے دل وِچ حسرت ہئی علی اکبر چڑھسی کھارے
 دل بھین بھرا دا پلوں بنھسی اتے ڈکھ ٹل وِسن سارے
 آباد رسول دا گھر ہوسی آسی وطن اتے بیمارے
 بیمار دے غم تھی ختم وِسن چن ویر دی ڈکھ کنوارے

وداعِ ملکہ وِ فراقِ سین پاک

ونج فضل دی ما کون دکھیا نے جڈاں رو رو کے گل لایا
 آکھے نہیں چاچے میڈا ناں لکھیا بیا اکبر ملن نہیں آیا
 میں آخری ویلے سجناں کون ہے ہر گالھوں ازمایا
 اے سچ آہدن وِچ درداں دے نہیں بڑدا کوئی ہمسایا

آکھے فضہ عون دی امڑی کون کر غور توں سین دی جائی
 تیکوں جتنا ڈھیر پیارا ہے میڈی سین مسافر بھائی
 ہتھ ہاں تے رکھ کے دس میکوں ایہا گالھ پچھن ہاں آئی
 کیا ویر شبیر دی سین میڈی کرسیں برداش جدائی

تیں جتنا پیار کریندی ہے تیڈی دختر نال اکبر دے
 انہاں بھین بھرانواں کوں رلے توں گھن وِنج نال سفر دے
 جے بھین بھرا اے نکھڑ پئے ہی اے آثار نظر دے
 ٹر اکبر ویسی سفر دے وِچ ، ٹر بھین ویسی وِچ گھر دے

ہوندائے اوکھا بھین کوں ہجر والے ہر تیر دا درد پچانوں
 جیویں تیڈے کیتے ممکن نہیں شبیر دا درد پچانوں
 ہے ایویں دھی بیمار کیتے جن ویر دا درد پچانوں
 میکوں تیں کونوں ودھ کے ڈسدا ہے ہمیشہ دا درد پچانوں

جڈاں وار و واری ہر بی بی بیمار کوں آ گل لایا
 بہ نکھڑی کوک وچھوڑے دی عباس دا جگر ہلایا
 رُنی عون دی ما جڈاں اکبر دا ناں رو بیمار نے چایا
 آکھے منگ دعا شالا پیچ پونوم اے زندگی دا سرمایا

چم متھا کمسن بچڑی دا رُنی بہوں اصغرُ دی مائے
 آکھے بچپن تے معصومی توں ہنی ڈکھ تے درد سوائے
 میڈی حالت ڈکھ یتیمان دی گیا ما دا دل گھبرائے
 چا معاف کریں مجبور بہوں میڈی پالن والی مائے

شبیرُ نے جاں دروازے تے کیتا رُخصت دا آوازہ
 ہر سینُ نے کیتا رو رو کے چا گھر دا بند دروازہ
 جھنڑی بھین اکبرُ دی خاک اُتے تھیا زخم فراق دا تازہ
 پایا سر جھولی ما اصغرُ دی کر درد دا خود اندازہ

ہمشکل شبیرُ دی امڑی دی مظلومُ دی ہئی لاچاری
 میڈے سفر دے وِچ آ حائل تھیسے تیں اُجڑی دی بیماری
 میکوں علم ہے شام دے وِچ ویسی ہر بی بی درداں ماری
 میں نہیں چاہندا دربار ونجے میڈی امڑی ڈو جھی واری

چم متھا دکھیا پچڑی دا کھڑا سید نیر وہائے
 آکھے آخری واریں بابے کوں آ مل گھن ہنڑ دکھیاے
 ایہو وقت غنیمت جان کے توں گھن گل بابے کوں لائے
 ڈیکھو کون ولے ول وطن اُتے ہے واقف آپ خدائے

ہم ناز کریندی بھینیں تے میڈے حصے اکبر آیا
 کیا منہ ڈکھلیساں بھینیں کوں میڈا اکبر مان ودھایا
 نمہ نال ویندی ، چڑھ محل تے ہم دل تیڈا ازمایا
 میڈی خیر ہے اکبر نبھ ویسی ، سدا جیویں سین دا جایا

ناراض نہ تھی ہنڑ ویرن تے ہے شاہد ذات خدا دی
 لکھ صدق اکبر تیڈیاں ہنجواں توں تصویر غریب دی ما دی
 کائنات دے وچ مشہور ہوسی ایہا الفت بھین بھرا دی
 میں توں قسم چوا گھن نہ تھیںسی تیڈے بعد اکبر دی شادی

توں ویندائیں تاں ہنڑ ونج ویرن مجبوریاں اَچ جتلا نہیں
 بس مک گئے دعوے سبحاں دے چپ کر کے نیر وہا نہیں
 کھڑا عذر بنڑیندائیں بابے دے تیڈی اپنی خود منشا نہیں
 توں پیشک ونج میں سمجھ گیاں میڈا اکبر مول بھرا نہیں

آ بیٹھی در تے پا برقعہ بنڑ سائل دھی دُکھیاً دی
 جھنڑ پئی بابے دیاں قدماں تے شہزادی کل شرفا دی
 توڑے ڈیو اصغر میکوں بابا سائیں ہاں میں بیمار زیادہی
 کچھ ترس کرو میڈی حالت تے نمھی کلبے رہن دے ڈا دی

میڈی ہجر فراق دے صدمے توں تھی گئی کمزور نگاہے
 آ آسرا ڈے ہنڑ پاک ڈاڈی نمھی ڈسدا اَچ تاں راہے
 اُٹھی اتنی جلدی سین میڈی جھنڑی سر توں پاک ردائے
 ڈکھ حالت اوکھی پچڑی دی گئی سین میڈی گھبرائے

میڈی آخری اے فریاد سنو سائیں سمجھ کے اللہ راہسی
 انہاں چوں سبناں دی الفت وچ میڈا روح ہردم کرلاسی
 پر میڈی قبر تے نہ آنون اے عرش برین دے واسی
 شبیر نے آکھیا دھی اُجڑی میڈا بابا مول نہ آسی

ڈیکھ سواری اکبر دی بیمار کیتی گفتارے
 ایویں نہی ٹھہندی میں اُجڑی کوں جیویں چھوڑ گئے ہوسارے
 معلوم تھیندائے میں بیکس کوں تقدیر دے ڈیکھ آثارے
 نہیں تھیوناں میکوں دنیا تے تیں ویر دا ول دیدارے

بیمار دیاں وہندیاں اکھیاں کوں چم اکبر نے فرمایا
 تیڈی آس تے جگ تے چیندا ہے کل آل دا اے سرمایا
 ہے نا ممکن تیڈی الفت کوں ونجے بھل مظلوم دا جایا
 تیڈا ناں ہوسی میڈیاں ہونٹاں تے جڈاں دم ہونٹاں تے آیا

میڈا لُحطے دا مہمان بھرا اِتھاں نقش قدم دے لا توں
 تئیں کیں ڈینہ ولنائے وطن اُتے ہمیشہ کوں وقت دُسا توں
 متاں شادی ہووی کر بل وِچ اَچ پلوں ویر بدھا توں
 تقدیر متاں نہ میل کرے میکوں لہندی مس چموا توں

بک واریں واگ کوں جھل اکبر اے کوک ہمیشہ دی آئی
 بہوں سونہڑاں لگدائیں گھوڑے تے سدا مانڑیں حسن دی شاہی
 جڈاں اکبر الٹ نقاب ڈٹھا اُنوں اکھیاں رم جھم لائی
 ونج دید پئی کہیں منظر تے غش کر گئی سین دی جائی

تیڈی بارہاں میل مربع وِچ جاگیر خرید کر یسی
 تیڈی نگری وِچ میڈا چن ویرن خوش قسمت آ دنیسی
 جے بار نہ سمجھیں چن ویرن میڈی قبر دی کیا جاہ تھسی
 میکوں فخر ہوسی تیڈی بھین توڑے تیڈی بانہی پئی سڈویسی

وداع مزارِ رسولِ پاک

رکھ متھا قبرِ رسولِ اُتے رُناں غازی قدر شناسِ
 آکھے مالکِ شہرِ مدینے دا ساکوں شہرِ میڈا نہیں راسِ
 بیا فکرِ تاں نہیں پر سینیں دے ایں سفرِ دا ہم احساسِ
 تطہیرِ دی ملکہ سفرِ کرے نہیں سہہ سنگدا عباسِ

شبیرِ نے آ دروازے تے جڈاں منگیا اِذنِ دخولِ
 کمرِ تائیں وچوں تربت دے تھیا ظاہرِ پاکِ رسولِ
 رو کر فرمایا ڈیکھ رہیاں تیکوں درداں وچ مشغولِ
 میکوں آخری واری گل چا لا میڈا عبرتِ دا مقتولِ

اساں بھین بھرا ایں نگری وچ ہیں گھڑیاں دے مہمانِ
 میڈی قسمتِ وچ بیا نظرِ آندائے کربل دا بن ویرانِ
 جھٹھاں ونج کے ڈیونے ہن ناناً میں سوہنٹریں پترِ جوانِ
 میڈی بھین ویسی بازاراں وچ ایں گالھ دا بہوں ارمانِ

ماحول امن دے بدل گئے یک لخت غریبی آ گئی
 عمران دے وسدے ویڑھے کوں بد نظر نفاق دی کھا گئی
 جعفر طیار دی نونہہ روندی گھر پاک توں باہر آ گئی
 ڈٹھا سین کوں چڑھدا محمل تے عباس دی ما گھبرا گئی

جڈاں مالک سین دے ویڑھے دی تھئی محمل تے ہسوارے
 دل فضہ نال ہسوار تھئی ، نی عابد آن مہارے
 بے ساختہ شاہ کوں یاد آئے کئی پر رونق بازارے
 آکھے ناز دی پلی ہوئی سین ڈیسی کیویں نو گھٹے نروارے

اے پاک نانی ذرا غور تاں کر میڈے ویر دی اے آوازے
 معلوم تھیندائے ایتھوں نیڑے ہے میڈا ویر غریب نوازے
 آذان کنوں معلوم تھیندائے ایں گالھ دے وِچ کوئی رازے
 میڈے دل توں پچھ ایندے لہجے وِچ ہن درد دے کئی اندازے

باہر خیام دے رات یکی بیٹھی رہی اکبر دی بھین
 بیٹھی نیر وہاوے چپ کر کے سن پاک امڑی دے وین
 وچوں دل دے اے آواز آئی آ ہجر دی مالک سین
 کیوں رب جانڑے تیڈی تانگھ دے وچ میڈا اصغر آج بے چین

دعا پاک

اے گھر تطہیر دے وارثاں دا اللہ بھانویں آج وس پووے
 تخت تے تاج دا مالک جیوے نہ خون اکھیاں توں رووے
 علی اکبر بھین کوں مل پووے ہنڑ داغ ہجر دے دھووے
 مخدومہ سین دے بچڑے دا ہنڑ راج جہان تے ہووے



یا مولا کریمؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب شہزادہ علی اکبرؑ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

شب عاشور والہ پاک سے ملاقات کرنا

میں ضامن ہاں عونؑ دی امڑیؑ دا کہیں گلھ توں نہ گھبرا توں
 آج پاک امڑی دے خیمے وچ میڈا لعل اکبرؑ ہنڑ جا توں
 جنیں پتر نہیں سڈیا زندگی بھر اوں ما توں پتر سڈا توں
 اے ساڈی رات اخیری ہے امڑی توں مس چھوا توں

سر چا سجدے توں سینؑ میڈی علیؑ اکبر نال آلا گھن
 ایندی آخری رات ہے دنیا تے گل پتر جوان کوں لا گھن
 بہوں حسرت گھن کے ملن آیائی توڑے پتر توں ما سڈوا گھن
 ارمانی رہیں زندگی بھر آج پیار دی سدھر لہا گھن

اَج پہلی وار ہے اکبرؑ توں پاک امڑی ما سڈوایا
 اَج بچپن دے انداز دے وِچ ہسی جھولی لعل سمہایا
 ہن سکہ دے سال اٹھارہاں توں بنے رب بچڑا ملوایا
 امڑی دو ڈیکھ کے روندنا ہے مخدومہؑ سین دا جایا

ہتھ وِچ ہے چراغ اَج بی بی دے بیٹھی ہے ہر سدھر لہیندی
 جھولی وِچ ستے بچڑے دیاں بیٹھی ہے زلفاں سنوریندی
 ہے کنگھیاں ڈے کے رو آہدی ہسی ایہا گالھ رُویندی
 اَج تہاڈی رات اخیری ہے اے سوچ کے ہاں بڈ ویندی

گھنوسدھر لہا میڈے ڈیکھن دی اَج کھول کے در اکھیاں دے
 اَج میں ہک گالھ منانونی ہے وانگوں لاڈلے کل پتراں دے
 مانواں دے سہاگ دا بنڑ صدقہ ہن پتر جہاں تے آندے
 میکوں خوش تھی کے تساں ڈیورخصت جیویں شیوے ہن مانواں دے

توڑے آج دی رات تاں چن اکبر توں رخصت دا ناں چا نہیں
 بیٹھی پیار کریندی ہاں پتر سمجھ میڈی ممتا کوں ازما نہیں
 میڈے سکھ دیاں ہن ایسے چند گھڑیاں اے درداں وچ بدلا نہیں
 کر پیار دیاں گالھیں نال میڈے ، کئی درد دی گالھ چلا نہیں

ہر ما دے دل توں پچھ اکبر جڈاں پتر ہے جھولی پیندی
 اوندی شادی کرن دی ہک حسرت ہے خود پیدا تھی ویندی
 پتراں دے نال ایں حسرت کوں ہے ما پروان چڑھیندی
 جیڑھی ما دی حسرت مک جاوے ہے زندگی توں ہتھ چیندی

سمہ جھولی وچ میکوں سڈاماں میں پیار دی سدھر لہانواں
 تہاکوں بچپن دے انداز دے وچ بہہ مانواں وانگ سجانواں
 دل چاہندائے تہاڈے چہرے توں ہک لحظہ نظر نہ چانواں
 جیندے تیں جہیں پچڑے ٹر پونون نہیں جیندیاں جگ تے مانواں

میڈی زندگی دی اے ہے آخری شب تہاکوں اکبرؑ ہے اندازہ
 تیکوں پا جھولی وِچ ممتا دا تھیائے ہر ہک جذبہ تازہ
 کل تہاڈے ٹرن تے بند تھیسے میڈی زندگی دا دروازہ
 کچھے شام دے پاسے ونجناں ہے تہاڈی ما دا پاک جنازہ

آج پہلی واریں امڑی کوں بنڑ پتر ہوی گل لایا
 میڈے کل شکوے تھی دور گئین جڈاں ہئی رُخ پاک چمایا
 ایہا آج دی رات تاں چن اکبرؑ ہاوی امڑی دا سرمایا
 ایں عین خوشی دے موقعے تے کیویں ٹرن دا ہئی ناں چایا

جل ڈیکھو امڑی اکبرؑ دی کیویں بیٹھی ہے سدھر لہیندی
 مس لہندے پتر کوں پا جھولی ہے بیٹھی کنگھیاں ڈیندی
 ہن وسدے ساون اکھیاں دے نہیں دید جوان توں چیندی
 بہوں درد ہے اوندے لہجے وِچ جڈاں چن کوں ہے پتر سڈیندی

رو آہدی ہے رات کوں توں رُک ونج اے رات ایویں رہ جاوے
 وچوں جھولی دے میڈے پچڑے کوں اَج کوئی نہ آن اُٹھاوے
 میڈا مس لہندا ایویں امڑی توں رَج پیار کرایندا راہوے
 راہوے رات قیامت تائیں ایویں ما پیار دی سدھر لہاوے

میڈی زندگی دا کل سرمایہ میڈے سامنے نیر وها نہیں
 میڈے دل وچ درد ہزاراں ہن میڈی ممتا کوں ازما نہیں
 آ ہک واریں میکوں گل چا لا توڑے لعل میں تیڈی ما نہیں
 اَج پہلی واریں ملن آیاں میکوں ڈکھ زندگی دے لا نہیں

تساں ہک واریں میکوں پتر سڈو میں لکھ واری گل لاناواں
 ایہا آخری رات غریب دی ہے میں آخری سدھر لہاناواں
 تساں کمن سمجھ کے پیار کرو میں بچپن کوں دُہراناواں
 ہامی حسرت سر رکھ جھولی وچ میں ما توں پتر سڈاناواں

جے اکبر آہدائی سڈ پتر اینکوں نہ کہیں گالھوں گھبرا توں
 اینکوں پیار وی کر ، ایندی ڈاڑھی چم ، کر پوری ہر منشا توں
 سڈ پتر اینکوں میں راضی ہاں توڑے وچ جھولی دے پا توں
 نہ اپنے ڈاڑھی لہندے کوں میڈے سامنے آپ رُوا توں

تساں ما بنڑ کے آج حکم ڈتائے میں آپ دی شفقت منگداں
 پیا پہلی واریں منگدا ہاں تہوں ڈھیر عنایت منگداں
 جے ڈیندے ہوتساں پاک اماں میں جنگ دی اجازت منگداں
 میڈے بابے تے آ وقت گیکائے تہوں موت دی رخصت منگداں

اے کیا منگیائی میڈا چن اکبر نہیں ایڈا وزن رکھیندا
 اے صدمہ اکبر مانواں توں ہرگز برداش نہیں تھیندا
 آج پہلی وار سوال کیتائی نمھی آج اے بار چویندا
 کیوں آکھاں موت دو ونج اکبر نوہی ما توں مول اکھیندا

میڈے چین سکون دی آس اکبر نہ کر توں دیر زیادہ
 تیکوں پتر نہ سڈیم زندگی بھر ہامی اے حسرت منڈھ لا دی
 تیکوں جنگ دی اجازت ڈیندی ہاں ہوی آخری خواہش ما دی
 میکوں ما چا سڈ اتے گل چا لا مٹے حسرت اے دکھیا دی

عالیہ سین پاک کے احساسات

توں پاک امڑی کوں مل آیا نہیں کیوں لعل کھڑائیں شرمنا
 میں جانڑدی ہاں حق پتراں تے ہوندائے ہر توں ودھ مانواں دا
 انہاں پتر نہیں سڈیا زندگی بھر کر فکر نہ توں مس لہندا
 ارمان ہے دل وچ رہ ویسی ارمان تیڈیاں سکناں دا

تیں وانگوں اکبر مانواں کوں ہن ملدے پتر مہانگے
 اوندی زندگی دے جھٹ نبھ گئے ہن تیڈے پاک شباب دے سانگے
 تیکوں پاک شباب نہیں راس آیا گئی ہے مک سکناں دی تانگھے
 ڈینہ چڑھ پوسی توں ٹر ویسیں راہسی غم اُجڑی دے بھانگے

جیویں امڑی پاک دی جھولی وِچ ہویں سر رکھ کے سمہہ آیا
 اُونویں ہک لحظہ میڈی جھولی وِچ توڑے سمہہ پوسین دا جایا
 توں میں توں پچھ میڈا چن اکبر میکوں ہے کیس گالھ رُوایا
 میڈی رُت ہی سہرے پانون دی نوہی بنرا بھین بنڑایا

آذان صبح عاشور

مہمان جوان امان ہووی آذان توں ڈے ہنڑ جانی
 تیڈی آخری ہے آذان اکبر میڈے گھر دا یوسف ثانی
 میکوں پک ہی میکوں نہیں پچھا جیڑھے طور شباب دے ہانی
 توں ڈے آذان دعائیں جھل شالا راہوی قائم جوانی

ڈے رُک رُک کے آذان اکبر ہر سین ہے درتے آ گئی
 جیڑھا درد ہے تیڈے لہجے وِچ ہر سین ہے بہوں گھبرا گئی
 کھڑا روندائیں کیوں آذان دے وِچ ایہا چوٹ ہے جگر ہلا گئی
 کتھوں سکھیائی رونون لعل میڈا ہووی غش کر عون دی ما گئی

سن کے آذان علیٰ اکبر دی ترٹیا بن مایوس اکیاں دا
 بس چھوڑ تیمم خاک اُتے رہیا غازی اٹھدا بہندا
 آذان دے نال برابر ہا کراٹ یکیاں حرماں دا
 ہئی پاک خیام توں کوک آندی نہ رو میڈا مس لہندا

آذان سنو میڈے ویرن دی بہوں درد بھری آوازے
 آج اکبر دی آذان دے وچ ہن درداں دے سئے رازے
 معلوم تھیندائے میکوں آہدا پئے اے بھین دا محرم رازے
 ہنڑ تانگھ لہا میڈے آنون دی ، آذان دا اے اندازے

اجازت طلبی

کھڑا کیوں روندائیں نوخیز اکبر میڈا لعل دسا کن ویندائیں
 تیکوں مونجھا ڈیکھ نہیں سنگدی میں انجہ نیر وها کن ویندائیں
 میں تاں سال اٹھارہاں پالیا ہئی میں توں نہ لکا کن ویندائیں
 کیوں شرم توں ڈھدائیں قداماں دو ہنڑ کھول سنا کن ویندائیں

میڈا مس لہندا کچھ غور تاں کر تیڈے پالن والی دائی ہاں
 ہاں عون و محمد ٹور بیٹھی میں ڈاڈھی درد ستائی ہاں
 توں موت دی رخصت منگدا ہیں اے پچھن دے کیتے آئی ہاں
 کوئی وارث ڈسدائی اُجڑی دا پیا ڈیندائیں لعل جدائیاں

تیڈا وعدہ ہا اکبر نال میڈے تیڈا رات کون میت چسپاں
 میں وانگوں اپنی ڈاڈی دے ہر ادب دی رسم نبھیسپاں
 ہر وعدہ کیتا توں بھل کے پیا ٹردائیں وچ پردیسپاں
 کیوں ڈیندائیں درد جدائی دا کیوں میں اے زخم پچھسپاں

ونج بیشک میڈا چن اکبر گل آخری وار تاں لائی وونج
 میڈا حق بنڑدائے میں پالیا ہے ایہا لہندی مس چھوائی وونج
 میں سوچیا ہا تیڈی شادی دا ہک رسم ادا کروائی وونج
 توڑے نکھڑی بھین دے پاروں آج پلوں میں توں لعل بدھائی وونج

جاگیر غریب دے درداں دی میڈے سامنے نیر وہا نہیں
 دَس کیوں روندائیں میڈا مس لہندا ہنٹر دَس کنوں گھبرا نہیں
 جے موت دی رخصت منگدا ہیں میڈا دل اکبر ازا نہیں
 ونج عون دی ماتوں منگ رخصت میڈا لعل میں تیڈی مانہیں

تیڈی رت ہئی سہرے پانون دی ہاوی موسم چن سکنان دا
 میڈیاں متاں ہن تیڈی شادی دیاں جیویں دل چاہندائے مانواں دا
 اے ٹرن دا موسم نہیں اکبر نہ داغ ڈکھا درداں دا
 بہوں اوکھیں میں تیار کیتائے سامان تیڈیاں وریاں دا

ونج فضہ میڈیاں بھینیں کوں دروازے تائیں گھن آ توں
 اے وقت نہ شاید ول ملسی ہر سین کوں خود سمجھا توں
 پیا اکبر ٹردائے توں فضہ بنری کوں آپ دَسا توں
 آکھیں مل گھن ڈاڑھی لہندے کوں میڈی بچڑی نہ شرما توں

میں شرم توں تہاڈے خیمے وچ ناہی پاک اماں لنگھ آیا
 اصغر دے پیاسے ہونٹاں ہے میکوں کئی کئی وار رُوایا
 میڈے سامنے خالی مشکیزہ معصومہ بھین ہے چایا
 میڈی بھین کوں میڈیاں بے وسیاں ہے کرن سوال سکھایا

میڈے پاک سہاگ دا بٹڑ صدقہ پائیں جے میدان دو ویندا
 گھدی ونج توں نال علیٰ اصغر کوں اینکوں ویر ہیں جے سمجھیندا
 اینکوں اپنا صدقہ پیش چا کر احسان ہیں جیکر لیندا
 توں مان ہیں عون دی امڑی دا تپڈا ٹرن ہے دل تڑپیندا

وداع از معصومہ سین پاک

چن ویر ڈسا توں کن ویندائیں کڈاں لسیں آپ دَسائی ونج
 متاں پانی تہاکوں امت ڈیوے میڈی خالی مشک وی چائی ونج
 میڈے ویر اصغر دے چہرے تے ہک وار نظر فرمائی ونج
 میکوں آج بہوں لوڑھ ہے پانی دی میڈی ویرن آس بدھائی ونج

میڈی کمسن بھین اے وعدہ ہے ہر لگدا چارہ لیاں
 جے مل پوسی گھٹ پانی دا میں خیمے ضرور چھپساں
 میں جے نہ پانی گھن آیم تہاکوں منہ نہ ول ڈکھلیساں
 گھن جگر تے داغ علیٰ اصغر دا ٹر ایں دنیا توں ویساں

بنری پاک سے وداع

چا گھنڈ قاسم دی پاک بنی اٹھی مل گھن پاک بھرا کوں
 ہے آخری واری ملن آیا مس لہندا ویر تہاکوں
 ہے لانوناں چاہندا اکھیاں تے گھونگھٹ دی پاک ردا کوں
 کھڑا روندنا ہے دروازے تے گھن نال ضعیفہ ما کوں

میں آخری کرن سلام آیاں گل ویر غریب کوں لا گھن
 ایسے مہندی والے ہتھ بنری آج ویرن توں چھوا گھن
 شالا پاک سہاگ سلامت رہی میکوں آخری منہ ڈکھلا گھن
 میں ول نہیں ولناں خیمیاں وچ ڈیکھن دی سدھر لہا گھن

ایں لہندی مس دو خیر ہووی اے بھین دا مان سہارا
 ساکوں چھوڑ کے اکبر کن ویندائیں اتھاں دشمن ہے جگ سارا
 ہر بھین کوں اکبر ہر شے توں ہوندائے ویر جوان پیارا
 شالا پاک سہاگ سلامت رہی میں توں ریش چما دوبارا

والدہ پاک سے وداع

آ عالیہ سین دا مس لہندا میں لکھ واریں گل لاناواں
 کیویں سوہنٹریں لتھی ہئی ڈاڑھی چن ڈیکھن دی سدھر مٹاناواں
 آج پہلی واریں ٹر آئیں کیویں اے احسان لہاناواں
 دل چاہندائے سکی ما بنڑ کے تیڈا سر جھولی وچ پاناواں

میڈے ٹرن دے نال نہ فرق آسی اے ڈکھ نہ جگر کوں لا توں
 سرتاج سہاگ دے صدقے وچ کر اپنا لعل فدا توں
 تساں شکر کراہے خالق دا ٹراں میں جسم دنیا توں
 تھاڈا پاک سہاگ جے بچ پووے بیا منگدے ہو کیا ممتا توں

تہاڈا اصلی پتر ہے چن عابد جیڑھا آپ خیال رکھسی
 تہاڈی جھولی وچ جڈاں پاک اماں او سر رکھ کے سمہہ ویسی
 اکبر دے ہجر دا کوئی لمحہ نہ ممتا کوں تڑپسی
 تہاڈا عابد بچڑا لکھ تھسی تہاکوں ہردم پیار کریسی

تساں میڈے عیوض پاک اماں عابد کوں پیار کراہے
 میڈے پاروں پا سر جھولی وچ ممتا دی پیاس بجھاہے
 بیٹھی پیار کریندی ہاں اکبر کوں تساں اُسدم اے سمجھاہے
 تساں میڈے وانگوں عابد دا ہر آن خیال رکھاہے

میں پتر ہاں عون دی امری دا تہاکوں وعدہ اپنا یادے
 تساں میڈی لاش تے پاک اماں نہیں کرنے وین زیادے
 میڈی لاش تے نہ جذبات اُبھرن میڈی پاک اماں ممتا دے
 رہے شالا سلامت لعل تیڈا ، تہاڈا اصلی پتر سجادے

جناب سجاد علیہ الصلوٰات والسلام سے وداع

وارث دستار رسالت دا اے ویرِ غریبِ اکبرؑ دا
ذرا کھول اکھیں میکوں رُخصت کر پیا ویندائے وقت گزردا
آیاں ڈیون پارت پھوپھیاں دی نمھی کوئی ہمدرد نظر دا
تساں ونجنائے شام بازاراں وِچ گھن قافلہ صاحب ستر دا

میکوں ڈے نہ پارت پھوپھیاں دی ایہا بابے توں منوا توں
چا اپنے پاروں مقتل وِچ سجاد دا ناں لکھوا توں
میڈے پاروں اکبرؑ گھن پھوپھیاں خود شام دے پاسے جا توں
غیور کوں صدمہ غیرت دا نہ ویرِ اکبرؑ ڈکھلا توں

ہے سوکھا سفر شہادت دا پنہدھ اوکھائے شام دے راہ دا
پھل جگر تے جھلناں سوکھا ہے ڈکھ ڈھیر ہے پاک ردا دا
چا سوکھے کم تساں خود چنے ہن ، ہے سوکھا سفر قضا دا
ذرا شام والے بازاراں وِچ خود ڈیکھیں حال بھرا دا

پاک بابا سے وداع

پو ما دی ضعیفی کوں اکبر ہوندی ٹیک جواں پتراں دی
 تیکوں ٹور کے اکبر جیون دی کوئی صورت نظر نہیں آندی
 رہی ہے سال اٹھارہاں تانگھ میکوں تیڈی شادی دیاں رسماں دی
 تیکوں کیویں ٹوراں چن اکبر تیڈی پئی ہے ہنٹر مس لہندی

کہ عرض کرینداں میں بابا تساں نہ محسوس کراہے
 ڈینداں پارت ، میڈی امڑی دا تساں خاص خیال رکھاہے
 ہوندائے اوکھا ٹرن جواناں دا تساں حوصلہ خود بدھواہے
 تھی زندگی توں بیزار ویسن تساں صبر دا درس ڈیواہے

پیا ڈیندائیں پارت امڑی دی تیڈے پیار دے ہن جذباتے
 ڈے اونکوں پارت چن اکبر ہووے جیئیں رہنٹراں دنیا تے
 تیڈے بعد اکبر میڈی زندگی دے نہیں رہن دے کوئی حالاتے
 جیڑھاتیں جہیں پتر کوں ٹور بہے اوندے کانڑ اندھاری راتے

توں بیشک ونج میدان دے وِچ پر اے احسان تاں لائی ونج
 توں آخری واری مس لہندی میکوں چن اکبر چھوئی ونج
 بیا میں چاہنداں میدان تائیں چہرے توں نقاب ہٹائی ونج
 میڈا چہرہ رَج کے ڈکھ گھناں میڈی ایہا آس پجائی ونج

پاک بہن کو یاد کرنا

تیکوں پک ہوسی میڈی شادی دا ، ہوسی گلا ڈھیر بھراتے
 ہوسیں روز سوچیندی دل دے وِچ ڈٹھو ویر دی نہ باراتے
 تیکوں علم نہیں وِچ کربل دے ہن بہوں اوکھے حالاتے
 میکوں معاف کریں پیا سمہندا ہاں آج موت دی سیج سجاتے

ہنٹر شکر کرینداں خالق دا تیکوں نال ناہم گھن آیا
 تیڈی برداش دے قابل نہیں جو حال ہے امت بڑایا
 گھدی وینداں دل وِچ اے حسرت ہم صرف ایں گالھ رُوایا
 میں وقت وداع دے بھین تیکوں نہا رَج رَج کے گل لایا

اے حسرت ہم جو بھین میڈا آ سر جھولی وِچ پیندی
 لیسین سنڑیندی ویرن کوں آ ہتھ اکھیاں تے ڈیندی
 دل ٹھر ویندا اُوندی جھولی وِچ روح بے پرواز کریندی
 میکوں سکھ دی قبر نصیب تھیندی توں بے ہتھ پیر بنڑیندی

رواگی ازخیاں

ڈٹھا عالیہ سینہ نے گھوڑے تے ہویا جاں اکبر ہسوارے
 بد نظر کنوں محفوظ رہیں ، کھڑائیں جنگ دی طرف تیارے
 میکوں سینہ ول چموا اکبر ہی دل وِچ درد ہزارے
 رنگین جوانی قائم رہی دل آ خیمے ہک وارے

جیویں کونین دے دائرے وِچ محبوب پیغمبر ہک ہے
 جیویں ہستی دی یکتائی وِچ خود خالق اکبر ہک ہے
 تطہیر دے ایں ماحول دے وِچ میڈا چن علی اکبر ہک ہے
 تیڈی ذات ہے جائز دی الفت وِچ میڈے پیار دا محور ہک ہے

میدان کارزار

اے اُموی نمک دے پروردہ تساں بیشک ستم وساؤ
میں اتنا چاہنداں شامیاں او احسان غریب تے لاؤ
جیڑھا ظلم کرو میں حاضر ہاں میکوں ظلم دے نال لہاؤ
لیکن میڈے پردہ داراں دے پردے دا نام نہ چاؤ

تہاڈے نیزیاں کیتے حاضر ہے اَج جسم جواں اکبر دا
تساں جانڑدے ہو غیوراں کوں ہوندائے جان توں پیارا پردا
اے پاک رسول دیاں دھیاں ہن نہیں کوئی ہمدرد نظر دا
احسان کرو میدان دے وِچ چاؤ نام نہ صاحب ستر دا

شہادت

لگا پھل اکبر دے سینے وِچ اُٹھی فوراً سین دے جانی
دھی سر اطہر توں پاک ردا ڈٹھی بچڑے دی تنہائی
ہن اشک رواں غم اکبر وِچ بی بی در خیمے تے آئی
متاں قدم خیام توں باہر آوے آ جھلیا سین کوں دانی

ودا گھوڑا بھجداے فوجاں وِچ چھٹ واگ گئی اکبر توں
 پئے اتنے ظلم دے پھل وسدن رت جاری ہے جسم اطہر توں
 جیڑھی نانے وانگ بدھائی ہس دستار ہے جھنڑ گئی سر توں
 رب جاڑے کیا مجبوری ہس نہیں چیندا ہتھ وی جگر توں

پا باہیں گھوڑے دی گردن وِچ ہے آہدا چارا لا توں
 کر کوشش میکوں ہر صورت اَج خیمے وِچ پچوا توں
 مظلوم کوں نہ میدان دے وِچ اَج پتر دا ٹرن ڈکھا توں
 پچوا خیمے توں آخری منہ گھناں میں چموا اَج ما توں

پیا اوکھا لہنداے ویر میڈا کوئی پکڑ رکاب لہاوے
 پیا لہنداے بھجداے گھوڑے توں کوئی ونج گھوڑا رُکواوے
 پیا ہر کوئی ظلم وسیندا ہے کوئی بے کس کوں بچواوے
 کوئی آکھے نجف دے والی کوں میڈا خیمے ویر پچاوے

توڑے اَنج تاں کوئی احسان کرے اینکوں سمجھ ہممشکل نبیٰ دا
 جھنڑے اوکھا تھی نہ بن دے وِچ سرمایہ بھین ڈُکھی دا
 اَنج ڈینہ ہس بھین دے وعدے دا ہی چنتا بھین اُجڑی دا
 دَسے ایندی بھین کوں کوئی ونج کے ہسی آخری ڈینہ زندگی دا

ہانویں خوش قسمت بھین اکبر دی نوہی ڈٹھا ویر کوں لہندا
 کیوں ڈیکھیں ہا علی اکبر تے اَنج وسدا مینہ تیراں دا
 پیا جھنڑدائے بھجے گھوڑے توں نسی کوئی امداد کوں آندا
 سینے تے زخم دا خون پیائے گھوڑے دی زین توں وہندا

لاؤ جلدی مسند اکبر دی مس لہندا زین توں لہہ گئے
 میڈیاں پاک اُمیداں دا مرکز اَنج گرم زمین تے ڈھہہ گئے
 جیڑھا پھل امت ہس پیش کیتا ہاسی عین جوانی سہہ گئی
 پھل جھل کے لیکن لعل میڈا میڈے پاسے ڈہدا رہ گئے

ہن چھٹ گیاں واگاں اکبر توں ہنڑ زین توں لہہ نہیں سنگدا
 ہسی لگ گیا پھل وچ سینے دے اُتے زین دے بہہ نہیں سنگدا
 کوئی سجن جوان کوں انجہ لہندا ایویں ڈیکھ کے رہ نہیں سنگدا
 جیویں اے پیا لہندائے گھوڑے توں میڈا جگر اے سہہ نہیں سنگدا

کھڑی ڈہدی ہاں دروازے توں ہمہ نتھ پردے دی کھا گئی
 جیڑھا ظالم چھپ کے وار کینائے ایندے زخم توں ہاں گھبرا گئی
 ہتھ جگر تے رکھ پیا لہندا ہے ہسی رُخ تے زردی چھا گئی
 اینکوں لہندا ڈیکھ کے بقیعہ توں ہے ما حسنین دی آ گئی

میڈا دل آہدائے میدان دے وچ آج کوئی پردہ کرواوے
 آج پالن والی ما ونج کے اینکوں زین توں آپ لہاوے
 اتھاں آج کوئی عون دی امڑی تے احسان اخیری لاوے
 ہے تریہہ زخمی کوں بہوں لگدی اینکوں پانی کوئی پلواوے

ترٹیا شاخ شباب توں گل نازک گلزار دے بخت بدل کے
 لڑھے شبّنم سرخ دے کئی قطرے وچوں سینے پاک دے رل کے
 تھی زرد گیا رنگ کلیاں دا گیاں جھنڑ خود جگر کوں جھل کے
 اکبر دے ٹرن دا خود دسیا تطہیر دی چادر ڈھل کے

پیا رل شباب توں جھنڑ دا ہیں میڈے درداں دا قرآنے
 تیڈے زین توں ڈھلن توں چن اکبر کراں لکھ زندگی قربانے
 میڈی کمر کوں غازی تروڑ گئے ہی دل وچ اے ارمانے
 نوہی آیا راس شباب اکبر تھیائیں اوکھے وقت جوانے

نمھی سمجھ آندی تیکوں گھوڑے توں کیوں بابا آن لہاوے
 ودا گھوڑا بھجداے فوجاں وچ اینکوں کون آج لعل کھڑاوے
 تصویر محمد عربی دی نہ کوئی ظلم دے نال جھنڑاوے
 میڈی غربت تے کوئی ترس کرے تیکوں خیمے آپ پچاوے

میڈا اکبرؑ لہہ گئے گھوڑے توں احسان ایہو ہنڑ لا توں
 میڈی خواہش ہے میڈا چن ویرن میکیوں جیندا پتر ملا توں
 میکیوں ڈُکھ نہیں عونؑ و محمدؑ دا اکبرؑ کوں جلد چوا توں
 سنڑاں آخری گالھیں اکبرؑ دیاں اونکوں خیمے وچ گھن آ توں

جل ڈکھ تان سہی ما اکبرؑ دی نہیں سر سجدے توں چینی
 تھی یکدم سینؑ ضعیف گئی ہے پئی ہے ول وی حمد کرینی
 اوں پتر نہیں سڈیا زندگی بھر ہی صرف اے گالھ رُویندی
 گھنے ما سڈوا اَنج اکبرؑ توں ونجے ٹر نہ نیر وہیندی

تیڈی بیوہ دھی میڈا چن ویرن رہی ہے رو رو منت کرینی
 میڈا ویر منگا ڈیو خیمے وچ رہی ہے سئے سئے نیر وہیندی
 کر پوری حسرت بنریؑ دی انوں بیوگی ہس تڑپینی
 گھنے آخری گل لا اکبرؑ کوں ہے رو رو وین کرینی

آواز سنی ادرکنی دی ٹر جلیا سین دا جایا
 اکبر دے ٹرن دا صدمہ ہا مظلوم جگر کون لایا
 آکھے کچھ نوہی ڈسدا بابے کون ہی میڈے درد رُوایا
 میکوں ڈے آواز توں چن اکبر ہوی کیس جا امت لہایا

دَسے کوئی مظلوم کون ایس بن وِچ میڈا اکبر لعل وِنجی گئے
 میڈی زندگی دا کل سرمایہ گم ایس بن بر وِچ تھی گئے
 متا دی آس دا چن اکبر میڈے ڈھدیں آپ لٹی گئے
 کوئی گول ڈیوے میکوں چن اکبر، میڈا نور نظر گم تھی گئے

کوئی ہے جیڑھا میکوں آن دَسے ہمشکل پیسیر کن گئے
 ناہی لحظہ وسدا بابے توں میڈے پیار دا پیکر کن گئے
 جئیں تے امت ظلم ہزار کیتن او غم دا سمندر کن گئے
 میکوں نہیں لبھدا دَسے کوئی آ کے میڈا سونہڑاں اکبر کن گئے

ہے تھی گئی دید ضعیف میڈی ہمی کمر دے وِچ خم آیا
 میکوں ڈے آواز توں چن اکبر ہوی کیس جا امت لہایا
 کھڑی بنی بھین سڈیندی ہئی میڈے درداں دا سرمایا
 دَس کیوں خاموش ہیں بن دے وِچ اے عالیہ سین دا جایا

ڈٹھا گرم زمین تے جلوہ گر جڈاں سین دا نور البصارے
 آیا پتر دے کولھوں خود روندنا شاہ ٹر ارکاں دے بھارے
 پایاں باہیں گل وِچ اکبر دے رہے ڈہدے پردہ دارے
 پیو پتر ڈوہیں رہے بہوں روندے ہن محشر دے آثارے

اے آخری خواہش ہے میڈی احسان غریب تے لاؤ
 نہ دل دے وِچ ارمان رہے میکوں بابا بھین ملاؤ
 میکوں پانی دی ہنٹ لوڑھ نہیں ، اکھیاں دی پیاس بجھاؤ
 ہوسی روندی پیرے کج میڈے میکوں اُوندا حال سناؤ

زخماں دا درد ہے جسم دے وِچ میڈے دل وِچ درد بیا ہے
 برچھی دے زخم توں بابا سائیں اوں زخم دا درد سوا ہے
 اَنج ڈینہ ہم بھین دے وعدے دا میکوں لٹیا آن قضا ہے
 میں آکھناں چاہنداں اُجڑی کوں تیڈا بہوں مجبور بھرا ہے

میڈے گل وِچ باہیں پا اکبر تیکوں خیمے وِچ گھن جانواں
 کچھ مدد توں کر اَنج بابے دی تاں لاش تیڈی میں چانواں
 تیڈے ٹرن توں پہلے چاہندا ہاں تیڈی خیمے لاش پچانواں
 ذرا ڈیکھ تاں سہی دروازے تے ہنی آ گیاں پھوپھیاں مانواں

اے ٹھیک ہے اکبر سینے توں ہتھ لحظہ چا نہیں سنگدا
 اَنج میڈی لعل ضعیفی ہے میں اے وزن اٹھا نہیں سنگدا
 کریں جے تائیں نہ امداد توں خود تیکوں خیمے پچا نہیں سنگدا
 میں کلہا رہ گیاں بن دے وِچ اتھاں کہیں کوں سڈا نہیں سنگدا

اَج تِیڈی لعل جوانی ہے میکوں درداں مار مکایائے
 ہے ظلم دا پھل تِیڈے سینے وِچ میکوں اَج ایں گالھ رُویائے
 متاں سینے دا ڈُکھ زخم پووے انوں ایں احساس ڈرایائے
 شالا جیدنا پہنچیں خیمیاں وِچ ایہو چاہندا سین دا جایائے

چا پتر جوان دے لاشے کوں شہا ہاں دے نال چا لایا
 رکھ منہ بچڑے دے ہونٹاں تے مظلوم الحمد الایا
 اُنوں قدم زمین اکھیاں تے لائے ٹر جلیا سین دا جایا
 نہا لاش جوان دی چا سنگدا کچھے فضہ آن چوایا

سر رکھ سجدے وِچ سین آکھے میڈا اکبر ہا لاشانی
 میکوں ہر تو ڈھیر پیاری ہئی ایں لعل دی پاک جوانی
 توں خالق اے منظور چا کر میڈی چھوٹی جہیں قربانی
 شالا ہر ڈُکھ توں محفوظ رہے مخدومہ سین دا جانی

میڈی ذات پسند فرمبندی ہے قرآن شریف گواہ ہے
 جو چیز ہو پیاری ہر شے توں ہوندائے لازم کرن فدا ہے
 میں سین دے چن دے صدقے وچ ڈتا او خورشید لقا ہے
 جیندی پاک جوانی دے سانگے میڈی زندہ نت ممتا ہے

میں چاہندی ہاں میڈے سرتے رہے سرتاج کریم دا سایہ
 شالا پچیا راہوے بھینیں کوں تطہیر دا کل سرمایہ
 ہوندے لکھ اکبر میں ڈیواں ہا ہے وقت کریم تے آیا
 شالا درداں توں محفوظ رہے مخدومہ سین دا جایا

کرو استقبال علی اکبر دا کل سینیں درتے آ کے
 میڈا مس لہندا میدان وچوں آیائے خود سہرہ بدھوا کے
 جیڑھی ریش آہی مثل پیمبر دے آیائے آج رنگین کرا کے
 آکھو ونج اکبر دی امڑی کوں چن آیائی مہندی لا کے

جیڑھے سینے پاک کوں چمدیں ہوئیں ناہی تھکدی بھین اکبر دی
 اوں سینے تے آج سگناں دی ہے مہندی صاف نظر دی
 پلوں بدھن دی رسم بھرانواں دی ہر بھین ہے خود آ کردی
 بدھا پلوں بنری بھین آ کے ہئی ویر دے رُخ تے زردی

جڈاں میں پہنچاں میدان دے وِچ ہن آخری دم اکبر دے
 ہن ونگرے وال علی اکبر دے پئے ریت تے رت وِچ تردے
 قسم خدا دی سینیں کوں ہن بھل گئے ازل دے پردے
 جھنڑی عون دی امری کئی واریں وِچ خیمے پاک دے در دے

در خیمے تے جڈاں بچڑے دی ڈٹھی حالت سین دے جائے
 ہن آخری دم علی اکبر دے گئی زردی موت دی چھائے
 کیتا سید اشارہ آنون دا آ جلدی عون دی مائے
 ڈے ہتھ بچڑے دیاں اکھیاں تے رب ڈاڈھا بے پروائے

آیا لاشہ خیمے اکبرؑ دا جھم تھی گئے پردہ دارے
 ڈٹھا زخمی سینہ اکبرؑ دا آئی یاد بے وس بیمارے
 آکھیا بی بی وار و وار میڈے ٹر سجن گئے ہو سارے
 معلوم تھیندائے ہک لفظے تائیں اساں تھیسوں شام تیارے

ہک ہتھ پایا پھل برچھی وچ کنب جسم جوان دا گیا
 نہ ہتھ کنیا نہ نیر لڑھے شاہ تر تر ڈہدا رہیا
 جاں ابراہیمؑ خلیل ڈٹھا رو خاک اُتے جھنڑ پیا
 سلطان ایں صبر دی نگری دا آکھے نہیں کوئی تیں جیہا

آ عونؑ دی ما میڈی کمر بدھا پیاں بار ڈکھاں دا چیندا
 میں مس لہندے دے سینے توں پیاں برچھی آپ چھکیندا
 ڈیوے ہتھ اکھیاں تے ہر بی بی پیاں میں آج صبر ازمیندا
 متاں جگر اکبرؑ دا نال آوے اے سوچ کے ہاں بہہ ویندا

بھائیوال جو ہیں میڈے درداں دی میڈی مدد دے کیتے آ توں
 میں پھل برچھی وِچ ہتھ پینداں آ سر جھولی وِچ پا توں
 میڈے صبر دے وِچ نہ فرق آوے کر عالیہؑ بھین دعا توں
 ونج خیمے بہہ ما اکبرؑ دی ، برداش نہ ہوسی ما توں

آکھو ونج اکبرؑ دی امڑی کوں گل پتر دی لاش کوں لا ونج
 تیں سہرہ بدھناں ہا اکبرؑ کوں پھل آج ڈو چار سجا ونج
 تیڈی منت آہی ایندی شادی دی آج اپنی منت سجھا ونج
 ہی آخری وقت علیؑ اکبرؑ دا اینکوں خود لیلین سنڑا ونج

آکھو ونج اصغرؑ دی امڑی کوں کرے ماتم دے سامان
 ہنڑ سہرہ بنہہ کے آ گیا ہے تیڈا اکبرؑ لعل جوان
 او چہرہ سرخ نظر دا ہے جو ہا ممتا دا قرآن
 آؤ مل گھنو ہنڑ مس لہندے کوں ہوے لچھے دا مہمان

آکھو ونج کے فضل دی امڑی کون پیائی اکبر یاد کریندا
 پیا او ٹردائی عباس جیندے ہا سارے ناز منیندا
 جڈاں روندیاں ہن کل مستوراں ہے فضل دے نام سڈیندا
 اے شاید پارتاں پھوپھیاں دیاں ہے پاک فضل کون ڈیندا

بہوں پیا ہے وقت عبادت دا ہنی آخری دم اکبر دے
 ایسے چند لمحے ہن دنیا تے آج تیڈے نورِ نظر دے
 جے ہنٹر نہ ملیوں اکبر کون روسیں خاک رَوِا وِج سر دے
 ہن اے جہیں لمحے سین میڈی بہوں جلدی نال گزر دے

میڈا لعل اُبالھا نہ تھیویں تیڈے کولھ ہاں آنوناں چاہندی
 تیکوں ٹرن توں پہلے چن بچرا گل آ کے ہاں لاناوناں چاہندی
 ہے تھی گئی دید ضعیف میڈی ہاں آس مٹاناوناں چاہندی
 آج آخری ویلے بچرے توں خود ما ہاں سڈاناوناں چاہندی

ودی لیندی ہاں چارے آنون دے نمہی خیمے دا در لہدا
 ڈساں کیویں کہیں کوں خیمے وچ نمہی چن علیٰ اکبر لہدا
 ہی آخر درد جوانی دا ، نمہی پیار دا محور لہدا
 میں گل لیندی جے میکوں آج ہمشکل پیمبر لہدا

تھ مار زمین تے کیوں بی بی ہیں پتر دے نام سڈیندی
 کیوں بہہ کے روندی ہیں دھرتی تے نوہیں کولھ اکبر دے ویندی
 ہوی لخطے دا مہمان اکبر پئی ہیں ضائع وقت کریندی
 آکھے ما اکبر دی مانواں کوں پتراں دی موت مریندی

اینکوں لاش نہ سمجھو اکبر دی اے سیج ہم پتر جواں دی
 اے مہندی ہے ایندے سگناں دی جیڑھی سرخ نظر ہے آندی
 ترتیب جیڑھی پئی ڈسدی ہے ایندے جسم اُتے زخماں دی
 اے زخم نہیں آرائش ہے ایندے سہریاں دیاں لڑیاں دی

میں منت منی ہی اکبر کوں جڈاں خیر دے سہرے پیساں
 گھن نونہہ تے پتر کوں نجف ویساں ونج آقا کوں ڈکھلیساں
 نمہی سمجھ آندی اے اکبر دی کیویں پوری منت کریساں
 اے خبر ناہم علی اکبر دی میں لاش کوں بہہ سنوریساں

آکھے کوئی قاسم دی بنری کوں ہنڑ لاش بھراتے آوے
 ہی مہندی لانونی منت دی میڈی آ امداد کراوے
 میں چمساں سینہ اکبر دا او سر جھولی وچ پاوے
 بدھے پلوں آن کے ویرن دا نہ سنوناں توں شرماوے

ہکوار میکوں ما سڈ اکبر میں پتر سڈاں لکھ واری
 میکوں پتر سڈن دی اجھک رہی ہے چن اکبر زندگی ساری
 تیں اوں ویلے میکوں ما سڈیائے جڈاں تھئی ہی لعل تیار
 تیڈے اماں سڈن توں صدق تھیواں کرے کیا ہنڑ درداں ماری

میڈے پتر اکبر دی پاک امڑی نہ ٹردا ڈیکھ جواں کول
 ہوندائے اوکھا ٹرن جواناں دا اے درد نہ لا ہنڑ ہاں کول
 میں چھکی ہے برچھی سینے توں نہ ڈیکھ ایندے درداں کول
 ہر ما دے کیتے اوکھ ہوندائے ، ڈیکھے ٹردا نہ پتراں کول

کر دید نہ چن دے چہرے تے پیا گھندا آخری ساہے
 ہنڑ ہر ہک بجن دے چہرے تے ہسی درد انگیز نگاہے
 ہوندائے بہوں نازک دل مانواں دا نہ سنگسیں درد پچا ہے
 پھٹ جگر ویسی توں کنڈ کر ونج رب ڈاڈھا بے پرواہ ہے

آکھے کوئی قاسم دی بنری کول ہنڑ ویر دی لاش تے آوے
 نہ شرم توں رووے بہہ خیمے آ ویر دے نال الاوے
 ہے اکبر مونجھا بھین کیتے ہنڑ دکھیا آ گل لاوے
 آ بولے بھین دے لہجے وچ ایندی کجھ تاں مونجھ لہاوے

بنری پاک سے آخری کلام

رہی پاک سہاگ دی چھاں ہردم توں جیکر وطن تے جانویں
 میڈی پاروں ونج کے دُکھیا کوں توں کئی واریں گل لانویں
 او ویر تے بہوں ناراض ہوسی میڈے پاروں بھین منانویں
 تساں دُٹھین میڈیاں بے وسیاں ، میڈا ہک ہک درد دُسانویں

گلے ہج دے ہوندن اپنیاں تے ، اے بار وی چانوناں پوسی
 تیکوں گل وِچ باہیں پا بنری بہوں دیر منانوناں پوسی
 کوئی ٹر گیاں نال تاں نہیں رُسدا تہاکوں خود سمجھانوناں پوسی
 میڈا درد نہ پچسی ، اُجڑی توں پھل چھکن لکانوناں پوسی

جڈاں کوک سنجاتی بنری دی نہ رہ گیا ضبط جگر تے
 پا گل دے وِچ دستار سید رہیا روندلا لاش اکبر تے
 دُٹھا کھلیا سر جڈاں بنری دا آ چادر جوڑی سر تے
 آکھے اکبر میکوں ہنٹر بھل گئے آج دید بنی تے کرتے

ہے ہر کوئی رُجھ گیا درداں وِچ نسی کوئی دِلاسہ ڈیندا
 ہے رو رو جھنڈ پئی لاش اُتے نسی آ کوئی سجن اُٹھیندا
 اُنوں تازہ ڈُکھ ہس بیوگی دا نہیں کوئی احساس کریندا
 بیٹھی خون رلیدی ہے مانگ دے وِچ نسی آ کوئی سجن رُکیندا

مستورات کے بین

تیڈے حسن شباب دی چھاں اکبر نوہی راس ہمیشہ کوں آئی
 ساڈیاں عین جوان اُمیداں تے یک لخت خزاں ہے چھائی
 شادی دیاں تانگھی اکھیاں کوں ہے قسمت موت ڈُکھائی
 تیڈی سچ دے عیوض بھینیں نے تیڈی لاش ہے آنڑ سجائی

توں عیوض سگن دیاں سہریاں دے آیاں لاش تے پھل سجوانوں
 مہندی دے عیوض امڑی کوں آیاں سرخ خضاب ڈُکھانوں
 پلوں بدھناں ہا ہمیشراں نے آیاں کفن دے بند بدھوانوں
 توں سہرے پا کے آنویں ہا بھینیں دے مان ودھانوں

اَج ہوندی اکبرؑ بھین تیڈی تیڈا آپ او میت سہیندی
 تیڈا سر پا کے وِچ جھولی دے بہہ وکھرے وین کریندی
 تیڈی شادی دیاں بہہ تجویزاں تیڈی بھین ہی روز سوچیندی
 اَج تیڈی لاش تے چن اکبرؑ او سنون ضرور کریندی

اونکوں پیار ہا بہوں نال اکبرؑ دے کیویں ڈہدی اے اندازے
 اُوندا رب جانڑے کیا حال ہوندا اَج سمجھ ڈکھاں دے رازے
 اے وی ممکن ہا ایندے نال اُوندی کر ویندی روح پروازے
 شبیرؑ کوں چانوں آ ویندے ڈُو درد انگیز جنازے

روزِ عاشور کیفیتِ ملکہؑ ہاجر

میں نانی گئی ہاں روضے وِچ ہی ہک لحظہ نندر آ گئی
 میں درد انگیز ہک خواب ڈٹھائے ہے روح میڈی گھبرا گئی
 ڈٹھائے لہندا ویر کوں زین توں میں ہسی تھی کل ریش حنا گئی
 جیڑھی حالت ہی میڈے ویرن دی ہے میڈے جگر کوں کھا گئی

میں ڈٹھائے نانی خیمے وچ ہے لاش پئی اکبر دی
 میگوں ویر دے سینے وچ آہی ہک ظلم دی چیز نظر دی
 جیندا اتنا زخم شدید آہی ہمی ڈسن کنوں میں ڈردی
 شالا خواب میڈا اے غلط ہووے ہاں بیٹھی دعائیں کردی

میں ڈٹھائے اپنی امڑی کوں پئی ہے لاش اکبر تے آندی
 تھی گم اکھیاں دا نور گئیائے پئی آندی ہے اٹھدی بہندی
 میڈی بنری بھین اُج بنہہ پلوں بیٹھی روندی ہے نال سراندی
 شالا خیر ہووے میڈے اکبر دونھی رُکدی واس اکھیاں دی

دعا پاک

ہمشکل پیمبر کوچ کیتا کیتی امڑی پاک دعائے
 اے رب العزت تیڈے دین اُتوں کیتا پتر جوان فدائے
 ہنڑ جعفر دا سلطان آوے بہوں سکدی آل عبائے
 اساں ہر ہک درد قبول کیتائے ، ساڈے آکل درد مٹائے

جیندے حسن شباب دی ٹہنی تے ہئی پینگھ جوانی پیندی
 ہئی مس لہندے دا نت آ کے تظہیر طواف کریندی
 ارمان ہے امت ریش ایہا رہی خون دے نال رنگیندی
 توڑے ہنڑتاں بھین ایں ویرن دے خوشیاں دے سنون کریندی

جعفرؑ انہاں بھین بھرانوں دیاں کرے خوشیاں سینؑ دا جانی
 ڈیکھے ڈکھیا سہرے نال سچی چن ویرن دی پیشانی
 ڈیون آن مبارکاں کل خوشیاں اکبرؑ دی ڈیکھ جوانی
 گل لاوے بھین کون خوشیاں وچ میڈی سینؑ دا دُر نورانی

وسے جعفرؑ وطن تے دل آ کے اے امڑیؑ پاک اکبرؑ دی
 کرے شادی لعلؑ دی ما اُجڑی ودھے رونق سینؑ دے گھر دی
 خود بیچ سجاوے سینؑ میڈی خوش تھی کے نورِ نظر دی
 بدھے پلوں بھین علیؑ اکبر دی مٹے حسرت پاک جگر دی

جعفرؑ انہاں بھین بھرانواں دیاں خوشیاں دا موسم آوے
 میڈی سین دیاں پاک اُمیداں دا ہر پھل غنچہ مسکاوے
 پاوے سہرے بھین علیؑ اکبر کوں پلوں اکبرؑ آن بدھاوے
 ٹھرے دل کونین دی ملکہؑ دا انجہ اکبرؑ سچ بنڑ آوے

جعفرؑ ایں لعل دیاں ہنڑ خوشیاں ڈیکھے جگ تے لعل دی مائے
 جیکوں حسرت رہ گئی زندگی وچ نہ لعل کوں سہرے پائے
 بنڑے بنرا سینؑ دا لخت جگر کرے دکھیا سنون ادائے
 ڈیکھن آن بدھیندا خود پلوں ایں سینؑ کوں بھین بھرائے

جعفرؑ ایں چن علیؑ اکبر دے ہنڑ تھیون سگن جہاں تے
 ہمیشراں ڈیکھن نت خوشیاں ایندے پاک شباب دی چھاں تے
 آ سورہ نظر ہر بھین پڑھے ایندے سہریاں دیاں لڑیاں تے
 آوے حسنؑ دا جانی گھن ایندی بارات ولا وطنان تے

یا مولا کریمؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب شہزادہ علی اصغرؑ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

شب عاشور

آوے باہر جاں مچھلی پانی توں ہے تڑپن دے وِس لینی
منہ کھول ہے اوکھے ساہ گھندی جڈاں تڑپ تڑپ تھک ویندی
رہیا اصغرؑ تڑپدا پینگھے وِچ رہی لوری بھین سنڑیندی
ایہو منظر ویر علیؑ اصغر دا رہی ہر کوں بھین ڈکھیندی

کیویں لوری ڈیواں لعل تیکوں کیڑھے رنگ دے نال سمہانواں
تیکوں پیاس کنوں نہیں نندر آندی تیڈی کیویں پیاس بجانواں
میکوں علم ہے چن توں پیاسہ ہیں کتھوں پانی میں گھن آنواں
چاچے کوں اجازت نہیں ملدی تیڈا کیوں حال ڈکھانواں

تھیوی صدقے بھین انہاں درداں توں نہ نیر و ہا چن سمہہ پو
 توں رو رو کے اَج پھوپھیاں کوں نہ ڈھیر رُوا چن سمہہ پو
 نہ خشک زبان ڈکھا ویرن ، میکوں نہ ترپا چن سمہہ پو
 تیڈے جسم تے اصغر ہنجواں دا کراں میں چھنڑکا چن سمہہ پو

میڈا ویرن ہنڑ تاں پانی دی چا آس لہا توں سمہہ پو
 بیٹھی تھکیاں ڈے کے آہدی ہاں نہ پیاس جتا توں سمہہ پو
 ہنڑ اپنیاں پھوپھیاں مانواں دے نہ درد ودھا توں سمہہ پو
 ہک بے دو ڈہدن رو رو کے ڈوہیں بھین بھرا توں سمہہ پو

تیکوں لوری ڈیواں چن اصغر میڈے نال کھوار آلا ہاں
 نوہیں ڈیندا جواب توں کیوں اصغر میں آخر تیڈی ما ہاں
 جیڑھے پیاس کنوں مرجھا گئے ہن ایہے تے ہونٹ چما ہاں
 چماں چن اصغر ہک وار ذرا ول خشک زباں ڈکھلا ہاں

پا منہ وچ انگلیں بھین دیاں ہوئیں حسرت نال چوسیندا
 شاید توں خشک زباں اپنی ہیں بھین کوں ویر ڈکھیندا
 توں شاید کھول کے ہونٹ اصغرؑ ہوئیں آج پانی طلیندا
 کیوں رو رو کے میڈا چن اصغرؑ ہیں بھین دا جگر ازمیندا

جیویں نازک غنچہ موتیے دا ویندا دھپ جھل کے مرجھائے
 ایویں پھل ممتا دے گلشن دا گیا پیاس کنوں کملائے
 آ زردی گئی رُخساراں تے لگی جسم گرم ہوائے
 اے حالت اپنے کمسن دی رہے ڈہدے بھین بھرائے

میں توں ویر اصغرؑ دی پیاس نے ہے آج چاچا جام چوایا
 میں ہنجواں دا چھڑکا کر کے ہے چاچا ویر جگایا
 ہے موت نے پینگھا اصغرؑ دا آج آ کئی وار جھلایا
 نی لُحطے کیتے نندر آندی ہی کوشش نال سمہایا

ہے ہونٹ کھلیدیا رو رو کے ہسی تس مجبور کریندی
 ہن بند مٹھیں علیٰ اصغر دیاں اُنوں نبض وی ہے رُک ویندی
 جیویں بن پانی دے مچھلی ہے جند تڑپ تڑپ کے ڈیندی
 اے کھل کے تڑپ وی نہیں سنگدا ہی ایہا گالھ رُویندی

پینگھے دے کولھ میں اصغر کوں ہاں سڈ سڈ کے گھبرا گئی
 نسی اکھ بھالن دی طاقت رہی ہسی پیاس جگر کوں کھا گئی
 ونج بابے کوں ایندا حال ڈکھا ، ہے ڈر اصغر دی ما گئی
 ہر صورت ہنڑ منگواؤ پانی ہسی رُخ تے زردی چھا گئی

معصوم دے نازک چہرے تے ہے چھا گئی موت دی زردی
 امید صغیر دی زندگی دی نہمی چاچا مول نظر دی
 میں ہر اُمید لہا آئی ہاں ڈکھ حالت آج اصغر دی
 میکوں لوڑھ ہے ہک گھٹ پانی دانمھی ویر دی رات گزردی

کئی وار گئی ہاں میں پھوپھیاں دو ہن روندیاں درد ستائیاں
 گھن آس اصغر دی زندگی دی میں کولھ تہاڈے آئی ہاں
 کہیں سجن تے ہج ہے ڈھیر ہوندی اوہا ہج رکھ کے میں آئی ہاں
 ڈیو پانی ، ویر دے چہرے تے ہی موت دیاں زردیاں چھائیاں

میڈیاں لکھ لکھ عزتاں تھیندیاں ہن جڈاں و سدی ہم وطنان تے
 میں منگدی ہاں پانی اصغر دا میکوں ڈیو چا رب دے ناں تے
 میڈے ویر تے اوکھا وقت آ گئے دم آخری ہن ہونٹاں تے
 پیا خشک زبان پھریندا ہے میڈا ویر آج خشک لبان تے

میں نوں واریں ہر خیمے وچ خود چا مشکیزہ گیاں
 ونج کے عباس دے خیمے وچ مایوس میں ڈاڈھی تھیاں
 کل سینیں تیڈی پیاس تے ہن ارمان کریندیاں پیاں
 عباس دیاں دھیاں مشک تیڈی ہن چم چم روندیاں رہیاں

نمہی دل چاہندا تیکوں چھوڑ ونجاں انوں ڈیکھ کے ہاں گھبراندی
 میں لوری ڈیندی ہاں نندر کیتے تیکوں اصغر نندر نہیں آندی
 توں ہولے ہولے ساہ گھندائیں اے ڈیکھ کے ہاں گھبراندی
 میں ڈیکھ نہیں سنگدی چن اصغر اے حالت خشک ہونٹاں دی

ڈینہ چڑھسی تاں میں چن اصغر تیڈا پانی ضرور منگیساں
 میں ونج کے چاچے غازی دی ہر صورت منت کریساں
 جے مل گیا پانی اُجڑی کوں تیکوں اصغر آن پلیساں
 مجبور ہے اُج تیڈی بھین اصغر میکوں مار مکائے پردیساں

ہویں توں بہوں پیاسہ چن اصغر ناراض نہ ہوویں ماتے
 میڈا وس نہیں اصغر پانی تے ہن پہرے اُج دریا تے
 تیڈی حالت ڈیکھ کے چن اصغر نمہی کجھ سجھدا دنیا تے
 سرتاج کوں کیویں ونج آکھاں وقت اوکھائے بھین بھراتے

میں جسمم آندیاں کولھ تیڈے ہویں اکھیں لعل بھلیندا
منہ کھول کے اصغرؑ توں میکوں ہیں خشک زبان ڈکھیندا
گیائے ہر کوئی رُجھ وِچ درداں دے نمہی دل برداش کریندا
تیڈی پیاس اُتے میں ڈیکھ آئی ہاں کھڑائے غازی نیر وہیندا

میں کولھ تیڈے ہنڑ چن اصغرؑ نمہی شرم کنوں لنگھ آندی
توں پیاس کنوں ہیں تڑپاندا میڈی متا ہے تڑپاندا
ہے آخر ما دا دل اصغرؑ آ کھڑدی ہاں لعل سراندا
ہنی بے وسیاں اَنج امڑی دیاں ہے چھاگئی رات ڈکھاں دی

تیڈو حسرت بھریاں نظراں اَنج ہے امڑی پاک کریندی
ہے کھیر پلانوں دے بدلے تیڈے کیوں ہتھ پیر بنڑیندی
نمہی سمجھ آندی ہنڑ کیوں گالھوں ہے امڑی نیر وہیندی
تیکوں اَنج لوری دے بدلے کیوں لیسین ہے پڑھ سنڑویندی

کوئی ہے ایسا وچ دنیا دے لنگھ جو میدان اِچ آوے
 کرے نصرت آن کے وحدت دی توحید دا بھرم رکھاوے
 اسلام دی بڈدی بیڑی کوں آ ونجھ غیرت دا لاوے
 توحید تے اوکھا وقت آ گئے کوئی ہے جو آن بچاوے

توڑے کسمن ہاں میں حاضر ہاں اِج دین بچانوں کیتے
 چا معصومی دا سرمایا ہی حاضر آنوں کیتے
 لکھ جان ہے حاضر وحدت دے اِج بھرم رکھانوں کیتے
 وچ پینگھے دے بے چین پیاں میدان اِچ آنوں کیتے

خطبات میڈی خاموشی دے اسلام دا بھرم رکھیسن
 میڈے نازک گل دے چند قطرے وحدت دی لاج پلین
 ہک تیر دے زخم توں باطل دے اِج قصر یکے ہل ویسن
 توحید کوں مل معراج ویسی میڈا سر جاں طور تے چیسن

جڈاں هل من ناصر پینگھے وِچ سنیا پاک شبیر دے جائے
 آکھے گو کمسن ہاں پاک امڑی ہی غیرت نگر دا شاہے
 میڈا دل نہیں سہندا غربت دے ڈیوے ہوکے شاہ شہدائے
 میں مدد کریاں بابے دی نہ غریب حسین سڈائے

میں سمجھ گئی ہاں میڈا چن اصغر پیائیں کیوں کروٹ بدلیندا
 معلوم تھیندائے آج لعل تیکوں پیا ہے میدان سڈیندا
 توں سز دائیں ہوکے غربت دے نوہی دل برداش کریندا
 میڈا اصغر بھانویں امڑی دا ہویں توں آج ساتھ چھوڑیندا

میں سمجھ گئی ہاں توڑے کمسن ہیں اے عصمت دا شہزادہ
 عباس کنوں وی بابے دا تیکوں ہے احساس زیادہ
 تیڈی غیرت دے احساس کنوں ودھ حوصلہ گئے ممتا دا
 توں جاں ویسیں میدان دے وِچ ، ودھ مان ویسی آج ما دا

تیں کرنی ہے نصرت بابے دی میڈے کھیر دا نام ودھا کے
 تیں سرخرو کرناے امڑی کوں اَج وِچ میدان دے جا کے
 عبّاس توں صبر دی منزل وِچ تیں رکھناے قدم ودھا کے
 تیں ظلم دے تیر کوں جھلناں ہے میڈا اصغر اَج مسکا کے

بے شیر دی پیاس بے آس کیتا رُنی بے وس سین دی جائی
 آکھے چن اصغر تیڈی پیاس اُتوں قربان کیتا ہم بھائی
 توں بچ پونویں اے لعل میڈا ہویں ویر دی پاک کمائی
 ہنڑ ڈیکھ نہیں سنگدی پیاس تیڈی ہل لُحظہ موت ستائی

اصغر جے جوانی چڑھ پوندا اکبر توں حسین سوا ہا
 اے وی ہمشکل پیغمبر ہا اے ساگی حبیب خدا ہا
 اے لعل شباب تے جے آندا بالکل عبّاس نما ہا
 سجاد کنوں وی بہوں نازک اے سین دا پاک بھرا ہا

اَج ميکوں سخت ضرورت ہے ميکوں اصغر لعل ولا ڈے
 نمہی مقصد دی تکميل تھيندى وچوں پينگھے دے چن چا ڈے
 ميں وخنائے رب دے دشمنان وچ ميکوں چن اصغر سنورا ڈے
 ايس کسن کوں توں جوڑ بناں ميکوں قاسم وانگ سجا ڈے

ميں راضى ہاں سرتاج ميڈا ميں توں اپنا لعل ولا گھن
 اصغر تاں امانت ہے تيڈى اَج اپنا مال ولا گھن
 ميڈا کوئی دعوى ايس گھرتے نہيں ہر شے لچپال ولا گھن
 جے ميں توں گھندے ہو چن اصغر دختر وى نال ولا گھن

سرتاج کنير ميں ہاں تيڈى تہوں شکوہ کرن بجا نہيں
 اولاد تاں ہوندى ہے ہک سازگا انجہ سانگے بھنن روا نہيں
 ميں سين دي نونہہ سڈوايا ہے ميڈے سارے مان ودھا نہيں
 ايس گھر دے نال جو ہم دعوى ، ہر دعوى آپ مکا نہيں

ہر ما دے دل وچ جو ہوندن آج او ارمان مٹا گھن
 نا ممکن ہے تکمیل مگر کجھ سنون کر آپ ادا گھن
 میڈیاں نتاں پوریاں تھی ویسن کجھ رسماں آپ نبھا گھن
 اینکوں مہندی لیسے امت شقی اینکوں آخری وار سجا گھن

اینڈے سنون سگن دا زندگی بھر ارمان نہ دل وچ راہوے
 آکھو معصومہ کوں ویر اپنا آج ہتھیاں نال سجاوے
 توڑے کجھ ارمان تاں نکل ویسن کئی رسماں آن نبھاوے
 آج بنرا سمجھ کے اصغر کوں ایندا پلوں بدھن تاں آوے

میکیوں وچ میدان دے وچن ڈیو کر ڈیساں جگ حیرانے
 حق باطل دا کر فرق ڈیساں ذرا آنون ڈیو میدانے
 میں جیکر ہور نہ پھر سنگساں کر ڈیساں چند قربانے
 ودا ہر کوئی آکھسی حشر تائیں واہ کیتی جنگ نادانے

توں وِچ میدان دے ویندا پیس رُخسار میکوں چھوئی وِچ
 توں ویر ہیں میڈے حصے دا میں توں پیار توڑے کروائی وِچ
 اکبر دی بھین دے وانگ تیکوں میں آہدی ہاں آس بدھائی وِچ
 ہوندا وطن تاں تیکوں آکھاں ہا اتھاں نقش قدم دے لائی وِچ

بیمار بھرا ہئی غش دے وِچ اونکوں آخری گل تاں لاگھن
 جیڑھے پیاس کنوں ہن خشک اصغر ایہے تے لب چھوگھن
 بیا بنری بھین توں چن اصغر ہک واریں پیار کراگھن
 میں چاہندی ہاں عون دی امڑی توں میڈا کمسن لعل دعاگھن

اے گوہر کنز شرافت دا چند جنگ دے ہن آداب
 توں کمسن ہے اُنوں نوں لکھ ہن اے عصمت دا مہتاب
 خود اصغر نے اے بابے کوں ڈتا جرأت نال جواب
 میڈی ڈکھ کے جنگ معصومی دی تھسی جیران شاب

اے غنچہ باغ نزاکت دا صحرا دی گرم ہوا ہے
 ہک باد خزاں دے جھولے ہن بیا ڈاڈھی سخت فضا ہے
 میدان دے پاسے ونجن کیتے دس میڈی کیا منشا ہے
 ہنڑ ظلم ہے عین عروج اُتے متاں لعل ونجیں گھبرا ہے

آؤ بیویو ڈیکھو لعل میڈا پیائے وچ میدان دے ویندا
 کیوں جو بول نہیں سنگدا آج کمسن کھڑائے تے ہونٹ ہلیندا
 ہے مستورات تے حسرت دی کھڑا آخری نظر کریندا
 آج آخری کرن سلام آیائے کھڑائے تہوں معصوم سڈیندا

ہتھ رکھ کے پتر دے متھے تے کیتی حسرت خیز کلام
 کرو کل سینیں منظور تساں ایندا آخری پاک سلام
 میڈا چن آہدائے میں نہیں ولناں میڈا آخری ہے پیغام
 میڈے بعد نہ رووے کوئی بی بی چا کے اصغر دا نام

بریگانی کُف دی ہاں اصغرؑ میں تے کوئی الزام نہ لاوے
 میڈی زندگی وِچ کوئی تیر اصغرؑ نہ سینؑ دے پتر دو آوے
 گل اپنا پیش کریں جے کر کوئی ظالم تیر چلاوے
 ہوندائے فخر دے قابل او پچڑا جیڑھا کھیر دی لاج رکھاوے

سادانیاں دے ایں زُمرے وِچ امری دا نام ودھانویں
 تیکوں کافی ہے ہک تیر اصغرؑ ایں گالھ توں نہ گھبرانویں
 اوں ہکے تیر توں لعل میڈا توں سینؑ دا لعل بچانویں
 ہک تیر جتی توں کر نصرت میڈے کھیر دی لاج رکھاویں

پچھ میں توں بابا اصغرؑ دا کیویں ہن معصوم چویندے
 وِچ خطرے دے ہن بال اپنے چا سینے نال لویندے
 ہووے گرم ہوا تاں چادر وِچ چا ہن معصوم لکیندے
 بالاں دے گرم ہوائیں توں ہن نازک تن زخمیندے

قرآن نہیں پر اے ناطق اللہ دا پاک کلام
 تہوں گھن آیاں میدان دے وچج ہی کرنی حجت تمام
 اے ڈیون گواہی آیا ہے میڈا بابا پاک امام
 ایندی ذات توں جان فدا کرنا ایہو اصلی دین اسلام

جیکوں پئے قرآن سمجھدے ہو ہے اے مصحف ممتا دا
 ایندے رُخ دی تلاوت شیوہ ہے آج تائیں کل آلِ عبا دا
 ہے حجت تمام آج کرن آیا اے موتی بل احیا دا
 بے عیب گواہ ہنٹر گھن آیاں اتھاں آخری دین اللہ دا

معصوم ہوندن پھل عصمت دے صرف ہوندن پیار دے ڈا دے
 ہے عزت کریندا بالاں دی ہوندا جو صاحب اولادے
 دشمن دے بال وی نہیں ہوندے دنیا تے لائق جفا دے
 میکوں اصغر جوگا پانی ڈیو تساں لوگو نام خدا دے

تھاڈیاں وہندیاں کندھیاں توں جیکر سیراب آج اصغر تھسی
 کوئی پانی ڈھیر نہ خرچ تھسی اے گھٹ پانی دا پسی
 کیا فرق آسی دریاں وچ ایندی جیکر پیاس بجھسی
 جے ترس کریسو کمسن تے احسان ایہو سمجھسی

منہ کر میدان دو شاہ آکھے پئے بیکس کوں ازماؤ
 تھاڈی نظر دے وچ میں دشمن ہاں تساں بے شک ظلم وساؤ
 ہے بے تقصیر صغیر میڈا احسان ایہو چا لاؤ
 ہک گھٹ پانی دا آپ تساں معصوم کوں آن پلاؤ

والدہ پاک کے احساسات

پیا جنیں تے تیر چلیدا ہیں اے نازک جگر ہے ما دا
 میڈے لخت جگر دے وزن کنوں ہے تیر دا وزن زیادہ
 ایندیاں منتاں ڈھیر میں ڈیونیاں ہن کر ظالم خوف خدا دا
 اے ڈھیر نفیس ہے غنچیاں توں ملعون توں بدل ارادہ

بالاں دا حلق تاں کھیر بناں کجھ نہیں برداش کریندا
 ذرا اپنے تیر دو ڈیکھ تاں سہی پیاں کیدا ستم وسیندا
 ہے کتنا نازک لعل میڈا اے گالھ وی نہیں سمجھیندا
 ہاوی تیز ہوا دا ہک جھونکا ایندے بدن کوں چا زخمیندا

ترٹ پووی تیر کمان شقی پیا کیدا ظلم وسیندائیں
 قرآن دے آخری پارے تے پیا ظلم دا تیر چلیندائیں
 کجھ خوف تاں کر پردیس دے وچ پیا ممتا کوں ازمیندائیں
 ایندی زندگی وچ جیندی زندگی ہے اوندی زندگی کیوں اُجڑیندائیں

پیو پتر دی آپس وچ ظالم ذرا پیار دی ڈیکھ ادا توں
 ڈوہیں ہک بے دا ہن منہ چمدے نہ اے جہیں راند ونجا توں
 پیو پتر سدا ایویں مسکانوں ، نہ ظلم دے لوڑھ وسا توں
 مظلوم دے مسکن دے لمحے نہ وینڑاں وچ بدلا توں

ذرا تیر دا وزن توں ڈکھ شقی انوں نازک گل اصغر دا
 ایہو جہیں معصوم تے کوئی ظالم انجہ ظلم روا نہیں کردا
 ہے پھلاں توں وی بہوں نازک سرمایہ سین دے گھر دا
 ذرا دس ظالم تیکوں کیا ملسی انعام صغیر دے سر دا

تیڈے ہتھ کیا آسی آج ظالم معصوم تے تیر چلا کے
 بدبخت دسا تیکوں کیا ملسی جھولی دی راند ونجا کے
 تیکوں شاید مل انعام ویسی دل ممتا دا ازما کے
 کیوں دل ویساں میں وطن اُتے ایندا خالی پینگھا چا کے

جے غور دے نال توں ڈیکھیں ہا معصوم دے رخ دی زردی
 تیکوں ممتا دی ہر مجبوری اوندے رخ تے صاف نظر دی
 کہیں صاحب اولاد کوں نہیں ٹھہندی ملعون اے جہیں بے دردی
 ذرا کھیر آلودہ ڈکھ تاں سہی رت و ہندی توں اصغر دی

ہوندائے موسم اے جیہاں بچپن دا ہر شے کوں پیار ہے آندا
 جیڈا پتھر دل انسان ہووے ہوندا نہیں دشمن بالاں دا
 نوہی ترس کیتا معصوم اُتے اے نہیں دستور جہاں دا
 جیکوں مار کے پھل کھرائیں خوش تھیندا ہوی جگ ممتا دے ہاں دا

حرملہ ملعون کا بیان

توں آہدائیں ظالم تیر چلا پیا عرشِ قدیر وی کنبدائے
 چھک تیر کوں جسدِ ڈیندا ہاں میڈا اپنا سریر وی کنبدائے
 مظلوم دے کنبدے ہتھاں تے معصوم صغیر وی کنبدائے
 معلوم تھیندائے ایندے بچپن تے میڈے ظلم دا تیر وی کنبدائے

رکھ تیر کمان دی زہ دے وِج جڈاں تیر کوں میں چھک ڈینداں
 ہن کٹھے تیر ہاں گل ڈسدے میں جس دم شست جمینداں
 ہن خیمے سارے ہل ویندے جڈاں زور کمان تے لینداں
 چھٹ حوصلہ ویندائے جنیں ویلے معصوم تے نظر کرینداں

ہک وین ستر پندائے نیمیاں توں نہ ظالم ظلم و ساء توں
 بے رحمی نال نہ آج میڈی لوری دی راند و نجا توں
 اے رونق ہے میڈی جھولی دی ایندے قتل کنوں ہتھ چا توں
 اے صدمہ قسم علیٰ اصغر دی نہ پچ سنگسی ممتا توں

شہادت

جڈاں ظالم مصحف ناطق وچ لکھی خود آیت تطہیرے
 نہ زیر زبر وچ فرق آیا کیتی انجہ جڑ کے تحریرے
 لڑھی سرخ سیاہی مصحف توں گھن خون دی مثل لکیرے
 بیٹھی کئی واریں دروازے تے قرآن دی ہر تفسیرے

تقدیس دے نازک غنچے کوں لگے جھونکے بادِ صبا دے
 انہاں جھونکیاں وچ انجہ تیزی ہئی ڈٹھے قطرے عطر حنا دے
 ڈٹھے کلیاں چمن دے گوشے توں گستاخ انداز ہوا دے
 لڑھی شبنم درد دی اکھیاں توں ڈکھ جھولی پا ممتا دے

ترٹیا تارا ما دی قسمت دا بنڑ غربت دی تفسیرے
 کنبے ہتھ مظلوم دے جاں ڈٹھی اوندے گل تے سرخ لکیرے
 تھی روشنی دا رخ سرخ گیا ڈٹھا سین دا بدر منیرے
 او سرخی سین دے چن تے پی بنڑیا غربت دی تصویرے

جڈاں بادِ صبا دیاں جھونکیاں وچ آیا گل معصوم علی دا
 کنب ارض و سما دے محور گئے بل جگر گیا امڑی دا
 ڈٹھی زردی لعل دے چہرے تے ودھیا گل توں رنگ سرخی دا
 آکھے صدقہ رب منظور کرے بچ پوے پتر نبی دا

معصوم دا کھیر آلودہ خون ڈٹھا جسدِ پاک شبیرے
 صابر سردار دیاں اکھیاں توں لڑھے بے وس غم دے نیرے
 انوں کھول کے باہیں اصغر نے کیتی رو رو اے تقریرے
 پیغام بھجاہے دکھیا دو ہاوی گل لیندا چن ویرے

مابوس تھیائے شاہ امت توں معصوم کوں چا کے روندائے
 معصوم دے خون دا ہر قطرہ چہرے تے سجا کے روندائے
 منہ پتر دا ڈہدائے جھک جھک کے خود کمر جھکا کے روندائے
 کن پتر دے ہاں تے لیندا ہے ہتھ نبض تے لا کے روندائے

چھوٹی جہیں لاش نظردی ہے مظلوم دیاں ہتھاں تے
 ہتھ سرخ نظردن خون کنوں الحمد ہے پاک زباں تے
 چائی آندن اپنے کمسن کوں آج پاک عبا دی چھاں تے
 کچھ قطرے کھیر حنائی دے ہن کمسن دے ہونٹاں تے

آندا ٹردے وقت سوچیندا ہے کیویں میں خیمے وچ ویساں
 معصوم دی حالت ونج کے میں ایندی ما کوں کیا ڈکھلیساں
 ہامی پانی پلانوں چا آیا کیویں لاش اے واپس ڈیساں
 ایندی کمسن بھین توں گل دا اے کیویں گہرا زخم لکیساں

میکوں شرم آندائے ایندی امڑی کوں کیویں ونج کے لعل ڈکھیاں
 جیویں پانی امت پلایا ہس اُوندا کیویں حال سنڑیاں
 چا لعل کوں روسی جھولی وِچ اونکوں کیویں دلاسہ ڈیاں
 ایندی محرومی دا سینیں وِچ ونج کیڑھا عذر بنڑیاں

خیام میں واپسی

میں ڈکھ آئی ہاں دروازے توں پیا آندائے سین دا جایا
 ہسی لاش ہتھیاں تے اصغر دی ہسی اکھیاں ساون لایا
 ہر ڈو قدماں تے رُک ویندائے ہسی دل ڈاڈھا گھبرایا
 نہیں سمجھ آندی کیس گالھ کنوں ہس چہرے رنگ بدلایا

ہس خون اصغر دا چہرے تے ہے قدم اجھک کے چنیدا
 ہک واریں ڈہدائے مقتل دو ہے رو رو کے بڈ ویندا
 اصغر دے رُخ توں کہیں ویلے ہے چادر آپ ہٹیندا
 اوندے چھوٹے چھوٹے ہتھ رو رو ہے کھڑا اکھیاں تے لیندا

توں ول آ خیمے سین دا چن کہیں گالھ توں نہ شرما توں
 میکوں اصغر دا ارمان نہیں نہ در تے نیر وہا توں
 میڈا اصغر تیڈا صدقہ ہا کیوں روندائیں شرم حیا توں
 تیڈیاں ہنجواں دا نہیں مل اصغر ہنڑ خیمے وچ لنگھ آ توں

کھڑائیں نیر وہندا کیوں در تے اَج پتر صغیر کوں چا کے
 میں جانڑدی ہاں جیویں اصغر کوں آیاں پانی توں پلوا کے
 نہیں اصغر مل ہک آنسو دا کیوں روندائیں کمر جھکا کے
 میں لکھ کھٹیاے توں بچ پونویں نہ در تے کھڑ شرما کے

سرتاج ڈکھی دا نہ شرما میں تیڈی رضا تے چپ ہاں
 میں اپنے سہاگ دے صدقے وچ آغوش لٹاتے چپ ہاں
 کل باغ میں اپنی ممتا دا ویران کراتے چپ ہاں
 آ ڈے اصغر اینکوں میں تیڈا اَج صدقہ گنڑا تے چپ ہاں

اگوں سارے فدک دے غاصب ہن کیتا میں جس وقت سوالِ
ولیائے خالی وانگوں ڈاڈی دے مخدومہ سین دا لعل
اُتھاں پاسہ زخمی ہویا ہا ، اَج ایں میدان وچالے
گل زخمی ہوئیائے اصغر دا امت دے جواب دے نالے

معصومہ سین پاک کے تاثرات

تساں بابا اصغر ڈیو میکوں میڈا ویرن جی کے آیائے
ہمی شکر کریندی خالق دا سیراب اے تھی کے آیائے
ہسی بہوں سوہنٹریں ہنٹرنندر آگئی کیوں جو پانی پی کے آیائے
نہیں سمجھ آندی اَج کیوں اصغر رت نال رنگی کے آیائے

نمھی سمجھ آندی ایڈی گرمی وچ کیوں کمسن لعل اے سمہہ گئے
بجھ پیاس گئی ہس ہنٹر شاید اَج جلدی نال اے سمہہ گئے
تکھے نندر ہے آندی بالاں کوں تکھے تہوں لچپال اے سمہہ گئے
ہا جاگیا ہویا تہوں جلدی میڈا بخت اقبال اے سمہہ گئے

میں ویر کوں اپنے ہتھوں تے آرام دے نال ہنٹر چسپاں
 نہ تھیسے بے آرام انجہ میں پینگھے وچ آپ سمہیساں
 بہوں اوکھیں ویر کوں نندر آئی ہم میں پینگھا آپ جھولیاں
 مصروف ہن سارے رونون وچ میں لوری ویر کوں ڈیساں

رب جانڑے میڈا ویر آج کیوں با بے دے ہتھوں تے چپ ہے
 توڑے جاری گل توں خون ہسی آج ول وی زباں تے چپ ہے
 ہے مل گیا پانی تہوں شاید آج خشک لبان تے چپ ہے
 رب جانڑے طاری آج یکدم کیوں کون و مکاں تے چپ ہے

آ بھین دے کولھوں چن اصغر تیکوں نال آرام دے چانواں
 توں پانی پی کے آیا ہیں تیکوں پینگھے آپ سمہانواں
 بہوں جلدی کر توں نندر گیاں کیا لوری ویر سزہ انواں
 نمہی سمجھ آندی کیوں کولھ تیڈے ہن روندیاں پھوپھیاں مانواں

شالا ہووی خیر دی نندر اصغرؑ توں ہیں آسرا بھین ڈکھی دا
 تیڈے آسرے تے میں کٹناں ہے کل وقت اپنی زندگی دا
 جڈاں لعل جوانی چڑھ پوسیں آ ویسم وقت خوشی دا
 میں آپ کریساں چن اصغرؑ ہر سنون تیڈی شادی دا

میکوں دَس اصغرؑ کل سجن تیکوں کیوں ڈکھ کے نیر وہیندن
 میں لوری ڈیندی ہاں ہر کہیں دے اَج کیوں آنسو ودھ ویندن
 بیٹھی روندی ہے بنریؑ بھین تیڈی کیوں سارے وین کریندن
 تیڈے سمہن دے اے انداز تیڈی ہم شیر دا جگر ہلیندن

میں سمجھیا ہا تیکوں اَج بابا گئے وچ میدان دے چا کے
 میدان کنوں ول آئے ہن تیکوں پانی ویر پلا کے
 کیا خبر ہامی تیکوں اَج بابا آیائے خون دے نال رنگا کے
 میں ڈکھ نہیں سنگدی ایں رنگ دی آیائیں حالت ویر بنڑا کے

بالاں کوں پانی ایں رنگ دا نہیں کوئی انسان پلیندا
 جیڑھی تیڈے گل دی حالت ہے نہیں کوئی برداش کریندا
 معصوم ہوندن پھل ممتا دے نہیں کوئی انجہ ظلم وسیندا
 ہا کے جیہاں جگر اوں ظالم دا رہیائے جو اے حال بنڑیندا

کیوں چپ ہیں میڈا چن اصغر ہے تھی گئی دیر زیادہ
 سے ہول اٹھیدن دل دے وچ آج ڈیکھ کے حالت ما دی
 توں اتنی دیر تاں چن ویرن ناہویں نندر کرن دا عادی
 انجہ رنگت کیوں تبدیل تھی ہے تیڈی اصغر پاک ردا دی

والدہ پاک کے تاثرات

تیڈے گھر دے نال جو ہا رشتہ سرتاج مکائی بیٹھی ہاں
 آج اپنے پیار دے میت کوں تقدیر بنڑائی بیٹھی ہاں
 اولاد دے سانگے ہن سانگے کل سانگے ودھائی بیٹھی ہاں
 پچ پووے معصومہ باقی اے ہک سانگا بچائی بیٹھی ہاں

اَج لاش میں اپنے کسن دی ہاں جھولی پائی بیٹھی
 ممتا دے جنازے کوں آقا ہاں نال ہاں لائی بیٹھی
 گو رونق اپنی جھولی دی بن وِچ ہاں لٹائی بیٹھی
 ہاں میں پر درد رنڈپے دا تابوت سجائی بیٹھی

میں دھی امراء القیس دی ہاں تے حجاز دی ہاں شہزادی
 میں دُوشاہیاں دے بخت دے وِچ رہیاں راج کرن دی عادی
 انہاں چوں ٹبیاں دے وِچ آ کے گئی ہے غربت ویڑھ زیادہ
 میگوں سڈن ڈے رشتہ دار اپنے من عرض اصغر دی ما دی

ڈے اذن اصغر دی امڑی کوں وس لگدے چارے لاوے
 گھل خط اصغر دے مامے دو تیڈی مدد کیتے سڈواوے
 کل گھن کے قبیلہ کنڈی کوں تیڈی مدد دے واسطے آوے
 ہمی سرتوں سہاگ دی چھاں ڈھلدی میڈا آن سہاگ بچاوے

میڈی اوکھیں سوکھیں نبھ ویسی ویساں دھپ تے وقت نبھائے
 ہی چنتا میڈیاں بھینیں دا ، ہنڑ نہیں محفوظ رداے
 آج جیکر نانکے اصغر دے تیڈی مدد دے کیتے آئے
 پنج ویسنی پردے بھینیں دے ویسی شام نہ عون دی مائے

تدفین

میکوں چا ڈیوچن وچوں پینگھے دے میں وچ میدان دے وینداں
 میں اپنے ہتھیں اصغر دی ونج سوہنڑیں قبر بنڑینداں
 ہن غلط ارادے امت دے اینکوں چھپ کے دفن کرینداں
 نانے دی امت توں مامتا دی ایں دولت کوں بچوینداں

میڈے کمسن لعل کوں دنیا تے پینگھا تاں راس نہیں آیا
 متاں قبر اینکوں آ راس ونجے ہی امت دے ظلم رُوایا
 اینکوں قبر وی کوئی نہ پچن ڈیسی ہے بہوں بدبخت رعایا
 تہوں چھپ کے آج دفنانوناں ہم اے ممتا دا سرمایا

ہک پاسے فوج توں تھی بیکس بیٹھائے کلہیں نیر ویندا
 ڈہدائے بند اکھیاں علیٰ اصغر دیاں کجھ سوچ کے ہے بڈ ویندا
 وِچ زلفاں دے نال حسرت دے بیٹھائے انگلیں سید پھریندا
 تلوار دے نال زمین اُتے بیٹھائے قبر دے نقش بنڑیندا

تلوار کوں رو رو آہدا ہے میکوں لعل دی قبر بنڑا ڈے
 میں لاشاں چنیدیں تھک پیا ہاں میکوں آج کسمن دفنا ڈے
 کر ایسی قبر تیار ایندی اوکوں پینگھے مثل سجا ڈے
 ایڈی سوہڑیں قبر بنڑا اینکوں ما دی آغوش بھلا ڈے

ہے کھٹنی قبر تہوں اصغر کوں اُتے ریت دے سید سمہیندائے
 محسوس کریندائے تپش جڈاں ول پتر کوں فوراً چنیدائے
 وِچ قبر دے رکھ کے اصغر دے بیٹھا ہتھ تے پیر بنڑیندائے
 چم نازک ہونٹ علیٰ اصغر دے تلقین بیٹھا سنڑ ویندائے

وچ قبر دے رکھ کے اصغرؑ کوں بیٹھائے سیدؑ نیر ویندا
 پیراں دے پاسوں رو رو کے ہے بیٹھا خاک گھریندا
 ہے خاک سٹن بھل ویندا ، جاں ہے رُخ تے نظر کریندا
 کیویں خاک ڈیواں ایں چہرے تے اے آکھ کے ہے بڈ ویندا

وچ قبر دے جسم اصغرؑ کوں مظلومؑ نے آپ سمہایا
 کیتا رُخ اصغرؑ دا کعبے دو بہوں رُناں سینؑ دا جایا
 کجھ خون آلودہ کھیر آہی لڑھ دہن صغیرؑ توں آیا
 آکھے اے غربت دا منظر وی میکیوں ہے تقدیر ڈکھایا

تھیا فارغ جسم سینؑ دا چن علیؑ اصغرؑ کوں دفنا کے
 رہیا روندا کافی دیر تائیں شاہ گل تربت کوں لا کے
 آکھے پورا فرض میں کر چھوڑیائے تیڈی اصغرؑ قبر بنڑا کے
 شالا ایہا قبر تاں پتچ پووی ہمی کیتا دفن چھپا کے

چھوٹی جہیں قبر بنڑا سید بیٹھا بن وچ نیر وھاوے
 آکھے شالا قبر نصیب ہووی تیکوں کوئی نہ آن جگاوے
 تیڈا بابا کیویں غربت وچ میڈی سوہنڑیں قبر بنڑاوے
 تیڈے ٹرن دا صدمہ امری کون نہ ول تقدیر ڈکھاوے

بیٹھا ڈھدائے تربت اصغر دی مظلوم آج نال حسرت دے
 آکھے جھولی سمجھ کے امری دی سمہ لعل توں وچ تربت دے
 یا پنگھا اینکوں سمجھ گھنیں آ وقت گئیں غربت دے
 نمہی سوہنڑیں قبر بنڑا سنگیا ہن لیکھ عجب قسمت دے

اصغر ہے شریعت دا مسئلہ تیڈا بابا آج کن جاوے
 کوئی پیو وی پتر دے لاشے کوں نہ قبر اچ آپ لہاوے
 ٹر اکبر تے عباس گئیں میڈی مدد کوں کیڑھا آوے
 دس کون سمہا کے تربت وچ تلقین تیکوں سنواوے

دُسیا آن کے دائی پچے ظالم اَج نواں ظلم وسیندن
 چا کے قرآن اَج اصغرُ دی ودے ظالم قبر گولیندن
 اصغرُ دی مزار دے چوگردوں صلوات سلام بھچیندن
 رب جانڑے ظلم دی کیا ظالم نویں تدبیر سوچیندن

اصغرُ دی لاش کوں جنیں ویلے ملیا معراج ڈکھاں دا
 ممتا دا گلشن طوبیٰ دی ہک شاخ تے نظر ہا آندا
 ڈٹھا خون دوبارہ اصغرُ دا کراٹ آیا حرماں دا
 اے منظر ڈیکھ کے غازی دا رہیا بدن کنبارے کھاندا

معصوم کوں چا کے ہک ظالم جڈاں سامنے بیٹھا آ کے
 وِچ جھولی دے علیٰ اصغر دے بیٹھا خود ہتھ پیر بنڑا کے
 بیٹھا زخمی گل تے پیار کرے ممتا دا جگر ہلا کے
 ہلیا عرش جاں نال بھرانواں دے ٹریا قد معصوم رلا کے

ملعونِ ازل میڈے کمن کوں ہنڑ گرم زمین توں چا گھن
 بے ظلم کرن تے جڑ گیا ہیں اینکوں چھاں تے آپ سمہا گھن
 بیشک توں کڑے علیٰ اصغر دے ہتھاں توں آپ لہا گھن
 ایندے جسم کوں نہ تکلیف ڈیویں کر ظلم دی رسم ادا گھن

معصوم کوں چا کے جھولی وِچ بیٹھا ظالم ظلم وساوے
 خود ڈہدیں پھوپھیاں مانواں دے بیٹھا ہتھ اکھیاں تے لاوے
 معصوم دے زیور خود ظالم بیٹھا ظلم دے نال لہاوے
 مچ نیمیاں وِچ کہرام گیا ، کوئی غازی کوں سڈ آوے

بالاں دے زیور جائز نہیں بے دردی نال لہانوں
 نہیں ہوندا مناسب او زیور ول مانواں کوں ڈکھلانوں
 رہی لاش لٹیندی اصغر دی لگا عرش ہلاوے کھانوں
 لب امریٰ دے خاموش رہے چا اکھیاں لائے ساون

انہاں خون آلودہ زیوراں کوں رہیا ظالم آپ لہیندا
 معصوم دا ہر ہک زیور خود رہیا فوجیاں کوں ڈکھلیندا
 کڑے چا اصغر دیاں گسٹیاں دے رہیا داداں طلب کریندا
 پلے بدھ کے زیور اصغر دے رہیا فخر دے نال ڈسیندا

وداعِ مقتل

اے بادِ صبا چل آہستہ میڈا نور نظر آج سمہ گئے
 توڑے اصغر ڈاڈھا پیاسہ ہا چپ کر کے مگر آج سمہ گئے
 ہا جاگیا ہويا کئی ڈینہ دا بے خوف و خطر آج سمہ گئے
 ایں بلدی ریت کوں شاید اپنا او سمجھ کے گھر آج سمہ گئے

اگے لوری میڈی سنڑدا ہا تاں نندر ہئی اینکوں آندی
 آج سمہ گئے گرم زمین اُتے ایں گالھ توں ہاں گھبرانندی
 اگے پینگھے وچ وی گرمی کوں ایندی ناہی طبعیت سہندی
 آج گرم زمین تے سمہ گیا ہے ہر گالھ بھلا ڈکھیاں دی

میڈی مجبوری توں واقف ہا ہے جانڑدا ڈکھ پیو ما دے
 ترائے راتیں تے ترائے ڈینہ ڈٹھن ڈکھ ایں معصوم زیادے
 تہوں نال آرام دے آج سمہ گئے نال اپنے پاک بھرا دے
 ایں رنگ دے نال ہے آج ستا ڈکھ ودھ گئے ہن ممتا دے

ہر رات کول اصغر کئی واری پنگھے وچ جھاتیاں پیساں
 تیکوں ستا سمجھ کے پنگھے وچ تیڈا پنگھا روز جھولیاں
 ایں ممتا دی بے چینی وچ تیکوں لوریاں لعل سزیاں
 تیڈے ملن دی حسرت گھن اصغر میں ٹر دنیا توں ویساں

اے راند ڈکھی دی لوری دی تیکوں ما ہر آن گولیاں
 پئے رنگ رنگ دے اتھاں پھل کھلسن تیڈا رنگ نہ کوئی اپنیسی
 تیڈے کھیر دا ویلا جاں تھیبسی میڈی ممتا وین کرلیسی
 تیڈی ہک ہک گالھ کول بہہ روساں میکوں کون دلا سے ڈیسی

وِچ خواب دے تیکوں چن اصغرؑ میں ہردم لوری ڈیساں
 تیڈے چولے رکھ کے پینگھے وِچ میں پینگھا روز جھولیاں
 میں راہساں بے تائیں شام دے وِچ تیڈی فرضی قبر بنڑیاں
 اوں قبر دے سانگے چن اصغرؑ جھٹ زندگی دے گزریاں

تیڈے کھیر دا ویلھا چن اصغرؑ میکوں نندروں آن جگیسی
 ہتھ آسے پاسے مار ڈُکھی تیکوں سُنیں لعل گولیسی
 ایویں بے خبری وِچ چن اصغرؑ تیکوں ما مجبور سڈیسی
 دَس سمہہ کے میڈی جھولی وِچ میکوں کون انجہ پیار کریسی

جیویں ڈُٹھا ہامی ٹرن ویلے میڈے دل تے نقش کھڑا ہے
 اوں وقت دے لعل تصور وِچ میڈی روندی نت ممتا ہے
 تیڈی خشک زباں جڈاں یاد آسی تھی ویسی درد سوا ہے
 میکوں وِچ درداں دے چھوڑ اصغرؑ کیوں کر گیا ہیں تنہا ہے

جل شام توں اصغر نال میڈے تیکوں ہاں دے نال میں لاناواں
 کیویں خالی جھولی گھن اصغر میں شام دے پاسے جاناواں
 مایوس نہ کر توں امری کوں تیکوں وچ جھولی دے پاناواں
 چن نال ہمیشہ پتراں دے ہن سوہنڑیاں لگدیاں مانواں

ما پتر اساں ڈوہیں رل مل کے اے اوکھے سفر کریسوں
 پندھ جیڈے اوکھے ہوسن چن ڈوہیں رل کے لعل نبھیسوں
 ہک بے دی آس تے لعل اساں جھٹ زندگی دے گزریسوں
 اساں ما دھی ڈوہیں رل مل کے تیکوں مونجھا رہن نہ ڈیسوں

توں نال ہوسیں تاں کجھ میڈا ڈکھ بیوگی دا گھٹ ویسی
 تیڈے نال میڈا انہاں سفراں وچ کچھ وقت چنگا کٹ ویسی
 جے نال نہ ہوسیں توں اصغر دل جیون توں ہٹ ویسی
 جڈاں یاد آسیں زندان دے وچ میڈا جگر اُتھاں پھٹ ویسی

معصومہ بھین وی سفران وِچ تیڈے سارے ناز منیسی
 بہہ وِچ زندان دے بھین تیکوں خود لوری آپ سنڑیسی
 تیکوں بیوہ امڑی پا جھولی ڈے لوری آپ سمہیسی
 جے نال نہ ہوئیں توں اصغر کیویں اُجڑی وقت نبھسی

شام سے واپسی پر ماما کے تاثرات

میکوں ڈس اے میڈا چن پچرا میں وطن وِچن دی رہی ہاں
 تیڈے درداں کوں نہ بھل سنگیم توڑے وِچ دربار دے گئی ہاں
 جیندی سنگت وِچ ہامی شام گئی اونکوں شام دن کر آئی ہاں
 میڈے کل دعوے تھی ختم گئے تہوں نیر وہیندی پئی ہاں

تیڈی ہر شے سونپ کے امت کوں مایوس تھی ہاں اے لعلے
 شبیر دے گھر دی وارث ہم تقدیر بنڑائے اے حالے
 تیڈا ہک چولا میڈی زندگی ہے ودی چمساں میں ہر حالے
 ہم دید جاں پوندی سرخی تے کھل ویندم سر دے والے

میڈے نازک بدن تے چن اصغر نمہ کنڑیاں مینہ دیاں سہندی
 نت گرم ہوا دیاں جھونکیاں توں تیکوں ہم بچویندی راہندی
 میڈا گرم زمین تے کئی ڈینہ رہنڑاں بیا بارش سخت پھلاں دی
 جڈاں یاد آندی ہے چن اصغر نوہی چھاں امڑی کوں بھاندی

جعفر اصغر دی پاک امڑی وے پتر صغیر دے نال
 چڑھے خیر دے نال جوانی ہنڑ مخدومہ سین دا لعل
 سرتاج دے بخت دے سائے تے ڈیکھے لکھ لکھ بخت اقبال
 ڈیکھے وسدا ویر دے ویڑھے کوں ہنڑ ویرن دی بھائیوال

مکے ہنڑ تاں موسم غمیاں دا تھیوے پاک صغیر جوانے
 جیکوں تھیون جگ تے نہا ڈتا رب دی تقدیر جوانے
 پاوے سہرے ، تھی کے نانے دی ازلی تصویر جوانے
 ہووے جگ تے ما دیاں خواہاں دی سوہنڑیں تعبیر جوانے

جیندا پینگھا عرش توں افضل ہا معراج ہا جو ممتا دا
 تطہیر دے صدف دا پروردہ ہئی موتی بل احیا دا
 کر لُحطے وِچ تاریک گیا کل بخت مسافر ما دا
 وسے ہنڑ تاں سائے امڑی دے میڈی سین دا اے شہزادہ

جیرھا سچ گیا پیو دی ریش دے وِچ اوں خون دا اَج مُل پووے
 جھل تیر جو کھلیا اوں غم دے مضمون دا اَج مُل پووے
 جیرھی دھپ تے وقت گزاریا اوں خاتون دا اَج مُل پووے
 کیتی ظلم دی حد جئیں ختم ، اوہیں ملعون دا اَج مُل پووے

جعفر رُنگ ہنڑ تاں لگ پونون میڈی سین دے پاک چن کوں
 ہنڑ ابدی بہار سنبھال گئے تطہیر دے ایں گلشن کوں
 چڑھے ہر غنچہ پروان ایسا چُھے آن شباب بدن کوں
 خوشیاں دا پھنواراں وِچ دھاندا ڈیکھن اکھیاں سین دے چن کوں

یا مولا کریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب شہزادہ امیر قاسم

علیہ الصلوٰۃ والسلام

شادی پاک

آج حسن دے لعل دی شادی ہے واہ قدرت دا اسرارے
 آج عیوض خوشی دے خاک روا بیٹھے روندن کانڈھی سارے
 شالا بھاگ بنی کون راس آوے ہن کانڈھ دے عجب نظارے
 پرچانونی ڈیوہ حسن رضا کون مظلوم دے ماتم درارے

اے حسرت ہوندی ہے مانواں دی پتراں کون سہرے پانون
 ٹھرن اکھیاں جسد ممتھے تے خود سہرہ آپ بدھانوں
 کل مانواں دا ہے دل چاہندا نونہاں گھر دے وچ گھن آنواں
 اولاد وی صاحب اولاد ہووے جھولی وچ بال کھڈانواں

بہوں خواہش ہوندى ہے مانواں دى تھیوے پتر جوان جہاں تے
 اوندی بنری کون گھر گھن آنون سکھ سیت سہاگ دى چھاں تے
 کونین دیاں خوشیاں وار ڈیون خود نونہاں دیاں قداماں تے
 ڈکھ ٹل ویندے ہن مانواں دے کر دید سدا نونہاں تے

خود بیوہ ما علیٰ قاسم دى رہی بیوگی دے ڈکھ چینی
 ایس آس تے زندگی بیوگی دى رہی کھل کے سین مھیندی
 میڈا قاسم لعل جوان تھیں اینکوں لیاں سگن دى مہندی
 رہیاں دل دیاں دل وچ سچ اُتے رہی بنرا پتر بنڑیندی

تعویذ کی عبارت

تھیویں بہوں مایوس جڈاں قاسم نہ چنتا دل کون لانونی
 تعویذ ایہو خود کھول کے تون ونج چاچے کون ڈکھلانونی
 اے اصل وصیت نامہ ہے اینکوں نہ تون لعل لکانویں
 میں چاہنداں سہرہ بنھ کے تون ونج سر قربان کرانویں

دستور ہے عرب دا چن قاسم نہیں بنرے مول مریندے
 ہن سہریاں والیاں دی ہردم ڈاڈھی تعظیم کریندے
 میڈا چن قاسم میکوں کربل دے ہن بہوں حالات ڈریندے
 وچ خون دے دریا دے ظالم تیکوں راہسن لعل تریندے

شادی کی رسمیں

میں آلِ نبیؐ کوں ڈیندی ہاں آج بنتِ نبیؐ دا کانڈھا
 میں چا آئی ہاں علیؑ قاسم دی آج پاک خوشی دا کانڈھا
 حالات موافق نہیں توڑے آئی ہاں ڈیون ڈکھی دا کانڈھا
 کرو پاک دعا آوے حسنؑ دا چن ، ڈیواں ابدی خوشی دا کانڈھا

آ شریک تھیوے ایں شادی وچ آج ہر ہک سینؑ دی دھی ہے
 ویرن دی وصیت پوری آج اتھاں کرنی سبطِ نبیؐ ہے
 پیا پیندائے سہرے چن قاسم روندی آج ہر سینؑ کھڑی ہے
 تھیون آن کے شامل سجن یکے آج دی مہمان خوشی ہے

اے کانڈھا ڈسدائے بیوگی دا نہیں اے موسم خوشیاں دا
 بنریٰ دا رنڈیا کانڈھیاں کوں پیا صاف نظر ہے آندا
 ہر سین دعائیں ڈیندی ہے ہووے وکھرا سبھا سنوناں دا
 آوے راس خوشی اے بنریٰ کوں پووے سایہ نہ درداں دا

وچ خیمیاں دے جڈاں فضہ نے کیتا شادی دا اعلان
 آکھے حسن دے لعل دی شادی ہے تساں جلد کرو سامان
 کہیں سین نے خیموں دُر چائے کہیں سین چایا قرآن
 آکھن پوری اُتری سین دا چن شالا جیوی پتر جوان

آج مینڈھیاں کھولن بنریٰ دیاں بسم اللہ سینیں آنون
 جہاں دا سہاگ سلامت ہے اوہے آن کے رسم نبھانون
 بد سنونی توں ہمیں بہوں ڈردی نہ رنجگی مول منانون
 میں وانگوں جیڑھیاں بیوہ ہن نہ مہندی کوں ہتھ لانون

آؤ عونُ دی ماتساں بسم اللہ کھولو مینڈھی آپ ہنڑ آ کے
 اتھاں مینڈھی کھولن نہیں ٹھہندا کہیں سین دا نیر وہا کے
 کھولن مینڈھیاں سین دیاں بھرجائیاں اُجڑی دا مان ودھا کے
 میں بیوہ ہاں تہوں روندی ہاں بد سنونی توں گھبرا کے

مایاں دی رسم زمانے تے او بھینیں آپ نبھانوں
 جہاں بھینیں دے ایں دنیا تے سدا ویر سلامت راہوں
 میں نہیں اے رسم نبھا سنگدی ایہے چنتے دل کوں کھانوں
 کل ویر میڈے کل ٹر وین توڑے اُج تاں منہ ڈکھلانوں

نہی سمجھ آندی کیوں اُجڑی تے ہے رسماں چہرہ لایا
 صرف اُج دی رات میں اُجڑی تے ہے باقی پیو دا سایہ
 ارمان میکوں ہے مایاں وچ کیوں اکبر ملن نہیں آیا
 کیوں بابے پاک نے بیکس تے اُج کرم نہیں فرمایا

آکھے کوئی بنرے دے بھائیاں کوں میڈے کولھ آنون اَج سارے
 ڈینہ چڑھن سیتی ویسی تھی بنرا خود جد دی طرف تیارے
 کل سب ٹر ویسن بنری دے ، ہوسی بیوگی بہوں دشوارے
 بھرجائیاں کوں وِچ بیوگی دے آ ڈیندن ڈھیر سہارے

مہندی پاک کی رسم

اے اکھیاں درد ستائی دیاں اَج لاؤ احسان دُکھی تے
 ہمی مہندی لونونی بنری دی دُکھ آ گئے وقت پئی تے
 میکوں مہندی جوگا پانی ڈیو وس پووو اَج مہندی تے
 میکوں لو ڈیو مہندی قاسم دی احسان کرو اُجڑی تے

ڈوہیں بدل دُکھاں دے پھس لتھے دُکھی سین دی گالھ منی گئی
 ہک لُحطے وِچ لتھی انجہ بارش خود مہندی آپ لووی گئی
 چایا تھاں دُکھی نے مہندی دا تیار جڈاں او تھی گئی
 آکھے انجہ سمجھو اَج مہندی دی ہے رسم تمام نبھی گئی

میں منگیاے پانی اکھیاں توں احسان انہاں آج لایاے
 بنری دے سہاگ دی مہندی کوں انہاں پل وچ لو ڈکھلایاے
 نہیں پہرہ میڈیاں اکھیاں تے جیڑھا جگ پانی تے لایاے
 جلو رسم نبھاؤ آج مہندی دی کھڑا روندنا سین دا جایاے

اے مہندی ہے میڈے قاسم دی جو حسن دا حسن صحیح ہے
 میڈے ویر دی مضطر زندگی دی میڈا چن قاسم تشریح ہے
 بیٹھی حمد میں پڑھدی ہاں مہندی تے جوڑ ہنجواں دی تسبیح ہے
 سدا قائم سہاگ بنی دا رہے ، جیوے حسن دی پاک شبیہ ہے

نہیں ہوندا مناسب پتر اگوں خود موت دا نام چوتے
 نہیں ذکر کریندی موت دا او ، جیندا پتر ونجے پر نیجے
 بیٹھی مہندی لوندی ہاں قاسم دی پے ڈسدن صاف نتیجے
 کل ظہر توں پہلے بنری دا ویسی پاک سہاگ لٹیجے

آئی ما باقر دی چا مہندی آئیاں کل ہم درد ستائیاں
 بنرے کوں بلھا کے مسندتے رہیاں روندیاں سین دیاں جائیاں
 آ مہندی وار و وار لائی میڈی سین دیاں کل بھر جائیاں
 کھڑ دور گئی ما بنرے دی نہ مہندیاں آن کے لائیاں

میں جو بیوہ ہاں کیویں کولھ آ کے میں مہندی کوں ہتھ لانواں
 بد سنونی توں کھڑی ڈردی ہاں کیویں میں اے رسم نبھانواں
 نہیں نیک شگون جے مہندی تے بیوہ دا پووے پچھانواں
 دسو میں کیویں آج بچڑے دی مہندی دے کولھ ہنڑ آنواں

کہیں نال ہنجواں دے آج توڑیں ایویں مہندی سگن دی لوتی نہیں
 میڈی نو نہ دی مہندی وانگ کڈاہیں تیار وی مہندی ہوئی نہیں
 مہندی دی رسم تاں انجہ پوری دنیا تے کریندا کوئی نہیں
 ایں رنگ دی رسم ادا کر کے تھیندی درداں وچ دل جوئی نہیں

توں مہندی لا آتے نہ گھبرا تیکوں امڑی مہندی لیسے
 ایں وقت دی یاد اچ چپ کر کے میڈا گزر رنڈیا ویسی
 جڈاں اپنی بیوگی دا تیکوں بنی آن کے درد رُو سی
 ایہو لمحہ وہندیاں ہنجواں دی کجھ دیر آ سیڑھ جھلیسی

تقدیر نے جگ تے آج توڑیں کیتی کہیں دے نال وفا نہیں
 کیڑھی تقریب ہے او جیڑھی کیتی درداں آپ ادا نہیں
 ہک لُحے کیتے پاک بنی توں اے دُکھ جگر کوں لا نہیں
 انہاں بیوہ ما دیاں خوشیاں کوں توں درداں وچ بدلا نہیں

اے عارضی رسم ہے مہندی دی ایں رسم توں نہ گھبرا توں
 اے مہندی سوگ دی مہندی ہے اینکوں سوگ سمجھ کے لا توں
 رسماں ہر حال ادا تھیندین آج ہر ہک رسم نبھا توں
 اے مہندی سچ دی مہندی نہیں کر چھوڑ اے رسم ادا توں

اے خوشیاں ہن چند گھڑیاں دیاں گئی ہیں کیوں بنری گھبرائے
 اینکوں لکھے کیتے خوش چا کر ودی سکدی بیوہ مائے
 میڈے پاک سہاگ دی ایں مہندی ہنٹریں ونجنائے رنگ بدلانے
 لامنت توں کھل چا ہک واریں کھڑے آہدے نی بھین بھرائے

میں لو ہنجواں نال آئی ہاں شالا خالق خیر نبھاوے
 ہمی چنتا شالا اے مہندی ہنٹریں بنری خیر دی لاوے
 جیڑھی نال ہنجواں دے لو آئی ہاں نہ ہنجواں لہاوے
 بنری دا سہاگ سلامت رہ نہ اے بیوہ سڈواوے

مہندی کے وقت پاک دلہن کے احساسات

نمھی سمجھ آندی اے سگناں دی میں مہندی کیوں لاناواں
 انہاں ہتھاں ماتم کرنا ہے کیوں مہندی نال سجانواں
 اے مہندی ہے میڈی بیوگی دی کیوں میں اے رسم نبھاناواں
 میڈیاں ہنجواں نال ایں لہنڑاں ہے کیوں ہتھ رنگین کراناواں

نہ مہندی تے مجبور کرو اے مہندی مول نہ لیاں
 کل لاش جو آسی بنرے دی میں ونج کے میت سہیساں
 اوندے خون دے نال انہاں ہتھاں تے میں مہندی خون دی لیاں
 بنرے دی لاش تے میں بہہ کے پوری ہر رسم کریساں

میں جانڑدی ہاں کل دیگر کوں میڈا ڈاج سہاگ لٹسی
 ہر چیز لٹا کے دیگر کوں پچھے شام دی طرف ونجیسی
 رنگ ڈیکھ ہتھاں تے مہندی دا کوئی گالھ جے شہر اچ تھسیسی
 بازار دے اوں ماحول دے وچ میڈی بیوگی بہوں شرمیسی

زیور تاں اپنے ڈاج والے میں شام غریباں پیساں
 بنرے دی لاش تے رو رو کے میں سگن دی مہندی لیاں
 وچ مانگ دے میں خود خاک روا بہہ ہتھ رنگین کریساں
 جڈاں بیوہ امت بنڑا ڈیسی میں بنری بہہ سڈویساں

زندان دے وِچ میڈی بیوگی دا کیویں عابدُ درد پچھسی
 ایں خون آلودہ مہندی دا رنگ اکھیاں توں برسیسی
 میڈے مہندی لکیاں ہتھاں تے جڈاں عابدُ نظر کریسی
 میں جائز دی ہاں اونکوں زندگی بھر میڈی بیوگی خون روسی

اے مہندی تاں نہیں شادی دی ڈکھ درد اے کل گھن آئی ہے
 دَسو اَج تاں مہندی بیوگی دی اتھاں کہیں بنری نے لائی ہے
 جیڑھی مہندی آن کے سگناں دی تساں حسرت نال سجائی ہے
 اے مہندی اصل رنڈپے نے آ میکوں آپ لوائی ہے

معلوم تھیدائے میں نہیں بہنڑاں اتھاں پاک سہاگ دی چھاں تے
 رنگ چرتائیں راہسی مہندی دا انہاں میڈیاں پاک ہتھاں تے
 وِچ بیوگی دے جڈاں دید پوسی مہندی دے سرخ نشاں تے
 ودھ ویسّم درد رنڈپے دا تھھسی زخم سہاگ دا ہاں تے

کر پورے سنون اَج مہندی دے ہنڑ بنری توں گھبرا نہیں
 میڈی مینڈھی ہے کھلنی اَج بنری پھوپھیاں دے وال کھلا نہیں
 نہیں رونون نیک شگون ہوندا توں روندیں وقت نبھا نہیں
 توں مہندی لا ایں رسم دے وِچ کل کانڈھ کول آپ رُوا نہیں

میں لکھ لکھ پورھے کر کر کے ہے دھی دا ڈاج بنڑایا
 میڈیاں سے سے منتاں نجف دیاں ہن ہے رب اے روز ڈکھایا
 میں یارہاں سال رنڈپے وِچ ہے رو رو وقت نبھایا
 تہوں بد سنونی دے ڈر کولھوں میں ڈاج کول نہیں ہتھ لایا

اَج ڈاج کول ڈیکھ کے دل ڈر گئے ایہو ڈاج سلامت راہوے
 اے ہک ہک زیور حسن دی نونہہ نت خیر دا آپ ہنڈھاوے
 تقدیر کنوں کھڑی ڈردی ہاں شالا غیر نہ کوئی ہتھ لاوے
 نہیں واقف ادب توں ، شامیاں توں رب سین دا ڈاج بچاوے

اے جوڑا پاک سہاگ دا اَج ہی ایویں سرخ ڈسیندا
 جیویں درداں دے طوفان دے وِچ ٹھرے خیمہ پاک کہیں دا
 میکوں راس سہاگ اے نہ آسی معلوم ہے میکوں تھیندا
 محسوس تھیندائے اے سہاگ میڈا اتھاں پئے بے وقت لٹیندا

بنڑ دلہن گئی مظلوم دی دھی اُتے تیج دے چا گھنڈ لایا
 ہر بی بی موجب حسرت دے آ دلہن کوں سنورایا
 کل سینیں پڑھ صلوات ہر ہک خود سنون ادا فرمایا
 ہا پیاس توں چہرہ زرد تھیا جڈاں گھونگھٹ سین نے چایا

سرتاج سلامت رہی بنڑی گھونگھٹ وِچ نیر وہا نہیں
 نونہہ بنڑی ہیں اَج توں چاچے دی ہنڑ اے رونون دی جانہیں
 توں مانگ دے ایں سیندور دے وِچ کربل دی خاک رلا نہیں
 تیڈے سر دے سائیں دو خیر ہووے بہہ بیوہ اَج سڈوا نہیں

دولہا کی رسمیں

میں سرتے تھاں آج مہندی دا آئی ہاں نال حسرت دے چائے
 امڑی توں لوا بناں خود مہندی کر آپ اے رسم اداے
 دستور ہوندائے لیندن آ مہندی خود بنرے کول پیو مائے
 تیڈے بابے کول بہوں یاد کیتائے آئیاں ہنٹر اُمید لہائے

آج ایں موقعے تے رو رو کے نہ بھینیں مول رُوا توں
 بابے دے عیوض امڑی توں آج مہندی ویر لوا توں
 کل گھر دے بزرگ آج ٹر آئے ہن نہ ہنڑتاں نیر وھا توں
 انہاں چند لمحات دیاں خوشیاں کول نہ غمیاں وچ بدلا توں

کھارے چڑھن دے ویلے سب ہن غسل بنے کول ڈیندے
 پر پانی نہیں موجود اتھاں ہن کاندھی نیر وہندے
 ہے بھین گھڑولی چا آندی ہن ویلاں سجن وتیندے
 اتھاں بھین گھڑولی چا آئی ہے ، پئے ہن ہر رسم نبھیندے

جیویں بھین گھڑولی چا آئی ہے روندی کل آلِ عبا ہے
 اَج تیمم کانز گھڑولی وِچ اِتھاں ڈسدی خاک شفا ہے
 پیا کھارے چڑھدائے پاک بناں کھڑی روندی بیوہ ما ہے
 آکھے ، اِناللہ بیوہ ما ، آئی سہرے تے لکھوا ہے

توں کھارے چڑھ ہنڑ لعل میڈا کر عارضی سنون ادائے
 تیکوں غسل تاں ملسی خون دے وِچ مجبور اَج بیوہ مائے
 تیڈے سنون سگن تاں بن دے وِچ ہن کرنے قوم جفائے
 تیڈیاں رسماں کرن تے نہیں پھر دے غربت وِچ بھین بھرائے

اَج چا کے گھڑولی ویرن دی کھڑی سئے سئے نیر وہانواں
 ہے خالی گھڑولی پانی توں کھڑی ایں گالھوں شرمناواں
 میڈا دل آہدائے نال ہنجواں دے خود بھر کے گھڑولی آنواں
 میں سوچ رہیاں نال ہنجواں دے بنرے دے پیر دھوانواں

جیڑھا پانی گھڑولی وِچ ہوندائے اوندے نال لہیندی ہے مہندی
 آج پانی تے پابندیاں ہن ایہا گالھ ہی شرمیندی
 ہاسے مہندی لوئی نال ہنجواں دے ایہا کھڑی ہاں گالھ سوچیندی
 مہندی اے بنڑانواں رو رو کے تھیوے پوری رسم بنے دی

بیٹھی ہک ہک جوڑا ڈھدی ہاں ہی دل وِچ درد اُٹھیندا
 انڑ ڈٹھا خوف ہے دل دے وِچ ہے جگ ویران ڈسیندا
 ہر جوڑے دے رنگ توں میکوں محسوس ایہو ہے تھیندا
 جیویں کہیں بنری دا بن دے وِچ پیا ہووے ڈاج لٹیندا

ہر ما دی حسرت ہوندی ہے بچڑے پروان چڑھانواں
 ہووے جو بن عین جوانی دا ، تڈاں پتر کوں سہرے پانواں
 میں کیتائے ڈھنگ آج بچڑے دا بیٹھی ہول توں نیر وہانواں
 شالا سوہنٹریں جوڑی قائم رہے بیٹھی صدقے آپ وتانواں

عبّاس علیحدہ خیمے وِچ خود گھن بنرے کون آیا
 چا بنرا بنڑاؤ قاسم کون کل بھائیاں کون فرمایا
 شادی دا جوڑا بنرے کون بہوں حسرت نال پویا
 رُنے ویر جاں پگ دا لڑ غازی کر تحت الحنک ولایا

دستار حسن دی قاسم کون عبّاس نے خود بدھوائی
 رہیا بہوں تائیں رونا جنیں ویلے خود تحت الحنک ولائی
 شبیر نے رو کے فرمایا ٹر آ جلدی بھرجائی
 عبّاس تیڈے چن قاسم کون کھڑائے بنریاں وانگ سجائی

تساں جانڑدے ہو اتھاں غازی کون ہے درداں مار مکایا
 ایں غربت وِچ علی قاسم دا ہے سہرہ عرش توں آیا
 حیران ہاں میں کیوں سہرے دا ہے ہر اک پھل کملا یا
 اساں شاید اُج بے موسما ہے ایں چن کون سہرہ پایا

توں ہولے ہولے ٹر قاسم قرآن کریم دے سائے
 رہی سر قرآن دی چھاں ہردم نت ہونوئی بخت سوائے
 تیڈیاں بھینیں تخت سجایا ہے ہر بھین دی اے منشائے
 اے تخت سہاگ دا نت مانڑیں ڈیوے ہر مستور دعائے

بنی دے بخت دا چڑھدا ڈینہ نہ حشر دے ڈینہ تائیں لاہوے
 بہہ تخت تے بنرا بھینیں کوں خود ویل عطا فرماوے
 ہر بھین آ بنری بنرے توں لکھ صدقے آپ وتاوے
 کوئی بد سنوئی دی خبر نہ ایں تیڈے تخت دے نیڑے آوے

بارات کی رسم

شبیر دے خیمے دو پئی ہے بارات بنے دی آندی
 گھن پتر دی جنج آج بیوہ مارکھی آندی ہے سک خوشیاں دی
 ہر سین آج استقبال کیجے چائی کھڑی ہے ویل ہنجواں دی
 لیسی آن کے جھمیاں معصومہ توڑے رت نہیں اے رسماں دی

پئے ویر بنی دے کرن آندن بارات دا استقبالی
 ہاں لہہ ویندن مستوراں دے بارات دا ڈیکھ کے حالے
 ہتھ جگر تے رکھ کے روندنا ہے عباس بھرانواں نالے
 آکھے گھٹ پانی دا نہیں پھردے اساں ایں ماحول وچالے

آکھے بھین بنے دی دل دے وچ ہامی حسرت اے منڈھ لا دی
 کوئی بھین نہ چاوے میں چانواں وری اپنے پاک بھرا دی
 آج غربت دے حالات دے وچ تھئی پاک بھرا دی شادی
 دل نال دعا کرو کل سینیں ہووے شادی نال آبادی

جڈاں نال بارات دے میں ویساں بنری دیاں وریاں چا کے
 میڈا استقبال کریسن آ کل سینیں درتے آ کے
 بنری دیاں بھینیں آ لیسن خود جھمیاں رسم بنڑا کے
 میں شان مطابق نہیں پھردی کھڑ ویساں نظر جھکا کے

جڈاں بھین اکبر دی بنڑ بنری ساڈے خیمے دے وِچ آسی
 او نپ دروازہ خیمے دا کجھ منگن کنوں شرماسی
 چوکاٹھ نپاوی کیا ڈیساں ایہو درد جگر کو کھاسی
 پردیس دے وِچ نہی کجھ پھردی ، کجھ ڈیون دا ڈکھ راہسی

چا وریاں آئی ہاں بنرے دیاں جیوے میں اُجڑی دا لعلے
 بنری دیاں بھینیں آ جھمیاں اگوں لیسن حسرت نالے
 کیڑھی چیز میں پیساں جھمیاں وِچ ہی محض غریبواں حالے
 پروان چڑھایم قاسم کون کٹ بیوگی دے ڈاہ سالے

ہوندی رسم عجیب ہے جھمیاں دی اے ٹھہندی ہے نال خوشی دے
 آج ڈیکھ جھمی میڈا دل ڈردائے ہن اوکھے وقت ڈکھی دے
 میں تاں وریاں لعل دیاں چا آئی ہاں گھن خوشیاں دی اُمیدے
 کیڑھی چیز ڈیساں معصومہ کون نہیں کجھ وی کولھ اُجڑی دے

ہنڑ اٹھو پییاں جل ڈیکھو وری ہے بنرے دی آ گئی
 شالا خیر دے سنون ادا ہونون ہی روح ڈاڈھی گھبرا گئی
 کرو استقبال وری دا ہنڑ ہے آ قاسم دی ما گئی
 آ کھو بھینیں کون جھمی جل لانون ، ہی دل تے اُداسی چھا گئی

جہیز کی رسم

آ ڈیکھو ڈاج اَنج بنری دا ہی حسرت نال بنڑایا
 ایندا ہک ہک جوڑا عرش اُتوں ہے خود خالق بھجھوایا
 اے کالا جوڑا ڈاج دے وچ ایندی ڈاڈی ہے رکھوایا
 کرے ساری کانڈھ دعا رل کے شالا جیوے حسن دا جایا

جیڑھے زیور پاک طلائی ہن ہی کوشش نال بنڑائے
 کئی زیور ایندے بابے خود ہن نونہہ کیتے رکھوائے
 ایندے ہر زیور کون شالا رب بد نظر توں آپ پچائے
 پڑھو سورہ نظر کون کل سینیں گیا میڈا دل گھبرائے

شادی دے عروسی جوڑے دا رنگ خون دی مثل ڈسیندا
 اے جوڑا اینکوں نہیں پہچناں معلوم ہے میکوں تھیندا
 محسوس تھیندائے پیائے اے جوڑا آج خون دے نال رنگیندا
 کرو سارے سجن دعا رل کے رہے قائم سہاگ بنی دا

جڈاں ڈہدی ہاں ڈاج میں بنری دا ایہو دل محسوس کریندائے
 میں جنیں زیور دو ڈہدی ہاں میڈا ڈکھ کے ہاں لہہ ویندائے
 میکوں ڈسدائے جیویں زیوراں کوں پیا غیر کوئی ہتھ لیندائے
 محسوس تھیندائے جیویں بن دے وچ پیا کوئی اے ڈاج لٹیندائے

ایں ڈاج دی ہر ہک چادر تے جیڑھے موتی نظر ہن آندے
 انہاں موتیاں وچ میکوں ڈسدے ہن انداز یکے ہنجواں دے
 وچ جوڑے سیت سہاگ دے ہن ہمی درد جگر کوں کھاندے
 بنری دے سہاگ تے ڈسدے ہن میکوں یکدم بدل ڈکھاں دے

اَج گھنن سلام حسنؑ دا چن پیا وِچ خیمے دے ویندائے
 ڈکھ کے حالت بنرے دی کھڑا اکبرؑ نیر وپندائے
 رو آہدائے جڈاں کوئی بنرا پلوں بھینیں توں بدھویندائے
 توفیق مطابق ہر بنرا خود پلوں بدھائی ڈیندائے

میں ایں غربت وِچ بھینیں توں جڈاں پلوں وِچ بدھویساں
 میکوں سمجھ نہیں آندی بھینیں کوں ایندے عیوض کیا شے ڈیساں
 ہی گزریا وقت یتیمی وِچ کیوں میں اے رسم نبھیاں
 بہوں شرم آسی جڈاں بھینیں کوں میں کھڑے غربت جتلیساں

جڈاں عونؑ دی ما دیاں قداماں تے آہتھ بنرے نے لایا
 پیشانی پتر دی چن کیتے ڈکھی رُخ توں سہرہ چایا
 آکھے عیوض سلام دے کیا ڈیواں ہے وقت ڈکھی تے آیا
 ارمان ہے تیکوں غربت وِچ ہے بنرا ویر بنڑایا

آکھے بیوہ ما کوں پاک بناں میں ہور سلام نہیں منگدا
 میکیوں عیوض سلام دے ڈیو رخصت ہے سرتے موقع جنگ دا
 مظلومی سین دے پچڑے دی تہاڈا قاسم سہہ نہیں سنگدا
 آکھے سین دسا کہیں آج توڑیں ہے سلام ڈتا ایں رنگ دا

چم ما اکبر دی پیشانی ہے گل بنرے کوں لیندی
 آکھے پارت تیکوں بنری دی ہی عیوض سلام دے ڈیندی
 کوئی بنری درد رنڈپے دا نہیں چن برداش کریندی
 ایں جوڑی کوں لگے نظر نہ کوئی ہی قسمت جگر ہلیندی

بیٹھے بنری بنرا تخت تے ہن ہے پھیرے قضا آج پیندی
 ما بنرے دی کل سینیں کوں آج بیٹھی ہے ڈاج ڈکھیندی
 چا ہک ہک زیور بنری دا ہے چم اکھیاں تے لیندی
 ڈٹھا کالا جوڑا ڈاج دے وچ رہی بہوں تائیں نیر وہیندی

رو آہدی ہے اَج بنریٰ دا میں بیٹھی ہاں ڈاج ڈکھیندی
 ہمی بہوں چنتا بد سنونی دا ہاں اجھک کے میں ہتھ لیندی
 مہمان اے ڈاج ہے لچھے دا اے آکھ کے ہے بڈ ویندی
 آکھے ہر شئے آپ سنبھال گھنو میڈی دید ہے گھھدی ویندی

کل شام دے کمیان آکھناں ہے احسان بنی فرما توں
 اے ڈاج سہاگ دے صدقے وچ کر ساکوں آپ عطا توں
 اَج ڈاج کوں ڈکھ کے پاک بنی نہ درد توں نیر وہا توں
 تیڈا ڈاج ہے ونجناں عرش اُتے ہک وار اینکوں ہتھ لا توں

رخصتی

ٹر آؤ بنریٰ دے ویر توڑے کرو رخصت اَج بنری کوں
 دستور مطابق خود آ کے ڈیو موٹھا خود ڈولی کوں
 آکھو بابے کوں کرے خود رخصت وچ درداں دے اُجڑی کوں
 وچ ہنجواں دے کفنا ڈیندائے آ ہر پیو لائق دھی کوں

کل بھائیاں دا دستور ہوندائے گل آخری بھین کوں لیندن
 ڈے ہنجوں پیار دے صدقے وِچ خود رُخصت آن کریندن
 جیویں لوگ جنازے چیندے ہن ایویں ڈولی آن کے چیندن
 سجاد تے اکبر ر ب جائزے کھڑے دور کیوں نیر وہیندن

تھئی جسد رُخصتی بنی دی رُناں سید کمر جھکا کے
 کھڑا ڈیوے دعائیں رو رو کے گل بنی دھی کوں لا کے
 آکھے شرم آندائے تیکوں ٹوریا نہیں پانی مظلوم پلا کے
 میڈے دل وِچ ہن ارمان بہوں تیکوں بنی سین بڑا کے

سر چم آکھے توں بابے دا اے پیار نہ مول بھلانویں
 ہمی ڈاج گنڑایا بہوں تھوڑا اے گالھ نہ دل کوں لانویں
 حالات کنوں توں واقف ہیں نہ بابے کوں شرمانویں
 ہنڑ آ مظلوم تے وقت گئیے لُج پال ہیں لُج رکھوانویں

سر رکھ قدماں تے رو آکھے ہوئے بابا کیوں شرمیندے
 اے جھکیاں گالھیں کیوں بابا ہوئے رو رو آپ کریندے
 حالات توں کون ہے نا واقف کیوں ڈکھ ہو جگر کوں لیندے
 تہاڈی پاک رضاتے راضی ہاں، کیوں ہو دھی دے درد و دھیندے

آج سامنے ویرِ علیٰ اکبر دے میڈی ڈولی رخصت تھسی
 آج سامنے بھائیاں دے میڈا اے سہاگ دا میت چوہیسی
 آ مونڈھا ڈیسن ویرِ یکے ڈولی دی رسم نبھسی
 در اصل جنازہ بنری دا لکھاں عزتاں نال اٹھسی

گھروں ٹردیں بنری وین کیتا آ ڈیکھن ویرِ جوانے
 کئی ڈینہ بابے دے ویڑھے وچ رہی بہوں سوہنٹریں گزرانے
 ہوندیاں دھیاں وانگ مسافراں دے ہامی بابے دی مہمانے
 میڈا بولیا چالیا معاف کراہے کر اُجڑی تے احسانے

تھاڑے گھر دے وِچ جو ڈینہ بابل ہی سکھ دے نال گزارے
 ٹری ویندی ہاں گھن کے لکھ حسرت اگوں ڈسدن درد ہزارے
 جے کوئی گستاخی تھئی ہووے میکیوں معاف کراہے سارے
 آیا راس نہیں ویڑھا بابے دا کل تھیاں شام تیارے

بیٹھی روندی ہے بنری قاسم دی اکبر توں چوا آ ڈولی
 دستورے چویندن بھینیں دی خود آپ بھرا آ ڈولی
 ہتھ بھین دے سرتے رکھ اکبر خود آپ اٹھا آ ڈولی
 ہمیشہ دے دل دی حسرت ہئی چن ویر ٹرا آ ڈولی

ہر سین دعائیں ڈیندی ہے سدا بنری سہاوے ڈولی
 مظلوم آج پتراں نال آ کے خود آپ چواوے ڈولی
 کرے رخصت بھین کوں خود عابد آ آپ ٹراوے ڈولی
 پڑھ حسبی اللہ ہر ویرن دوا آپ اٹھاوے ڈولی

پئی ڈولی چودی ہے بنری دی کھڑا رونا ویر بیمارے
 ہتھ بھین دے سرتے رکھ روندائے ہس گل دے وچ دستارے
 آکھے اے تابوت سہاگ دا ہے جیڑھی تھئی ڈولی تیارے
 آکھے ویر سہاگ توں صدق تھیون شالا جیون گھوٹ کنوارے

اے جہیں ماحول اچ دھیاں کوں نہیں جگ تے شریف ٹریندے
 وچ درداں دے نہیں ویر کڈاہیں انجہ ڈولی آن چویندے
 ڈوہیں ویر ڈکھی دا چم متھا آج کھڑے ہن نیر وہیندے
 تیڈا پاک سہاگ سلامت رہ اے آکھ کے ہن بڈ ویندے

اصغر دی امڑی ڈولی وچ گل آ بنری کوں لایا
 چا کمسن لعل کوں بنری دی جھولی وچ آن سمہایا
 معصوم بھرا کوں رو رو کے بنی وچ جھولی دے پایا
 رہیا چمدا بھین دے ہتھاں کوں ممتا دا کل سرمایا

بارات اور تیج پاک کی رسم

آکھو ونج قاسم دے بابے کوں میں سہرہ چن کوں پایائے
 میں تیرہاں سال دے بچڑے دی بارات دا سنون بڑایائے
 گھدی آندیاں جج دے نال بنی میڈیاں اکھیاں ساون لایائے
 بھتر بچی ہئی آج نونہہ بڑ گئی آسیت نے پھیرا پایائے

رہی ہے حسرت تیج سجانون دی میڈے دل وچ تیرہاں سالے
 درداں وچ تیج سجانون دا ملیا موقع قسمت نالے
 میڈا تیج بجیدیں دل کنبدائے میڈے دل کوں کون سنبھالے
 رب جانڑے کیوں آج تیج اُتے میڈے کھل کھل ویندن والے

آڈکھ بناں تیڈی کر بل وچ میں سوہنٹریں تیج بڑائی ہے
 وچوں مقتل دے میڈا چن قاسم میں ہر شے آج منگوائی ہے
 تیڈے خون دی خوشبو نال بناں میں تیڈی تیج سجائی ہے
 اے تیج سہاگ دی نہیں بڑا، ایں رنگت او اپنائی ہے

ہے سچی ہوئی سچ اَج بنرے دی بیٹھیاں سینیں نیر وہانوں
 کل سینیں اپنے کھول کے سر بیٹھیاں بنری کوں پرچانوں
 کل پھوپھیاں وار و وار بیٹھیاں خود گل بنری کوں لانوں
 رو آکھن تیڈے وانگ نہ غم شالا کہیں بنری کوں آنوں

اُٹھی بنری تیکوں گل لانوں ہنی پھوپھیاں سچ تے آئیاں
 کرن آپ رنڈپے دیاں رساں ہنی آئیاں سین دیاں جائیاں
 آکھے آپ کریساں سنون کیکے ، ہن رب دیاں بے پروائیاں
 نپے ہتھ بنری دے آ امری جڈاں چوڑیاں سین لہائیاں

رہی سین نپیدی دھی دے ہتھ تھی درد دی رسم ادا گئی
 ترٹیاں چوڑیاں پاک سہاگ دیاں ہر رُخ تے زردی چھا گئی
 منگنی دی انگوٹھی سچ اُتے رکھ بنری خود گھبرا گئی
 ڈبھی نونہہ دی حالت سچ اُتے جھنڑ خاک تے بیوہ ما گئی

میڈا چن قاسم تیڈے سگناں دی ہے ہر ہک رسم نبھی گئی
 پا کھڑا ہیں سہرے لعل میڈا ہوی شادی وی چن تھی گئی
 توں بنرا بنڑ میدان اچ ونج تیڈی سیج ہے لعل سچی گئی
 تیڈے سر ڈیون دی باقی ہنڑ ہی رہ ہک لعل خوشی گئی

اے آسرا میڈی غربت دا ہنڑ لحظہ دیر نہ لا توں
 تھی رخصت اپنی بنری توں میڈے کھیر دی لاج رکھا توں
 کر سنون اخیر خوشیاں دے پھل بدن تے آپ سجا توں
 کر سرخرو اپنی امری کوں سر کر چا لعل فدا توں

کن لا کے سن توں لعل میڈا ہنڑ وین اکبر دی ما دے
 ذرا ڈیکھ توں روندنا سینیں کوں آج سامنے پاک بھرا دے
 میکیوں بھین بھرا توں شرم آندائے اے نہیں دستور وفا دے
 توں خون دی مہندی لا کے آ ، آج مان ودھا ممتا دے

ہی بابے دی آواز سنی فرمیدن میں کن آ توں
 ایہے سنگناں والے سہرے اَنج بابے توں لعل چما توں
 ایہو سہریاں والا سر بچڑا چاچے دی ویل گنڑا توں
 میڈی تانگھ ہے چن قاسم ہنڑ لُحظہ دیر نہ لا توں

اجازت طلبی

تیڈی ہاں میں بیوہ بھرجائی احسان غریب تے لا توں
 تیڈے ویر دا حکم تھی پورا گئے ہنڑ میڈے مان ودھا توں
 میڈے لعل کوں ہنڑ قربانی دا کر آقا اذن عطا توں
 اپنی نعلین دا صدقہ ہنڑ میڈے لعل کوں آپ بڑا توں

تیڈی ذات نے ہے احسان کیتا اینکوں اپنا پتر بڑایائے
 وِچ غریت دے میں اُجڑی دا آقا بہوں مان ودھایائے
 ما بڑ کے میں بچ کر آئی ہاں بہوں کرم تساں فرمایائے
 اے صدقہ اَنج منظور چا کر ایہو بیوہ دا سرمایائے

میں بیوگی دے ہن ایں گھر وِچ پورے ڈاہ سال گزارے
تساں سمجھ کے میکوں پاک امڑی ہن اوکھے وقت سنوارے
تہاڈی نمک تے قاسم پلایا ہے تساں کرم کیتن بہوں سارے
ساکوں کجھ احسان لہانوں ڈے اے دو جگ دا سردارے

تساں کیتی ہے ایں ماحول دے وِچ ایندی شادی وِچ پردیساں
اے حسرت ہامی منڈھ لا دی میں قاسم کوں پرنیساں
جڈاں سہرہ اینکوں پا کھڑساں اُتے بنریاں وانگ سچیاں
ہم چاہندی میں اینکوں بہہ سہرہ تیں توں قربان کریساں

من میڈی پیکیاں وطن اے تے ٹر ونج قاسم دی ما توں
میڈا دل ٹھری ونج وطن اُتے ایں لعل کوں سہرے پا توں
ایں نونہ تے پتر دی وطن اُتے ونج سکھ دی سچ سجا توں
میڈی روح کوں مل تسکین ویسی ونج پچڑے کوں پرنا توں

جے ویسیں پیکیاں وطنوں تے تیڈا مان ڈکھی پنج ویسی
 میڈی گالھ من دے نال تیڈی بر وقت خوشی پنج ویسی
 میں وی خوش تھیں توڑے بیوگی توں مظلوم دی دھی پنج ویسی
 تھی ڈکھ میڈے آسان ویسن جے میڈا کوئی پنج ویسی

ہر پیو دی خواہش ہوندی ہے ڈکھے وسدا نت دھیاں کول
 جڈاں قاسم صاحب اولاد ہوسی رنگ لگ ویسن خوشیاں کول
 تیڈا قاسم میڈی قبر اُتے آسی نال جاں لا پتراں کول
 ٹھر قبر ویسی جڈاں ٹھنڈی وا لکسی مظلوم دے ہاں کول

چما متھا قاسم نوشاہ دا بہوں رُناں سین دا لعلے
 آکھے ڈوگر تھی آباد ویسن ہک موت تیڈی دے نالے
 جڈاں تیڈی لاش تے بیوہ ما خود آن کھولسی والے
 پھٹ جگر ویسی پردیسن دا جڈاں لاش ڈٹھس پامالے

تیکوں ڈیکھ کے میڈا چن پچڑا میکوں یاد آ ویندائے بھائی
 کھڑا موت دی رخصت منگدا ہیں کیوں ڈیندائیں داغ جدائی
 توں بنڑ کے بنرا لُحَظے دا ویندائیں ما کوں مار مکائی
 تیڈے ٹرن توں پہلے ٹر ویسی ، میڈی ہے بیوہ بھرجائی

تیکوں کیوں ٹوراں لعل میڈا اے بخت حسین دی دھی دا
 تیڈے باجھ سہارا کون ہے اتھ بناں تیڈی ایس بنری دا
 میں چاہندا ہاں گھن بنری کوں ونج وٹن تے مان اُجڑی دا
 تیکوں علم نہیں ، مظلوم توں پچھ توں مل اپنی زندگی دا

توں ترائے گھراں دا مان ہیں چن کیوں گھر میڈا اُجڑیندائیں
 ویسی حسن دا گھر تھی بے رونق کھڑا کیوں اصرار کریندائیں
 سرتاج ہیں توں میڈی پچڑی دا اوندے سیت کوں کیوں بدلیندائیں
 حق مہر دے ونج کیوں بنری کوں میڈا لعل رنڈیپا ڈیندائیں

آہدائے راوی قاسم دے جڈاں رُخ تے زردی چھائی
منہ کھول کے قاسم چاچے کوں چا خشک زباں ڈکھلائی
آکھے ہووے ہاگھٹ پانی دا میکوں ویندی ہے پیاس مکائی
بس روندیں خاک تے بہہ گیا شاہ ، آکھے واہ تقدیرِ الہی

چا لب کھولے شاہ قاسم نے کیتی رو رو اے گفتارے
ہے پیاس بہوں کیا عرض کراں اے پاک علمبردارے
کیتا آخری سید سلام اُسدم تھیا حسن دا لعل تیارے
ہائے قاسم دا کہرام تھیا غش کر گئے پردہ دارے

روانگی از خیام

بناں رُخصت تھیندائے بنری توں وِچ دل دے حشر پیا ہے
نسی حوصلہ تھیندا بولن دا بنرا خاموش کھڑا ہے
ہسی مہندی والے ہتھیاں تے حسرت آمیز نگاہے
اَج بہوں کجھ آکھناں چاہندا ہے وِچ حائل شرم حیا ہے

بنی روکناں چاہندی ہے لیکن نہیں ڈک سنگدی ہنجواں کوں
 رو رو کے ملیندی ہے بنری مہندی توں سرخ ہتھاں کوں
 ہے رو آہدی لگ نظر گئی ہے میڈیاں لختے دیاں خوشیاں کوں
 کراں شکوہ اپنی قسمت دا ، یا رونواں بہہ درداں کوں

دل چاہندا ہس میں آکھ ڈیواں میڈی آس مکا نہیں بنرا
 میکوں بنری آپ بنڑایا ہئی ہنڑ بیوہ بنڑا نہیں بنرا
 میڈے پاک سہاگ دیاں گھڑیاں کوں ڈکھ وچ بدلا نہیں بنرا
 میکوں پاک سہاگ دے دشمنناں وچ ہنڑ چھوڑ کے جا نہیں بنرا

آکھے بنرا میں اے چاہندا ہم کل زندگی ساتھ بھیسیاں
 کونین دیاں خوشیاں دا صندل تیڈی مانگ ایچ آپ بھریساں
 لیکن اے سوچ توں چاچے دی جے میں نہ مدد کریساں
 ہے کون انہاں دا غربت وچ جے ساتھ نہ آج میں ڈیساں

رو آکھیا بنری پاک بناں میکوں ہے ایں درد رُوایا
 میڈا بنری بنڑ تہاڈے گھر آنون نہیں راس تہاکوں آیا
 میڈی قسمت دا تہاڈے ویڑھے تے جس وقت پیا ہے سایہ
 تہاڈیاں خوشیاں کوں مایوسیاں دا تقدیر چا کفن پوایا

میکوں فرض چھکیندائے ہک پاسے انوں تہاڈا پیار چھکیندائے
 میڈے آقا تے آ وقت گئیے ، نہ دل برداش کریندائے
 آج اپنی طرفوں ہر کوئی پیا پیار دے صدقے ڈیندائے
 میکوں اپنی طرفوں فدیہ کر پیا وقت ایویں ہنڑ ویندائے

ہے نازک دل ارمان لکھاں پئے سئے سئے درد مچلدن
 نہیں لفظ نکلدے ہونٹاں توں پئے اکیوں نیر نکلدن
 ہن لب خاموش مگر دل وچ پئے درد دے بھانہڑ بدن
 خاموشی نال پئے دامن وچ آج ہجر دے آنسو ڈھلدن

اے حسرت ہم جو کل زندگی تہاڈے سائے پٹھ نبھیاں
 میں اپنے پاک سہاگ اُتے کل زندگی فخر کریاں
 اے خبر ناہی میں بن دے وِچ تہاکوں جد دی طرف ٹریاں
 ڈو قدم نہ ٹری نال بناں ، بنڑ بیوہ ڈینہ گزریاں

کیڑھے منہ دے نال میں ہنڑ آکھاں ونجوڑ میدان وِچالے
 میکوں کلہا چھوڑ کے بیشک ونج میڈی زندگی دا بھائیوالے
 میکوں دَس تاں سہی ڈینہ زندگی دے کیوں کٹنن حسن دا لعلے
 میں کر بل رہاں یا شام ونجاں تہاڈی بیوہ ما دے نالے

شہادت

لتھا بن دے وِچ جاں گھوڑے توں ما اُجڑی دا سرمایہ
 ہر گھوڑے سمجھ کے ادب دی جا آقداں تے سر لایا
 تعظیم تھئی انجہ بنرے دی چا لاش نے رنگ بدلایا
 تھی بن دے وِچ تقسیم گیا خود پاک حسن دا جایا

لائی بل احیا دی مہندی جاں وِچ بن دے حسن دے لعلے
 اوں پاک حنا دی رنگت توں میدان تھیا کل لالے
 ہر ذرے خون دی مہندی لائی تھئے گھوڑیاں دے سُنھ لالے
 قربان شبیر دی غربت توں ودا گولے ویر دا لعلے

اجاں تیڈے سنون ادھورے ہن تیڈا پاک سہاگ لٹی گئے
 اجاں تازہ ہے رنگ مہندی دا بناں خون دے نال رنگی گئے
 تیڈا ہر ہک سنون آج خوشیاں دا درداں دی ویل گٹری گئے
 اُٹھی مانگ دے وِچ ہنڑ خاک روا تقسیم بناں ہنڑ تھی گئے

دستور ہے ہر ہک بنری دا آ ساہورے دل پرچیندن
 جیندا ساہورا گھر آباد ہووے ، آ پکے دِلا سے ڈیندن
 تیڈے ساہورے پکے ویڑھے دے دل کوں ارمان رُویندن
 لُحطے دی سہاگن جلدی کر پئے ظالم ظلم وسیندن

اے بنری قاسم بنرے دی تیڈا اُجڑ سہاگ گیا ہے
 سرتاج تیڈے کوں بن دے وِچ ڈُتا ظالم امت لہائے
 ہوی سرتوں سہاگ دی چھاں ڈھل گئی ہنی بیوگی دے ڈُکھ آئے
 شالا کوڑی ہووے خبر ایہا خود بابے کوں سڈوائے

میں ڈُکھ آئی ہاں دروازے توں میکیوں نظر نہیں بنرا آیا
 ہا شور ایہو میدان دے وِچ ہنڑ لہہ گئے حسن دا جایا
 پئے گھوڑے بھجدن بن دے وِچ میکیوں ہے ایں گالھ ڈرایا
 بھانویں بن وِچ تھی پامال گیائے تیڈیاں خوشیاں دا سرمایا

میڈی سین دا جانی قاسم دی میکیوں ہنڑ توں لاش چوا ڈے
 میکیوں صورت اپنے بچڑے دی اَج ول کھوار ڈُکھا ڈے
 جے قاسم نہیں تیڈا ساتھ ڈُتا اَج میکیوں صاف ڈُسا ڈے
 جے تیڈے دین دے کم آ گئے میکیوں پتر دی لاش منگا ڈے

بہوں دیر تھی ہے سردار میڈا میڈے پتر دی لاش نہیں آئی
 کیا اس قابل تساں سمجھیا نہیں نوہے اوندی لاش چوائی
 دس کیکوں بھیجے پتر کیتے تہاڈی اے بیوہ بھر جائی
 سرمایا اپنی بیوگی دا کھڑی ہاں سردار لٹائی

نہیں دیر تھی اے سین دا چن میڈا قاسم لعل اتھاہیں ہا
 ہاسی سرتے سہرے سنگناں دے کھڑا اکبر نال اتھاہیں ہا
 ہنٹریں گھنن سلام او آیا ہا کھڑا بہوں خوش حال اتھاہیں ہا
 پلوں آ بدھوایس بھینیں توں میڈا چن لچپال اتھاہیں ہا

میں ہر کہیں توں کھڑی پچھدی ہاں میکوں نہیں کوئی شخص دسیندا
 ہی ول ول آہدی گولن دا نہیں آج کوئی فرد گولیندا
 جے سمہ گئے بنرا بن دے وچ نوہیں کیوں توں تیج چویندا
 میڈا لٹھے وچ چن گم تھی گئے توں کھڑا ہیں نیر وپیندا

کوئی گول ڈیوے ایں دشت دے وِچ میڈا قاسم لعل وِنجی گئے
 انہاں چوں ٹبیاں دے وِچ بنرا گم ہک لُحطے وِچ تھی گئے
 ناہی واقف ایں ماحول کنوں بھانویں سفراں توں گھبری گئے
 میڈی زندگی دا سرمایا کر بیوہ مظلوم دی دھی گئے

ہنٹریں سہریاں نال سجایا ہم ہامی کیتے سنون تمامے
 ہتھ رکھ قداماں تے کیتا ہس میں توں آن وصول سلامے
 رب جانڑے کہیں مجبوری توں گئیائے کلبے چھوڑ خیاامے
 کوئی گھن جاوے میکوں اوں جاہ تے کیتا بنرے جتھ آرامے

ہن بکھریاں ہویاں سہریاں دیاں کجھ لڑیاں وِچ صحرا دے
 میں ہک ہک برگ توں پچھیا ہے جیڑھے سرخ ہن نال حنا دے
 نہیں خبر ڈسیندے بنرے دی کرے کوئی میڈی امدادے
 گھن وِجنائے خیمے قاسم کوں ہمی حکم اے بیوہ ما دے

شامی ملاعین کے عزائم اور پامالی

اَج حَسَنُ دے لعل دی سِج اُتے یکدم گھوڑے دوڑا ڈیو
 ایندے سگن دے ہر ہک سہرے کوں تساں خاک دے نال رَلا ڈیو
 سرتاج حسینِ دِی دھی دا ہے اینکوں خون دے نال رنگا ڈیو
 نہ بنری توں سنجرتج آوے انجہ لاش دا رنگ بدلا ڈیو

بہوں ہوندائے درد رنڈپے دا بنری کوں اے درد ڈکھاؤ چا
 بنری دا بھاگ سہاگ تساں بن وِچ پامال کراؤ چا
 اَج دھی دے رنڈپے دا صدمہ مظلوم دے کان ودھاؤ چا
 ایندی لاش نہ چا شبیرِ سنگے اے جہیں ترتیب بنڑاؤ چا

آکھے ظالماں کوں اے رو بنرا احسان یتیم تے لاؤ ہا
 میڈی لاش توڑے تساں ہک لحظہ پامالی توں بچاؤ ہا
 پردیس دے وِچ میڈی امری کوں نہ پتر دا درد ڈکھاؤ ہا
 نہ سامنے چن علی اکبر دے بنری دے وال کھلاؤ ہا

اَج حَسَنٌ دَا سَمَجھ یتیم میکیوں ہرگز نہ وِلاؤ خالی
 میڈی بیوہ امڑی نہ ڈکھے بچڑے دی دریدہ حالی
 میڈی لاش کوں چانوں آ ویسی ہنڑیں کل کونین دَا وِالی
 دھیاں دے رنڈپے توں ودھ کے داماد دی ہے پامالی

قاسم دی لاش توں نہیں آیا اَج کیوں سردار چوا کے
 میڈے پتر وفا اَج نہیں کیتی میکیوں دَس ہنڑ نظر اٹھا کے
 اتھوں ٹریا ہا میڈا چن آقا میڈے کھیر دیاں قسماں کھا کے
 ہم ٹوریا اونکوں ہتھ اپنے سر تے کئی وار رکھا کے

میں کیکیوں بھیجاں بن دے وِچ میڈا کون ہے آپ دَسا ہاں
 ہمی لاش چوانونی قاسم دی میں آخر اوندی ما ہاں
 تہاڈے ہتھ وِچ دُتیاں ہن آقا میں سوہنڑیں پتر دیاں باہاں
 میں بیوہ ہاں کیندی منت کراں احسان غریب تے لا ہاں

تساں گھوڑے روکو ہنٹر ظالم کرو لاش نہ اے پامالے
 اینکوں سہرہ سگن دا پایا ہا ایندیاں پھوپھیاں بہوں سک نالے
 نہیں قتل کریندا کوئی بنرے تساں ڈیکھو عرب وچالے
 اے تاں بنرا ہا ایندے مہندی توں ڈیکھو ہتھ ڈوہیں ہن لالے

داماد ہے اے میں بیکس دا ہامی ویر دی پاک نشانی
 سرمایہ ہے میڈی محنت دا ممتا دا دُر نورانی
 میں تاں سہرہ پا کے بھیجا ہا اے اپنا یوسف ثانی
 پامال تھیوے نہ بن دے وچ ایندی نوخیز جوانی

وچ دشت دے میڈے بنرے دا ہر سہرہ بکھر گیا ہے
 بہوں بے ترتیبی نال بناں بن وچ تقسیم تھیا ہے
 کوئی حسن بھرا کوں ونج آکھے تھئی آج بے وقت جفا ہے
 تیڈی نونہہ دا سہاگ آج خاک دے وچ چا شامل امت کیتا ہے

میڈا ویر حسن توں جلدی آ امداد توں کر مضطر دی
 میڈی دنیا تھی تاریک گئی ہے نمہی لعل دی لاش نظر دی
 ایں لاش دے خون اِچ ویر میڈی دستار ودی ہے تردی
 جیویں سیج سچی ہے قاسم دی ، نہیں کہیں دی سیج سنوردی

کچھ رنگ حنا دے قطرے اِج ہن بکھریے وِچ صحرا دے
 کچھ گھوڑے سمجھ تبرک اِج ہن گھن گئے نال جفا دے
 پھل سہریاں دے میکوں گھٹ ڈُسدن اِج ویرن لا تعدادے
 ایندی لاش کوں ڈکھ کے پئے گئے ہن میکوں چنتے بیوہ ما دے

جیڑھے سہرے پوئے ہن عون دی ما پھل چن کے انما دے
 او پھل سہرے گئے رل سارے وِچ ظلم بھرے صحرا دے
 میں لاش کوں چنڑناں چاہندا ہاں ہی دل وِچ درد زیادے
 ڈو برگ میں چا کے تھک پونداں آ ڈکھ توں حال بھرا دے

قرآن حسنؑ دا بن دے وچ بے دردی نال کھنڈی گئے
 ممتا دا پاک صحیفہ اَج پامال جہان تے تھی گئے
 الحمد کنوں والناس تائیں ایندا سارا ربط ونجی گئے
 ہر لفظ ایندی ہر صورت دا اعراب دے نال رنگی گئے

اُتوں رحل دے ظالم امت ہے اینکوں نیزیاں نال لہایا
 ایندے جھڑن سیتی ہر حرف ایندا پامال ہے کر ڈکھلایا
 ناطق قرآن دی ہر آیت بیٹھا ڈھدائے سینؑ دا جایا
 آکھے کجھ آیات ادھورے ہن ہنیں کے جیہاں ظلم وسایا

تیڈی لاش بے خیمے گھن جانواں کیویں ڈیکھسی آ بھر جائی
 اوں نال ہنجواں دے لو مہندی ہاوی نال حسرت دے لائی
 نمھی سمجھ آندی کیویں سہہ سنگسی اے حالت درد ستائی
 ہتھوں توں جدا کیویں ڈیکھسی او تیڈیاں انگلیں سرخ حنائی

جسیں پڑھ قرآن تے سورہ نظر ہئی گانا آپ بنڑایا
 ہتھیں گانا بھدیں کئی واریں ہاسی چم اکھیاں تے لایا
 ہتھ گانے والا بدن کنوں جڈاں نظر علیحدہ آیا
 تیڈی بیوہ امڑی ٹر ویسی ، اے درداں دا سرمایا

جیڑھی تیرہاں سال رنڈپے دے رہی ہے ایں سک تے گزریندی
 جیڑھی مقنعے دے ہر ہک پھل کوں ہئی چم اکھیاں تے لیندی
 جیندی متا ہئی ایں مقنعے کوں قرآن توں ودھ سمجھیندی
 تیڈے خون آلودہ مقنعے کوں کیویں ہے برداش کریندی

جیندی حسرت ہئی بہہ سیج اُتے بنی بنرا نت مسکانون
 جیندیاں اُمیداں ایں تانگھ دے وِچ چا تیرہاں سال نبھانون
 جڈاں سہرے پاوے بچڑے کوں ڈکھ یکدم سرتے آنون
 دَس اے جیہاں مانواں پتر دے کیویں اے جہیں درد پچانون

چا لاش بنے دی چادر وِچ شاہ خیمے آن پچائی
 خود لاش بنے دی ڈیکھن کوں ہر بی بی خیموں آئی
 رو عون دی امری فرمایا ٹر آ جلدی بھر جائی
 اساں سہرے پائے ہن قاسم کوں ، مہندی تقدیر ہے لائی

تساں نہ کھولو گنڈھ چادر دی ایندے وِچ ہے لاش بنے دی
 اے بنرا بنڑ کے آ گیا ہے ہسی لائی اِنج خون دی مہندی
 ایندے سہریاں دے پھل بن دے وِچ رہی ہے تقدیر کھنڈیندی
 ایندے سہرے ڈیکھ نہ سنکسی ما ہی ایہا گالھ رُویندی

ہر لاش میں چائی ہے ہک جاہ توں ایندی لاش آہی کئی جاہ تے
 کجھ برگ آہن وِچ مقتل دے کجھ برگ ہن من دریا تے
 لگ دیر گئی ہے میکوں پھل چنڑ دیں رہیاں چنڑدا کمر جھکاتے
 ایں چادر وِچ میں سہریاں دی آیاں ہر ہک چیز رلا کے

ترتیب بدل گئی ہے بنرے دی پہلے کوئی ترتیب بنڑانواں
 پچھے ول میں قاسم بنرے کوں اُتے سیج دے آپ سمہانواں
 ہے برگ و برگ جو لاش ایندی میں چاہنداں برگ رلانواں
 جیڑھے گھٹ ہن برگ او خود ونج کے میدان وچوں گول آنواں

اُتے سیج دے میکوں بنرے دا ہر برگ رلانواں پوسی
 اے تاں بنرا ہا تہوں اُج اینکوں ول بنرا بنڑانواں پوسی
 ہے ڈیکھناں آن کے بیوہ ما اینکوں خوب سجانواں پوسی
 ایندی مندری مقنع مقتل توں میکوں گول کے آنواں پوسی

کیویں مندری پویساں میں اینکوں ایندا ہر ہک برگ جدا ہے
 اُج مہندی والا ہتھ ایندا انگلیں توں دور پیا ہے
 نال ہتھ دے رلا کے میں انگلیں کئی واریں غور کیتا ہے
 ترتیب نہیں بنڑدی نظر آندی گیا میڈا دل گھبرا ہے

رو آہدائے بھین کوں جلدی آ ہی لاش سجانونی آ گئی
 کچھ کر امداد غریب دی ہم ترتیب بنرانونی آ گئی
 ہے دوبارہ میکوں بنرے دی ہر چیز رلانونی آ گئی
 وچ بن کربل دے غربت وچ اے رسم نبھانونی آ گئی

دستور ہے سہرہ بنریاں دا ہے متھے تے بدھویندا
 ہے تھی گئی دید ضعیف میڈی نمھی چہرہ مول ڈسیندا
 ایندے سہرے وچ رل خاک گئی ہے نمھی بنرا ہنٹر سُنجھیندا
 ایں رنگ دے وچ ترتیب ڈیون برداش نہیں میں توں تھیندا

سنجھ گھوڑیاں دے بے رحم آہن کر گئے ہن ستم زیادہ
 میڈے ایں نوشاہ دا کوئی سہرہ نہیں آج ڈیکھن دے ڈا دا
 آئیاں کئی مستوراں مدد کرن ودھ مان گئیے ممتا دا
 ترتیب مکمل نہیں تھی انجہ تقسیم تھیائے شہزادہ

دستور مطابق سیج اُتے بناں گھونگھٹ چا بنری دا
 منہ آخری واری ڈکھ تان سہی مظلوم دی بیوہ دھی دا
 توں سمہ گئیں خون دی لا مہندی نہیں کوئی پرسان ڈکھی دا
 آج منہ ڈکھلائی دے عیوض ڈکھ لایائے تیں زندگی دا

تیڈی لاش کنوں بہوں دُور لدھا تیڈا مقنع خون توں لالے
 ہوسی سگناں ویلے اُلجھ گیا کہیں گھوڑے دے سنبھ نالے
 لدھے منڑ دریا توں ہن میکوں ہتھ تیڈے گانے والے
 تیڈیاں مہندیاں لکیاں انگلیاں ہن گھدیاں بنری آپ سنبھالے

تیڈا بازو بند میکوں نہیں ملیا کل مقتل چھان کے آئیاں
 کجھ لڑیاں تیڈیاں سہریاں دیاں ہی کوشش نال گولائیاں
 جیرھیاں کچلیاں ہویاں چند لڑیاں آ ڈتین درد ستائیاں
 منگنی دی انگوٹھی نال اوہے ہی لاش تے آن سجائیاں

تیڈی سمہن دی جاہ تے گئی ہامی کر خوشبو توں اندازہ
 جتھاں لعل تئیں مہندی لائی ہئی اُتھاں اَج وی خون ہے تازہ
 پگ ساوی پائی ہاوی بابے دی اُوندا بکھر گئی شیرازہ
 تیڈی ہنڑ آ بیج سجائی ہم درداں دا سمجھ جنازہ

اے بھاگ حسن دے ویڑھے دا جیویں پورھیا بیوہ ما دا
 تیڈی شادی کوں میڈا چن پچڑا نہیں گزریا وقت زیادہ
 ہاوی موسم عین جوانی دا چا پتو جام قضا دا
 ہوندائے اوکھا وقت رنڈپے دا کیویں جھٹ نبھسی دُکھیا دا

تیڈی لاش دا ہک ہک ٹکڑا نہیں اے جگر ہے ما اُجڑی دا
 جیکوں گھوڑیاں چا پامال کیتائے ہے بخت حسین دی دھی دا
 ہنڑ بعد تیڈے میڈا چن قاسم رہیا حوصلہ نہیں زندگی دا
 پر ایں گالھوں اجاں جیندی ہاں احساس ہی بنری دا

میں لاش سنبھالی ہے ویرن دی وِچ برگ زیادہ کوئے نہیں
 جیڑھا گانے نال سجایا ہم ہتھ ماہ لقا دا کوئے نہیں
 انہاں سکنناں والیاں سہریاں وِچ مقنع دی بھرا دا کوئے نہیں
 بیا کیا آکھاں منہ بنرے دا اَج چمن دے ڈا دا کوئے نہیں

میڈا ہتھ نپ کے اَج کوئی توڑے گھن کولھ بنے دے جاوے
 کیوں کھارے چڑھیائے اُجڑی کون کوئی ونج کے لعل ڈکھاوے
 منہ چنناں ہم میڈا ہتھ اوندے کوئی چہرے تے ونج لاوے
 بیا کیس کرنائے ، میں توں لاش دی اَج ترتیب تاں کوئی بنڑواوے

میکوں بیوہ نونہہ دے نال کوئی ہتھ نپ کے آن بہلاوے
 او آ نہ سنکسی کوئی میکوں ہنڑ اوندے کولھ پچاوے
 ڈکھ بیوگی دا میں جانڑدی ہاں متاں نونہہ میڈی گھبراوے
 میں اونکوں تسلیاں بہہ ڈیساں متاں صبر ڈکھی کون آوے

والدہ پاک کے احساسات

ہامی حسرت وریاں چانوں دی ایہا رسم نبھا میں آئی ہاں
 جیڑھے ٹکڑے آئے ہن چادر وِچ ہاں نال اول میں آئی ہاں
 اُوبا گنڈھڑی چا کے فخر ہمی وری پتر دی چا میں آئی ہاں
 اَج وریاں دانگوں بچڑے دے کجھ ٹکڑے سجا میں آئی ہاں

آکھے ما قاسم دی خیمیاں وِچ نہ کوئی مستور اُلاوے
 میڈا بنرا سیج تے سمہہ گیا ہے ایندی نہ کوئی سیج ہلاوے
 ہا تھکا ہويا ترائے ڈینہ دا اینکوں نہ کوئی سین جگاوے
 شالا سُتیں چر نہ ہووِس اے ہر سین دعا فرماوے

سر رکھ کے ما دی جھولی وِچ ہا نندر کرن دا عادی
 ہئی جاگیا ہويا تہوں اینکوں ہے آ گئی نندر زیادی
 اَج بنرے دا احساس کرو کرے وین نہ کوئی شہزادی
 میکوں چنتا ہے ایں رونون توں اکھ کھل ویسی نوشاہ دی

آکھو بنری کوں نپ قدم ایندے نہ ایویں نیر وہاوے
 متاں بنرے دے آرام دے وِچ ایندے رونون توں فرق آوے
 ہسی آ گئی نندر جوانی دی ، بنری احسان اے لاوے
 شالا سکھ دی نندر نصیب ہووِس ہر کوئی اے دعا فرماوے

آکھے ما قاسم دی عون دی ما میکوں بنرا پتر جگا ڈے
 اینکوں ستیں ہوئیں تھی دیر گئی ہے اُتوں سیج دے لعل اٹھا ڈے
 ونج بنری ڈکھاوے بابے کوں خود بنرے کوں فرما ڈے
 ونجے وطن تے گھن باراتیاں کوں اِنج من کے حکم تہاڈے

جیندا چین سکون قرار تھیوے وِچ بن بر دے پامالے
 کیا اوندی زندگی زندگی ہے میکوں دس چا حسن دا لعلے
 جیندا تیں جیہاں چن تھی غیب ونجے ڈیکھے امڑی اکھیاں نالے
 میڈے صبر دا ہنڑ اندازہ کر نمھی کھولے سر دے والے

اُتے سیج دے میکیوں چن قاسم ہک وار توں گول ڈے میکیوں
 میکیوں سہریاں والا نہیں لبھدا دلدار توں گول ڈے میکیوں
 انہاں ٹکڑیاں وچ میکیوں نہیں لبھدے رُخسار توں گول ڈے میکیوں
 ہنٹر برگ اوندے رُخساراں دے ڈو چار توں گول ڈے میکیوں

میں منہ بچڑے دا چمناں ہے اَنج سہریاں نال سجا کے
 اِتھوں ٹوریا ہا میں بنرے کوں پیو دی دستار بدھا کے
 میں مقنع آپ بدھایا ہا بہوں حسرت نال بنڑا کے
 نہیں پگ ڈسدی ، نہ مقنع ہے ، آیائے مندری لعل لوھا کے

بیٹھی روندی ہاں اوں ویلے کوں اے زندگی دا سرمایا
 ملی ناہوی اجازت جئیں ویلے ہانویں روندنا خیمے آیا
 میں رنج وی تھی پئی ہم قاسم ہا تیں سر پاک جھکایا
 ارمان ہی تھی بہوں موجھا ہانویں ٹریا حسن دا جایا

کوئی بنری اپنے وارث دا شالا اے جیہاں حال نہ ڈیکھے
 اپنے نوشہ دے سہریاں کوں شالا خون اِچ لال نہ ڈیکھے
 کوئی دلہن اپنے بنرے دا مقنع پامال نہ ڈیکھے
 نوشاہ دی بیج تے بنری دے کوئی کھلے ہوئے وال نہ ڈیکھے

جاں بنری پاک نے وال کھولے کیتا غش بنرے دی مائے
 آکھے پوریہے تیرہاں سالاں دے آج ما کوں مار مکائے
 میں تاں بیوہ تھئی ہاں آج قاسم میڈے کیتے رات سیاہے
 میڈے کیتے ایں جگ فانی توں آج ٹریا حسن رضائے

جیویں میں تیکوں پرنا یا ہے ایویں پتر تاں نہیں پریندا
 جیڑھا حال ہے تیڈا بیج اُتے نوہی ما توں مول ڈکھیندا
 تیڈے نازک بدن توں صدق تھیواں، رہیائے بن وِچ بہوں زخمیندا
 رُخسار تیڈے ہن انجہ نازک جیویں نازک دل بھینیں دا

میڈا جسم لطیف نحیف آئی کل بخت ضعیفہ ما دا
 سنبھ گھوڑیاں دے بھلا کیا جانن اے گل عصمت ممتا دا
 میڈے پاک مزاج توں نا واقف ، کر گئے ہن ستم زیادہ
 لکھاں نازاں نال میں پالیا ہا ناہویں اے جہیں ظلم دے ڈا دا

ایندی لاش دی وارث ہے بنری اُوہا لاش تے پہلے آوے
 سرتاج دی لاش ہنڑ آ گئی ہس خود آن کے میت سہاوے
 ترتیب بدل گئی ہے لاش دی او خود آ ترتیب بنڑاوے
 آ کھولے وال ایندی لاش اُتے نہ بابے توں شرماوے

میں جانڑواں بنری قاسم دی میڈی شرماں والی دھی ہے
 میڈیاں بے وسیاں توں اَنج بیوہ گئی وِچ کر بل دے تھی ہے
 اونکوں آ کھو تیڈے بنرے دی آ خیمے لاش گئی ہے
 تیڈے پاک سہاگ دی لاش اُجڑی بن وِچ پامال تھئی ہے

ٹر پتر وُجَن تان پيو ما کول احساس نهیں اتنا تھیندا
 دھیاں دا رنڈیا پتراں دی ہے موت توں ڈھیر ڈسیندا
 اَج قاسم میڈا دل پھدائے رنگ ڈکھ کے پاک بنی دا
 نمھی وین اوندے میں سن سنگدا همی دل وِچ درد اُھیندا

میکوں پہلی وار بڈھیا اَج قاسم محسوس تھیا ہے
 اکبر دے ٹرن توں بنری دا میڈے دل وِچ درد سوا ہے
 ایندا پیکا ساہورا کوئی در نہیں بھرے جگ وِچ اَج تنہا ہے
 ذرا ڈکھ تان سہی کیویں روندی ہے اَج مانگ اِچ خاک روا ہے

دھیاں دا درد شریفاں توں برداش نهیں اصلوں تھیندا
 میڈے کولھوں مک الفاظ گنہین پچھاں کیویں حال بنی دا
 جیڑھی بنری اپنا بن دے وِچ ڈٹھا ہووے سہاگ لٹیندا
 اونکوں کون تسلیاں ڈے سنگدائے نمھی ہنڑاے درد پچیندا

آئی لاش بنے تے جاں بنری نپ قدم بنے دے بہہ گئی
 کیتے سینیں سنون رنڈپے دے چپ کر کے بنری سہہ گئی
 بھنیاں لاش تے چوڑیاں امری نے منہ تڑ تڑ ڈہدی رہ گئی
 کئی گالھ نہ کیستی ، سگناں دی توڑے مہندی لاش تے لہہ گئی

کھڑی تیج دے کولھوں آ بنری نپ پاند کفن دا بہہ گئی
 بنرے دی لاش دیاں ٹکڑیاں کول چپ کر کے ڈہدی رہ گئی
 جو مہندی پاک سہاگ دی ہئی ہنجواں دی سیڑھ اچ وہہ گئی
 کیتا غش بنری تاں شادی دی مندری وی لاش تے ڈھہہ گئی

کیتی رسم ادا ہر بیوگی دی جڈاں لاش تے سین دی جائی
 بھنیاں چوڑیاں پاک سہاگ دیاں اُتے لاش دے درد ستائی
 نپے بھین بنے دی ہتھ آ کے آکھے انجہ نہ کر بھر جائی
 متاں ما بنرے دی ٹر جاوے ہے پتر دی موت مکائی

بنرے دی لاش دیاں ٹکڑیاں دے اس دم انداز بدل گئے
 جڈاں ٹکڑے سہاگ دیاں چوڑیاں دے بنرے دی لاش اچ رل گئے
 کل ٹکڑے ترٹیاں چوڑیاں دے وچ خون دے رنگ دے ڈھل گئے
 جڈاں چوڑیاں خون توں تر ڈٹھیاں ہاں ہر مستور دے ہل گئے

بہہ سینیں^۲ کولھوں بنری دے خود وال کھولیدیاں رہیاں
 کل رسماں پوریاں بیوگی دیاں کل سینیں^۲ کریندیاں رہیاں
 شادی دی انگوٹھی بنری دی رو رو کے لہیندیاں رہیاں
 جیکوں بنری بنڑیندیاں رہیاں ہن ، اونکوں بیوہ بنڑیندیاں رہیاں

کہیں سین^۲ نے آ کے مانگ دے وچ چا سوہہ دی خاک رلائی
 نپ پاند کفن دا روندی رہی چپ کر کے درد ستائی
 جڈاں ہر ہک رسم ادا تھی گئی کیتا وین اے سین^۲ دی جائی
 سرتاج بنڑایا ہا تیں بنری ، ہوی بیوہ امت بنڑائی

ہر ٹکڑا چم بیٹھی آہدی ہے سن توں سرتاج دُکھی دا
 میں وانگ سہاگ نہ اُجڑ ونجے دنیا تے کہیں بنری دا
 ایویں ہوسی نصیب ایں دنیا وِچ مظلوم دی بیوہ دھی دا
 اُج بعد سہاگ دی اُجڑن دے نہی حوصلہ ہنڑ زندگی دا

ہے واہ قسمت تیڈیاں بھینیں دی ہن روندیاں درد ستائیاں
 تیڈیاں بھینیں گھن کے بنری کوں تیڈی لاش اُتے ہن آئیاں
 ایں تاں مہندیاں سامنے بھینیں دے ہن ہنجواں نال لہائیاں
 اینکوں کیس پاسے اسوں گھن ونجناے ہئی چچھدیاں امڑی جائیاں

ڈوہیں بھینیں لا کے انجہ مونڈھے ہسے بنری کوں گھن آئیاں
 ایویں آنڈیاں نہیں کہیں لاش اُتے خود بھینیں گھن بھر جائیاں
 چھسی بنرا گھونگھٹ خود آ کے ، ہن ایں اُمیداں لائیاں
 نوہیں بنری توں سنجرتج آیا ، ہنی حالتاں عجب بنڑائیاں

ونج آھ اکبر تون بنری کون آ بنرے نال اُلاوے
 دل میلے تھیں محشر کون نہ ہک لحظہ شرماوے
 ہوندائے شرم بجا ہر بنری دا ، اے نہ شرم اِچ وقت ونجاوے
 نہیں اے وی مناسب اِج بنری نہ لاش بنے تے آوے

جے شرم تون بنری نہیں آندی اونکوں فضہ ہنڑ گھن آ تون
 آکھیں نال امری دے آن کھڑو کہیں گالھ تون نہ شرما تون
 نوہی ویناں دا جے ڈا آندا چپ کر کے نیر وہا تون
 نہیں ٹر گیاں کولھوں شرم ہوندا ، ہنڑ اچھک نہ شرم و حیا تون

ایں لاش دی صرف او وارث ہے ایں گالھ تون ہاں گھبرایا
 صرف اُندی خاطر ہنڑ توڑیں کہیں لاش کون ہتھ نہیں لایا
 بنرے دے رُخ تون کہیں بی بی نہیں ہنڑ تائیں کفن ہٹایا
 اوہا آن کے کفن دے بند کھولے ہے چاہندا سین دا جایا

توں نہ کر سنون رنڈپے دے نہ میں اے برداش کریساں
 تیکوں ڈیکھ کے میں ایں رنگ دے وچ ڈینہ زندگی دے گزریساں
 جڈاں تیں اے سنون ادا کیتے میں ٹر دنیا توں ویساں
 تیکوں بنری ڈیکھ کے میں زندہ چن قاسم کوں سمجھیاں

توں جانڑدی ہیں وچ غربت دے میکوں قاسم چھوڑ گیا ہے
 میکوں پتر دی موت توں آج تیڈے اُجڑن دا درد سوا ہے
 میڈے کیتے گھٹ نہیں آج بنری جیڑھا تیڈا حال تھیا ہے
 تیڈی ڈیکھ کے شکل رنڈپے دی ڈتا اپنا درد بھلا ہے

تیڈے ٹرن دے صدمے چن قاسم ہے جگر میڈا ازمایا
 پیو ما دے جگر توں پچھ قاسم ہوی کے جیہاں اے ڈکھ لایا
 بنری دے رنڈپے دے صدمے ہے میڈا جگر ہلایا
 میکوں علم ہے بیوہ دھی کوں میں نہیں ہنڑ تائیں ونج پرچایا

نہیں سمجھ آندی کیوں ونج کے میں اَج بنری کوں گل لاناواں
 نہیں لہدے کئی الفاظ میکوں کیا بچڑی کوں پرچاناواں
 کھڑا وین میں سنڑداں چپ کر کے نہی سمجھ آندی کن جاناواں
 جیندا بھاگ بھاگ لیچ گئے ، کتھوں میں قاسم گھن آناواں

دعا پاک

بک ڈینہ ہوسی آسی حسن دا چن میکوں ڈکھ بھل وین سارے
 ہتھ بہہ گانا چن خوشیاں دا چڑھ آسی خیر دا کھارے
 میڈی ہر اُمید دے گلشن وِچ ہوسی پل پل فصل بہارے
 میں لکھ لٹویاں کرن سلام جاں آسن گھوٹ کنوارے

ہا پورھیا تیرہاں سالاں دا ہئی حسرت بیوہ ما دی
 نوخیز جوانی قاسم کوں ہئی آ گئی راس زیادی
 کیتی امت ویلے سگناں دے وکھری تدبیر حنا دی
 توڑے ہنڑتاں ما ایں بنرے دی کرے خوش تھی لعل دی شادی

ہنڑ بنریٰ پاک دے دنیا تے ڈکھ حسنؑ دا لعلؑ مکاوے
 پا سہرہ چن علیؑ قاسم کون دوبارہ سبج سجاوے
 ہنڑ بیوہ ما دی ہر حسرت پوری خود آن کراوے
 ہنڑ جعفرؑ دا سردارؑ سخی لکھ تاج خوشی دے پاوے

ہر وہندی اکھ دی حسرت ہے ڈیکھے ابدی دور خوشی دا
 اٹھے ماتم دی صف ایں گھرتوں مکے سوگ رسولؑ دی دھی دا
 لاوے تخت عدل دا سینؑ دا چن پووے مل بے وقت لٹی دا
 پچھے حسنؑ دا چن کہیں ڈاج کیوں ہے لٹیا پاک بنیٰ دا

جعفرؑ دی دعا ہے ہنڑ توڑے ڈکھ ختم ہونون بنریؑ دے
 ڈینہ پاک سہاگ دے ول آنون مظلومؑ دی بیوہ دھی دے
 کل سنون دوبارہ سینؑ کرے علیؑ قاسمؑ دی شادی دے
 آوے حسنؑ دا جانی اَج گھن کے، وِچ سینؑ دے گھر دے عیدے

جعفرؑ چن حسنؑ دا ماہ لقا سر سہرہ سگن دا پاوے
 بیا فاتح شام آج شام کنوں گھن پور تمامی آوے
 سادات دے غم تھی ختم و نجن رب حق دا راج ڈکھاوے
 ابدالاباد تائیں سینؑ دا چن اے راج تے بھاگ ہنڈھاوے



یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب شہنشاہِ وفا ابوالفضلِ عباس

علیہ الصلوٰۃ والسلام

فضائل

جئیں توں فردوسِ معطر ہے ایسی خوشبو عباسِ
حیدرے نور توں شمسِ منور ہے ایسا خوش رو عباسِ
بنی ہاشم دا جیکوں قمر آہدن ایسا ماہ رو عباسِ
قربان کیتے جئیں اصغر توں اپنے بازو عباسِ

جیڑھا ارض و سما تے چھایا ہے او پاک سما عباسِ
کیتی عطرِ فشانِ عظمت تے او ابرِ بقا عباسِ
کل کفر پرست زمانے تے بنڑیا بادِ فنا عباسِ
کیتی ویر دے نال ہر موقعے تے ہر آن وفا عباسِ

عبّاس ہے ناز ایں ویڑھے دا جنیں تے کرنا ناز بجائے
 حیندے کرم دی چھاں تے سکھ دے ڈینہ کل آلّ اطہار نبھائے
 حیندے نقش قدم کوں چمدی ہے جگ دی بے عیب وفائے
 ہے قسم عبّاس دی ملک وفا دا ہے غازی پاک خدائے

حیندی ذات تے فخر ہے عصمت کوں او سینّ دا لعل عبّاس
 وِچ شان تے عظمت وِچ ڈسدا خود بابے نال عبّاس
 اللہ دا جلال ہن پاک علیّ اُوندا اصل جلال عبّاس
 میڈی سینّ ہے لُج کل ویڑھے دی اُوندا بچپال عبّاس

تطہیر دے گلشن وِچ ڈسدا ہک وکھرا گل عبّاس
 ہے جز گلشن دی ، پر ڈسدا اے کل دا کل عبّاس
 تسلیم و رضا دے کنڈے تے گیا اے جیہاں تل عبّاس
 توحید دے پردہ وحدت دا گویا مانگواں گل عبّاس

اے خیمے آلِ محمدؐ دے عباسِ دی اے منشاءِ
 تہاڈی عظمت توں جندِ غازیِ دی ہووے لکھ وار فدائے
 نہ اٹھے شالا محشر تائیں تہاڈو کوئی گستاخِ نگاہے
 اتھاں پانون سہرے پتراں کوں خوش تھی کے بھین بھرائے

میڈے ڈھدیں خیمے لا غازیِ احسان اے بھین تے لا چا
 کیوں خیمے نصب کریندے ہن آج بھین کوں اے سمجھا چا
 ہوندی خیمیاں دی ترتیب ہے کیا ہمیشہ کوں آپ دُسا چا
 کیوں باہر قنات لویندی ہے خود بھین کوں ویر سکھا چا

آ ویندن وقت شریفاں تے متاں درد نبھانوں پونوں
 متاں کہیں ویلے مستوراں دے میکوں خیمے لانوں پونوں
 ہی وقت توں ڈردی کہیں ویلے متاں پردے بنڑانوں پونوں
 متاں ٹھرے ہوئے خیمیاں وچ غازیِ میکوں بال سمھانوں پونوں

ہر چوب خیام دی نپ غازی کھڑا اھیوں نیر وھاوے
 آکھے خیمے سین دیاں دھیاں دے تہاکوں غیر نہ کوئی ہتھ لاوے
 جیڑھے تیور امت شقی دے ہن تہاکوں خالق آپ بچاوے
 مثالا کوئی ظالم میڈی زندگی وچ نہ کولھ خیام دے آوے

آج میں پیا لینداں ہر خیمہ ہر ادب دی رسم نبھا کے
 آیت تطہیر کوں پڑھدا ہاں ہر چوب خیام دی لا کے
 خالق نہ پھراوے دشمن کوں ودا روندناں تہوں گھبرا کے
 رب جانڑے امت ہے کیا کرنا انہاں خیمیاں دے کولھ آ کے

سات محرم

عباس تے عین شباب ہے آج ہن ساگی زور علی دے
 میڈی نوں لکھ تے نہیں تک پوندی احسان ہن ذات جلی دے
 میکوں خیمے پٹن دا حکم ڈتائے آج بن وچ پتر نبی دے
 پابندیاں وچ تھی ختم گنبن عباس دے ڈینہ زندگی دے

انجہ خیمے پٹن دا نہا آہدا رکھ حوصلہ کوئی اَج دل دا
 اے دنیا خون اِچ غرق ہوندى جے اذن عباس کون ملدا
 دشمن دے خون دیاں ندیاں وِچ راہوار میڈا اَج ٹھلدا
 ہئی کیا جرأت کہیں فاسق دی آ کولھ خیام دے کھلدا

میکوں خیمے پٹن دا آہدے ہو، نوہے ڈیندے اذن بھرا کون
 ڈیو اذن میکوں، نتھ پا ڈیواں ایں ساری قوم جفا کون
 پابندیاں وِچ جے ٹور باہسو جگ تون سلطانِ وفا کون
 اے ظالم شام بازاراں وِچ گھن دین عون دی ما کون

صبح عاشور اجازت طلبی

تساں میکوں علم عطا کیتائے میں علم دی لاج رکھیاں
 تساں اذن ڈیوو میں بابے دے کل جوہر یاد ڈیویساں
 بھل خیبر خندق بدر ویسی میں او انداز ڈکھیاں
 جیکوں حشر تائیں نہ کوئی تروڑے او قائم ریکارڈ کریساں

تیں چپ رہنائے غیور بھرا جیڈے ظالم ظلم وسانون
 خاموش رہیں توڑے اکبر کوں پئے ظلم دے لہانون
 تیں جنگ نہیں کرنی جے ظالم میڈی غیرت کوں ازمانون
 توڑے ازل دے پردہ داراں دے پردے دا نام وی چانون

میڈا مقصد ہے مظلومی وچ پیاں درداں کوں گل لیندا
 تیڈے بدن اچ خون امیر دا ہے ہی تیڈا جوش ڈریندا
 ہر گالھ امت تے جڑدی ہے پیاں تہوں تلقین کریندا
 جیڈا ظلم ہووے تیں چپ رہنائے جے ہیں میڈی ویر منیندا

کیوں نال ہاوے میکوں گھن آئے جے ڈکھ اپنانوناں ہاوے
 ڈے مس لہندے کل سینیں دا انجہ صبر ازمانوناں ہاوے
 جے غربت وچ کل گھر دا گھر پامال کرانوناں ہاوے
 میں ٹر ویندا جے بنری دا اتھاں ڈاج لٹانوناں ہاوے

کیا فائدہ میڈے آنون دا ونجے جے ہر درد پچیہ
 میڈے صبر کرن دے کیوں نکلن اے جہیں پر درد نتیجے
 کل زیور کپڑے ہر چادر ونجے ظلم دے نال لٹیجے
 ایں ظلم کنوں پھٹ جگر ویسی ، کیوں اے برداش کرتجے

میڈے صبر دی حد تھی ختم گئی ہے قاسم دا ڈیکھ کے حالے
 اوندے ہک ہک برگ دے نال تھیائے عباس دا دل پامالے
 مجبور ہاں تیڈے امر دے وچ میڈا قیدی ہک ہک والے
 عباس دا جگر ہنڑ پھٹدا ہے نمہی تھیندا ضبط جلالے

تیڈا جنگ کرنا میڈا چین ویرن میڈے مقصد دا نقصان
 مظلوم نے دین بچانوناں ہے میکیوں نآنے دا فرمان
 توں کلبا پتر علی دا نہیں ، مظلوم دا اے اعلان
 جے قتل کرن مقصود ہوندا ، میکیوں تیئیں توں وی آسان

توں پیشک پتر علیٰ دا ہیں تیڈی قدرت وِچ کونین
 حیدری طاقت گھٹ نہیں حیدر توں اوں شیر دا نام حسین
 میڈے بازو وِچ ہن لکھ غازی ہر زلف علیٰ دی عین
 آج سر ڈے دین بچانوناں ہے کرار دے نور العین

ہوے اوکھیاں منھیاں بھین بھرا نہیں دل برداش کریندا
 بند امراں وِچ ، جھٹ غربت دے ، کھڑاں رو رو کے گزریندا
 میڈا وعدہ ہے جنگ نہیں کرنی ہاں صرف اتنا منویندا
 توڑے موت کیتے چا گھل میکوں جے آج احسان ہیں لیندا

منہ کر کے نجف دو رو آہدائے گئی غیرت جگر کوں کھا ہے
 ہے آ گئی لاش ہنڑ قاسم دی عباس کھڑا تنہا ہے
 میکوں اذن نہیں ڈیندا سبطِ نبیٰ میکوں بابا معاف کرا ہے
 میکوں گھن ڈیو اذن آج آقا توں اے غازی دی منشاء ہے

جڈاں روندی ہے بنری قاسم دی میڈا زخی جگر ہے تھیندا
 اوندی مہندی وانگوں رنگ تھی گئے میڈیاں مایوس اکھیں دا
 میکوں آہدی ہے امڑی قاسم دی نمھی کوئی ہمدرد ڈسیندا
 تیڈے ڈہدیں غازی بنری دا رہے پاک سہاگ لٹیندا

ساڈی آس اُمید دا ہر غنجہ آج پیاس کیتائے پامالے
 چا خالی جام معصومہ نے کیتا آ کئی وار سوالے
 توڑے مہندی قاسم بنرے دی اسماں لوئی ہنجواں دے نالے
 ہنڑ چن قاسم دے نال تھیائے عباس دا دل پامالے

عباس کیویں خاموش رہے ہووے سرتے موقع جنگ دا
 ایویں ٹردا سین دے پتراں کوں ہنڑ غازی ڈکھ نہیں سنگدا
 برداش نہیں تھیندا ایں گالھوں کھڑاں موت دی رخصت منگدا
 میکوں شرم آندائے چن قاسم دا آیا لاشہ ہے جنیں رنگ دا

ہے آسرا کل مستوراں دا جیوے جگ تے لعل علیٰ دا
 نہیں بعد قاسم دے لطف رہیا عباس دی ایں زندگی دا
 جیکوں راتیں سہرے پائے ہاوے گئیے ٹر او مان ڈکھی دا
 میکوں خیمے وچ نہیں بہن ڈیندا ہر وین لٹی بنری دا

پے وین سزیندن بنری دے نمھی دل برداش کریندا
 پرچانونی ڈیون قاسم دی نمھی شرم کنوں میں ویندا
 میکوں آج بیوہ بھرجائی دا غم کھڑا ہے خون رُویندا
 میکوں اذن عطا کر سین دا چن ہی حوصلہ ساتھ چھوڑیندا

تیڈی آس تے غازی کل بھینیں ہن وچ جنگلاں دے آسیاں
 ساکوں کلہا چھوڑ کے کن ویندائیں ہن آہدیاں درد ستائیاں
 کیڑھا ضامن ڈسدائی پردے دا ہن ظلم دیاں بدلیاں چھائیاں
 ونجوں کنتے گھن مستوراں کوں ہنی پچھدیاں سین دیاں جائیاں

کیوں ڈیواں رخصت میں تیکوں نہ قدماں تے ہتھ لا توں
 ہی سر تے سایہ بابے دا اَج غازی نہیں تنہا توں
 جے ونجناں چاہندا آئیں چن ویرن ونج پچھ خود عون دی ما توں
 آئی ہے میڈی آس تے جنگلاں وِچ نہ غازی بھین رُوا توں

چم متھا فضل دے بابے دا کیتا گریہ سین دی جائی
 آکھ جے میدان دو ویندا ہیں ونج منت ڈکھی تے لائی
 کل مستورات تے بال یکے ونج وطن تے آپ پچائی
 یا اے چا ڈس بازاراں وِچ کیوں ویسی موت ستائی

عباس اَج صاف نظر دے ہن جگ دے گستاخ ارادے
 نہیں ساڈے ٹرن تے گل مکنی رُخ ڈکھ توں قوم جفا دے
 ساڈے قتل تے جے گل مک جاوے کریں شکر توں ذاتِ خدا دے
 انہاں ظالماں دے جیڑھے تیور ہن ہی چنتے پاک ردا دے

بک واریں میکیوں اذن چا ڈے کرو شیر کوں ہنڑ آزادے
 ایں رنگ دی جنگ کراں حشر تائیں رہے قوم جفا کوں یادے
 ہن پابندیاں وچ سین دا چن ودھ حوصلے گئے دنیا دے
 اتھاں پہنچی ہے نوبت نہیں بچدے ہنڑ خیمے عون دی ما دے

عباس کوں حکم چا ڈے آقا انجہ غازی تیغ چلیسی
 دل اموی خون دا کوئی قطرہ نہ تھی گستاخ ایسی
 تیڈی نسل دے سامنے محشر تائیں کوئی بیعت دا نام نہ چلیسی
 تیڈے بارہویں لعل دی شاہی دا میڈی تیغ اعلان کرلیسی

رہیاں ہنڑ تائیں ایں امید دے وچ تھیںسی جنگ دا اذن عطاءے
 میں ایں امید تے ہنڑ توڑیں ہن سارے درد پچائے
 اے سوچیا ہم جڈاں حکم تھیںسی ڈیساں سارے قرض لہائے
 میکیوں ہنڑ وی آہدے ہو جنگ نہ کر، تیڈی آقا کیا منشاءے

میکیوں لوڑ نہیں پانی اصغر دا ساکوں غازی چھوڑ کے جا نہیں
 میں آسرا ٹوراں بھینیں دا میڈی ممتا کوں زیبا نہیں
 تساں ٹرن دا ناں جڈاں چنڈے ہوسن سنگدی عون دی ما نہیں
 پردیس اچ بھین بھرانواں کوں توڑے توں عباس رُوا نہیں

ساکوں کلہا چھوڑ کے کیوں ویندائیں عباس ایں فوج وچالے
 تساں جانڑدے ہو میں کلہی نہیں میڈی بیوہ نونہہ وی نالے
 جے خیمیاں تے پئے لوٹی گئی ساڈی لہسی کون سنبھالے
 ہے کیڑھا وارث بنری دا ، اگے ٹر گئے حسن دا لعلے

کیوں چنڈائیں نام علی اکبر دا میڈی سین دا دُر نورانی
 ودھ اکبر قاسم توں غازی ہے تیڈی اہم جوانی
 تساں زندگی ہوکل مستوراں دی تیڈی ذات ہے حیدر ثانی
 دَس بعد تیڈے ہے کہیں کرنی انہاں خیمیاں دی نگرانی

پیا کرن وینداں میدان دے وِچ میں پوری رسم وفا دی
 میڈے بعد نہ رووے فضل دی ما! میڈی لاش تے کوئی شہزادی
 تساں پتر جوان فدا کیتائے قربانی ہئی ممتا دی
 تساں غازی بنڑ کے کرنی ہے سدا نوکری بھین بھرا دی

میں جانڑدا ہاں میڈے بعد ہوسن ایں گھرتے ستم ہزارے
 کوئین دیاں سینیں ڈیکھنے ہن ونج شام والے بازارے
 میڈی کمسن دھی ہے نال تیڈے کریں فکر نہ توں زہنہارے
 معصومہ سین دی نوکری وِچ ویسی اے بھی وقت گزارے

چم متھا فضل دا رو آکھے اے ہن دستور دہر دے
 سر آقا دی نعلین اُتوں قربان غلام ہن کردے
 میڈا لعل اے توں وی جانڑدا ہیں اساں نوکر ہیں ایں در دے
 کریں کوشش تیڈی زندگی وِچ محفوظ رہن ننت پردے

جناب سجاد علیہ السلام سے وداع

اے غیرت نگر دا شہزادہ شاگرد عباس جواں دا
عباس دے وانگوں بعد میڈے توں خیال رکھیں پھوپھیاں دا
نہ ڈکھ پردے دے جگر کوں لا پیائی اوکھا وقت ہنڑ آندا
تساں ونجناے شام بازاراں وچ اے قافلہ گھن ڈکھیاں دا

تساں چاچا سوکھے کم چنڑ کے پئے ہو اپنا وقت نمھیندے
ہتھ قلم کرانوں سوکھا ہے ہن بے ڈکھ جگر ہلیندے
بازار دے سفر شریفاں دی ہن غیرت کوں ازمیندے
غیور کڈاہیں گھن پھوپھیاں نہیں شہر عبور کریندے

پیار سمجھ کے بیکس کوں پئے ہو سارے چھوڑ کے ویندے
آج سارے آ کے پھوپھیاں دی ہوئے میکوں پارت ڈیندے
میکوں شام غریباں دے آ کے حالات وی ہو سنڑ ویندے
تساں آپ انہاں مستوراں دی ذمہ داری کیوں نہیں چنیدے

اذن جہاد کیلئے وسیلہ بنانا

میکوں جنگ دی اجازت بابے توں ڈے سین میڈی گھنوا توں
 کرے نہ پابند آج نوکر کوں ایہا بابے توں منوا توں
 یا بابے پاک کوں ڈکھلا کے ایہا میکوں مشک پوا توں
 جے پانی میں نہ گھن آیم ٹر ویساں ایں دنیا توں

میں جنتے وینداں بال یکے آ ویندن نیر وہا کے
 میڈو رو رو ڈہدن ہتھاں وچ خود خالی جام اٹھا کے
 کئی بال تاں منگدن آ پانی میکوں خشک زباں ڈکھلا کے
 میکوں شرم آندائے انہاں بالاں توں کھڑا رونداں نظر جھکا کے

پئی ہے مشک پویندی معصومہ ہے غازی نیر وہیندا
 ہے کمر جھکا کے ہتھ غازی خود آ قدماں تے لیندا
 رو آہدائے پانی بھرن کیتے ہی وچ میدان دے ویندا
 کریں سین دعا پووے مل پانی ہی ہر ہک چارا لیندا

دُوہیں پانی منکسوں امت توں ہن ظلم و ستم دے واسی
 اصغرُ دی پیاس دی خود میکوں پوسی کرنی اُتھ عکاسی
 قسم خدا دی اصغرُ توں گھٹ بھین نہیں اُوندی پیاسی
 میڈے پانی منگن تے امت کوں امید ہے کجھ رحم آسی

تساں کمسن ہو میں جانڑدا ہاں ہے بہوں گستاخ رعایا
 اگے ہک دے خالی وُلن کوں نہیں اَج تائیں عباس بھلایا
 اے سارے فدک دے غاصب ہن میکوں ہے ایں گالھ رُوایا
 اے خلقت آکھسی کمسن کوں ہوی کرن سوال سکھایا

روانگی ازخیاں

آیا علم کوں چا جڈاں خیمیاں توں خود نیر وہیندا گیا
 نہ ملن جیہاں مل اذن گیا ارمان کریندا گیا
 جیویں ٹوریا بیکس غازی کوں ہتھ جگر تے لیندا گیا
 افسوس دے ہتھ میدان تائیں عباس ملیندا گیا

گھن خالی جام معصومہ دا ٹریا بن دو سین دا لعل
 در خیمے توں اے کوک آئی ڈھلیا ساڈا بخت اقبال
 عباس علی دے نکھرن دا ہا سین کوں درد کمال
 جڈاں ادرکئی عباس آکھیا کھل گئے سینیں دے وال

آب طلب فرمانا

بالاں دے نال تاں دنیا تے نہیں دشمنی لوگ رکھیندے
 نہیں کافر وی معصوماں تے آ پانی بند کریندے
 معصوم تمامی چا کاسے کھڑے ہن آج نیر وہیندے
 ہن آخری دم علی اصغر دے تساں کیوں پانی نہیں ڈیندے

جیڑھی سین شیراف دی منزل تے تہاکوں ہا پانی پلویا
 میڈے مونڈھے وچ اے مشکیزہ ہے اوں معصوم پویا
 آج اوہا سین پیاسی ہے احسان ہا جنیں فرمایا
 اصغر دی پیاس اوں کمسن کوں ہے کرن سوال سکھایا

تیڈیاں انہاں و ہندیاں کندھیاں تے ہنی تسیاں سین دیاں جائیاں
 توں موجاں مار کے پیس و ہندا ہن روندیاں درد ستائیاں
 حق مہر ہیں جیندا آج انہاں ہنی خالی مشکاں چائیاں
 کر تیمم پڑھن نمازاں کوں میڈی سین دیاں کل بھر جائیاں

تیڈیاں و ہندیاں کندھیاں توں ہر کوئی سیراب پیائے آج تھیدا
 نہیں کوئی وی رُکیندا دریا توں پئے ہر کوئی پانی پیندا
 جیڑھے مالک ہن دریانواں دے ہے پیاسہ پور اوہیں دا
 کیا کوئی حق نہیں دریانواں تے کونین دیاں سینیں دا

اے کون کھڑائے دریا دے وچ نہیں بالکل پانی پیندا
 کھڑائے پیاسہ گو دریا دے وچ نی بھاندا رُخ پانی دا
 نہیں پانی دو اکھ بھر ڈہدا رنگ سرخ ہے پاک اکھیں دا
 ہسی یاد آندی تس اصغر دی رو ڈیندائے جگ بھینیں دا

ہسی مشک بھری ہتھ پس گئے ہس اے وی بہوں محسوس کریندائے
 ہتھ گرم ذرہ دے نال کھڑا خود رو رو آپ پونجھیندائے
 عباس نہ تیکوں منہ لیسے کھڑا پانی کوں فرمیندائے
 ساڈیاں گالھیں تھیں محشر کوں اے آکھ کے خود بڈ ویندائے

اے مشک بھریندیں رو آہدائے شالا خیر دی خیمے جانویں
 میڈی معصومہ دے ویرن دی توں ونج کے پیاس بجھانویں
 ترائے ڈینہ دے تیاں ہونٹاں کوں توں ونج سیراب کرانویں
 آج سین دے خدمت گاراں وچ عباس دا نام لکھانویں

بھر پانی نہر توں باہر آیا کل تیاں دا سرمایا
 آوے حمد کریندا خالق دا مخدومہ سین دا جایا
 چا تخفے آ کے ویڑھ گھدا یکدم گستاخ رعایا
 عباس نے سین دا مشکیزہ چا سینے پٹھ لکایا

ہے واچھڑ و سدی تیراں دی ہے آندا مشک بچیندا
 ہر آندے تیر کوں سینے تے آندائے عباس جھلیندا
 رو آہدائے مشک اے نیمیاں وچ عباس توڑے بچویندا
 بچ اصغر پوندا ، سینیں توں تھی سرخرو غازی ویندا

ہک ظالم چھپ کے وار کیتا تھیا قلم عباس دا شانہ
 آکھے خالق توں منظور چا کر اے بیکس دا نذرانہ
 ایں مشک دے عیوض لوڑھ نہیں میکوں زندگی دا پروانہ
 میکوں خالق سین دا مشکیزہ آج زخمیندا ڈکھلا نہ

عباس وفا دے آج جملہ آداب نبھیندا آندائے
 آج اپنے بازو اصغر دے صدقات گزیندا آندائے
 ہر آندے پھل کوں سینے تے عباس جھلیندا آندائے
 توڑے بازو تھی قربان گنیں پر مشک بچیندا آندائے

معصوم بتالی (42) درتے آئے چا خالی آب دے کاسے
 ہر بال ہا آہدا ہک بے کوں میکوں تیں توں ڈھیر پیاسے
 معصومہ سین ہے رو آہدی میکوں اصغر دا احساسے
 پہلے پانی ڈیسی اصغر کوں میڈا چاچا قدر شناسے

کھڑے ڈہدے ہن راہ غازی دا ہن پیاسے بے اندازے
 ڈیکھ علم کوں آکھن آ گیا ہے تیاں دا مایہ نازے
 پئی دید جاں پھٹی ہوئی مشک اُتے گیا کھل درداں دا رازے
 رہے خالی جام ہتھاں دے وچ کیتا بدن توں روح پروازے

اُٹھو سینیں نجف دی منت منو ہے اوکھی مشکل بنڑ گئی
 تہاڈے ویر دے چارے پاسوں ہے چھا جور و جفا دی گھنڑ گئی
 میں ڈیکھ آئی ہاں عباس دی ہے دستار زمین تے جھنڑ گئی
 ودا غازی لہندائے زین اُتوں مظلوم تے اوکھی بنڑ گئی

میڈے ویر تے غربت آگئی ہے ہر سین احسان اے لاوے
 میڈے ویر دا دل بہوں زخمی ہے نہ کوئی اے زخم ڈکھاوے
 کوئی بال خیام دے اندر ہنڑ پانی دا نام نہ چاوے
 میڈے ویر کوں ٹرناں غازی دا میں چاہندی ہاں یاد نہ آوے

زین چھوڑنا

حمید آہدائے میں بن دے وِچ ڈٹھائے پاک عباس کوں لہندا
 ودا پھٹی ہوئی مشک بچیندا ہا ہئی ڈسدا مینہ تیراں دا
 بن بازواں آندا لڑدا ہا جیڑھا ماشکی ہا تسیاں دا
 اوندے ہر مونڈھے توں ڈسدا ہا ہک چشمہ خون دا وہندا

چھٹی زین عباس توں بن دے وِچ معلوم ایویں ہا تھیندا
 پیا عرش زمین تے جھنڈدا ہا ہئی فلک بھی سرخ ڈسیندا
 بن بازواں دے لتھا بن دے وِچ ہا میڈا جگر چریندا
 میکوں بن وِچ صاف سنڑیندا ہا کراٹ اوندیاں بھینیں دا

میں بیکس تے ناراض نہ ہنڑ تھیوے کوئی وی پردہ دارے
 ہا ضامن تہاڈے پردے دا میڈا ویر علمبردارے
 او زین توں لہہ گئے بن دے وچ ترٹ مان گئے ہم سارے
 نہیں بچدے خیمے ہر بی بی تھیوے شام دی طرف تیارے

ہر سین ہنڑ اپنے پردیاں دی ہر ہک اُمید لہاوے
 نمھی کوئی ڈسدا مستوراں دے جیڑھا پردے آن بچاوے
 میڈا غازی شاید ہنڑ جھنڑ گئے کوئی خیر دی خبر سناوے
 ہنڑ اپنا پردہ ہر بی بی خود کوشش نال بنڑاوے

کھڑے نعرے لوگ مریندے ہن ہی ترٹ گیا مان بھرا دا
 کیوں سر اطہر توں ڈھل گیا ہے ہنڑ برقع فضل دی ما دا
 عباس دے ٹرن دے نال میکوں ہے چنتا پاک ردا دا
 ہے ڈسدا میکوں امت دا اَنج بہوں گستاخ ارادہ

آکھو ونج کے عون دی امڑی کوں کرے شام دی ہنڑ تیری
 میں ڈکھ رہیاں میدان دے وچ پئے جشن منیندن ناری
 چا ہتھ عباس دے ہک ظالم کھڑا آہدائے کئی کئی واری
 ہئی کردی ناز انہاں بازواں تے نت آل رسول دی ساری

آ عون دی ما میڈی کمر بدھا پیا وینداں ویر کوں چانوں
 میڈی کمر ہے خم ، بہوں اوکھا ہے آج ویر دی لاش تے جانوں
 نمھی کجھ ڈسدا کیوں جو اکھیاں وچ ہے ہنجواں لایا ساون
 میں توں شاید رس عباس گیلے پیا وینداں ویر مناوں

میکوں ڈیو رستہ اے امت شقی میں کولھ بھرا دے جانواں
 میڈا ویر وفا دا خالق ہا اوندنا ونج کے میت سہانواں
 اوں پینتری سال غلام سڈائے میں ونج کے ویر سڈانواں
 اونکوں نیمیاں وچ میں گھن ونجنائے میں لاش بھرا دی چانواں

گو پاک رسولؐ دا بچڑا ہاں میکیوں سمجھو محض سوالی
 میں منت کرینداں کل شامی میدان کرو چا خالی
 ہنڑ ظلم کنوں ہتھ روک ڈیوو ایندی بھین ہے ڈیکھن والی
 ایندی بھین نہ ڈیکھے بن دے وِچ اَج ویرن دی پامالی

ایندیاں بھینیں تانگھ تنگھیندیاں ہن اے مان ہے عونؑ دی ما دا
 تساں رَج کے زخمی کر گھدا ہے اَج بن وِچ بخت بھرا دا
 ایندی لاش گولیندیں بے کس کوں ہے تھی گئی دیر زیادہ
 گھن زندہ ونجائے نجیمیاں وِچ میں آسرا آلِ عبا دا

جڈاں پہنچا بے کس بن دے وِچ ڈٹھا ویر کوں گرم زمیں تے
 بابے توں گہرا زخم ڈٹھا عباسؑ دی پاک جبین تے
 ڈُو بازو لاش توں دور ڈٹھے مظلومؑ نے عرش بریں تے
 رہیا روندنا بے کس بہوں تائیں ہتھ لا کے پاک اکھیں تے

جڈاں پہنچا سید بن دے وِچ ہن خون دیاں ندیاں جاری
 ہک پھٹی ہوئی مشک ہئی سینے تے ہا غش عبّاس تے طاری
 انوں علم زمین دی زینت ہا ، اتھاں سرخ زمین ہئی ساری
 بہہ ہک ہک جاہ تے سید رُناں ایں غربت تے کئی داری

چا بازو ویر دے اکھیاں تے رہیا بن وِچ سید لیندا
 تلوار ہئی نال انہاں ہتھاں دے رہیا ڈکھ کے نیر وہیندا
 آکھے ہنڑتاں مک گئی ہے جنگ غازی نوہیں کیوں تلوار چھوڑیندا
 ارمان ہے اے نمھی آ سنگیا رہیاں بن وِچ ڈھیر سڈیندا

آخری گزارش

تساں آقا اپنے نوکر تے ایہو چا احسان لواہے
 میڈی لاش کوں چا کے خیمے وِچ نہ ہرگز آپ ونجاہے
 ہامی پانی بھرن دا آکھ آیا ایہو کرم ضرور کراہے
 تساں اپنی دھی معصومہ توں نہ لاش میڈی شرماہے

جے خیمے وِچ گھن ویندے ہو احسان ایہو تاں لاؤ چا
 ایہا پھٹی ہوئی مشک معصومہ دی میکوں ول ہوار پواؤ چا
 معصوم کوں گلے ڈھیر ہوسن ایہو وعدہ وی فرماؤ چا
 ونجے بھل معصوم کوں ہر شکوہ میڈی اے جہیں شکل بنڑاؤ چا

عبّاس دا سر ہے جھولی وِچ بیٹھا بیکس نیر وہیندائے
 نسی لاش چویندی ویرن دی ہک ہک دے نام سڈیندائے
 شبیر عجیب انداز دے وِچ بیٹھا ویر کوں آپ جگیدائے
 لا مشک کوں گل مظلوم بیٹھا آج وکھرے وین کریندائے

جل ابن سعد توں ڈیکھ تاں سہی ودا سید نیر وہیندائے
 ہتھ کرتے رکھ میدان دے وِچ عبّاس دے نام سڈیندائے
 توڑے جھک گئی ہے کمر مسافر دی ودا ویر دی لاش گولیندائے
 خود جل کے ڈیکھ ضعیف سید کیوں ویر دی لاش کوں چیندائے

اُٹھی ویر عباس اَج ڈیکھ تاں سہی توں جرأت قوم جفا دی
 ودے شامی کوفی کردے ہن اَج بہوں گستاخ منادی
 میڈے ہوندیں تاں کہیں ناہی کیتی کئی گالھ وی پاک ردا دی
 اَج چادراں دا ناں سن سن کے کھڑی روندی ہے ہر شہزادی

رہیں پینتری سال غلامی وچ احسان غریب تے لا توں
 میں چاہنداں توڑے ہک واریں میگوں سڈ چا ویر بھرا توں
 میں لکھ زندگی قربان کراں تیڈی ایں بے عیب وفا توں
 میگوں ویر چا سڈ اتے گل چا لا ٹراں سکدا نہ دنیا توں

کر خون صفا میڈیاں اکھیاں دا کراں آخری وار زیارت
 لکھ وار سڈاں میں پاک بھرا تہاڈے حکم تے سمجھ عبادت
 ورنہ میں پتر کنیر دا ہاں نہیں اتنی غلام دی جرأت
 میگوں آخری واریں قدم چماؤ مٹے آخری دل دی حسرت

اُٹھی عوں دی امری اُجڑ گئی ہیں ہنڑ ودھ گئی مان بھرا دا
 نہیں خیمے بچدے پک تھی گئے ٹر گئے سلطان وفا دا
 بن بازواں دے لتھائے زین اُتوں مرکز تسلیم و رضا دا
 لتھائے ڈاڈھا اوکھا زین اُتوں سرتاج فضل دی ما دا

عباس دی ہنڑ تعظیم کرو ہی آ گئی لاش بھرا دی
 دروازے تے نپ کمر کوں ہنڑ کھڑا روندائے دین دا ہادی
 کیتن اتنے ظلم ایس قوم جفا نہیں لاش سجان دے ڈا دی
 میں چاہندی ہاں آج نہ کوک سنڑے میڈا ویر فضل دی ما دی

عباس دی لاش تے روندی ہوئی آئی جاں ہر درد ستائی
 مظلوم وی بہہ مستوراں وِج چا سر وِج خاک روائی
 لایا فضل کوں گل مظلوم اتھاں ہک رسم عجیب نبھائی
 دستار یتیمی دی سید آ فضل کوں خود بدھوائی

عبّاس دُسا کیوں بھینیں کوں اے درد پچانوںے پوسن
 ایں شام غریباں وِچ ساکوں کیوں پردے بٹرانوںے پوسن
 کل پردہ دار خیاں کنوں کیوں باہر گھن آنوںے پوسن
 جڈاں ٹھرن خیمے ول ساکوں کیوں بال رہانوںے پوسن

کھڑی پچھدی ہے بنری قاسم دی میں ونجنائے کیڑھے درتے
 نہ سہاگ رہیائے ، نہ بخت رہیائے ، نہ آپ دا سایہ سرتے
 ہوندائے مان ہمیشہ دھیاں کوں ودھ ہر توں پیکے گھرتے
 ہنڑ میڈا کیڑھا گھر بچ گئے دُس چاچا دور دہرتے

ڈٹھا سینیں بھین عباس دی ہے ہک ہتھ عباس دا چاتے
 ہے رو آہدی میں اُجر گئی ہاں ایں ملک عراق اِچ آتے
 ہے کوفے میڈی مانگ لٹی بیٹھی روندی ہاں نظر جھکاتے
 چھی پتر آتے نوں ویر ٹرا ویندی روساں شام دے راہتے

آ فضل دی ما سرتاج تیڈا آیائے ادب دی رسم نبھا کے
 آمیت سہا توں غازی دا دھیاں کوں نال رلا کے
 جیڑھا قمر ہا سین دے ویڑھے دا آج آیائے گرہن لا کے
 جیڑھی حالت ہے ایندی امت بٹرائی توں ڈکھ ذرا خود آ کے

جیڑھی حالت ہئی مظلوم آیائے بہوں اوکھیں لاش چوا کے
 ڈوہیں پئین علیحدہ آج بازو جیڑھے آئے قربان کرا کے
 نہ پاک دھیاں کوں ڈکھلانویں ایہے بازو لاش توں چا کے
 متاں دنیا توں کر کوچ و نجن ایہو درد جگر کوں لا کے

میڈا پاک سہاگ حقیقت وچ ہا صدقہ سین دی دھی دا
 آج غازی پورا مشن کیتائے کل ویڑھے دی زندگی دا
 ڈے صدقہ بہہ افسوس کراں اے شیوہ نہیں اُجڑی دا
 کرے آج ہر سین دعا شالا بچ پوے لعل علی دا

امام پاک کی دعا

میڈا خالق لاش عباس اُتے ہر سینا ہے بہوں گھبرا گئی
 آج حالت پردہ داراں دی ہے میڈا جگر ہلا گئی
 ست مستوراں دے چہرے تے ہے موت دی زردی چھا گئی
 پھٹ جگر ویسی کہیں سینا دی جے میکوں لاش آج چانونی آ گئی

میں کلہا رہ گیاں دشمنان وچ ہنڑ کیویں صبر کریساں
 غیور ہاں میں مستوراں دیاں اتھوں لاشاں کن گھن ویساں
 اے لاشاں ہن سادانیاں دیاں کیویں پردیاں نال چویساں
 جے کوئی مستور آج ٹر ویسی میڈا خالق میں ٹر ویساں

میڈا اللہ بے شک لاش میڈی ول ول پامال کرا توں
 میکوں ودھ عباس تے اکبر توں نہ اے صدمات ڈکھا توں
 میکوں غربت وچ سادانیاں دیاں نہ لاشاں مول چوا توں
 میکوں ہر ہک درد گوارا ہے ایں درد کنوں بچوا توں

میکوں سارے چھوڑ کے ٹر گئے ہو پردیس اچ پاند چھڑا کے
 ڈکھ بیوگی دا توڑے گھٹ ویندا میڈا پیکے در تے آ کے
 سرتاج تے پتر وی ٹر گئے ہن بیٹھی روندی ہاں تہوں گھبرا کے
 ونجاں کیڑھے در تے میں غازی دھیاں کوں نال رلا کے

دس بیوہ بھین کوں چن غازی کیندے در تے وقت گزاراں
 میڈے ساہورے گھر دے بخت دے ڈینہ ہن ٹر گئے جوڑ قطاراں
 اولاد دے سانگے ترٹ گئے ہن کیڑھے پتر کوں میں سڈ ماراں
 میڈا پیکا ساہورا کوئی جو نہیں پئی ویندی ہاں شام بازاراں

ہر بیوہ بھین کوں دنیا تے ہوندائے آخری ناز بھرا دا
 میڈے ناز مکا کے توں سمہہ گئیں بٹر مالک ایں دریا دا
 توڑے آج جوڑی منگوا ڈیندوں ودھ مان ویندا دکھیا دا
 کیویں پتراں باجھوں شام ونجاں پنڈھ اوکھائے شام دے راہ دا

جعفرؑ عباسؑ دیاں بھینیں کوں ڈیکھے وسدا فضلؑ دی مائے
 سکھ سیت سہاگ دیاں گھڑیاں وچ وے خوش کل آلؑ عبائے
 ڈیوے آن مبارک خوشیاں دی خود آپ عباسؑ بھرائے
 آکھے حسنؑ دا چن ہنڑ آ گیا ہے ہن ڈینہ خوشیاں دے آئے

روز عاشور جناب غازیؑ کی والدہ پاک کے احساسات

آکھو ونج کے محمدؑ حنفیہ کوں میڈا دل ڈاڈھا گھبرا گئے
 سرتاج دا ٹرناں دنیا توں یک لخت میکوں یاد آ گئے
 معلوم تھیدائے میڈے غازیؑ تے کوئی درد انوکھا چھا گئے
 میکوں ڈسدائے پردے نہیں بچدے کیوں جو ٹر سلطانِ وفا گئے

آج فجر کنوں میکوں دھیاں دے پئے یکدم وین سنڑیندن
 میکوں پاک دھیاں دیاں نیمیاں تے کئی غم دے بدل ڈسیندن
 منو قبر نبیؑ تے جل منتاں پئے ظلم مسلسل تھیندن
 میکوں ڈسدائے غازیؑ ہنڑ ٹر گئے ، ودے پردے پاک لٹیندن

جَعْفَرُ دى دَعَا هِىَ حَسَنٌ دَا چِنُ خُوشِ كَرِ سَلْطَانِ وَفَا كُؤِ
 خُوشِ وَسَدَا دُكْهَا وِل چِنِ غَازِىُّ هِر لِحْظَه بَهِيْنِ بَهْرَا كُؤِ
 كَلِ گَهْرَا طَهْر دِى گَهْنِ بَدَلِى كَرِى خُوشِ كَلِ آلِ عِبَا كُؤِ
 دُيُؤِى آْنِ مَبَارَكِ خُوشِيَا دِى سَخِى غَازِىُّ ، عَوْنُ دِى مَا كُؤِ

.....☆.....

یا مولا کریمؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب مولا شہنشاہِ کربلا

علیہ الصلوٰۃ والسلام

فضائل

توحید دے گلشن وچ آندی بھرپور بہار حسینؑ
 جنیں صبر کوں لکھ معراج ڈتے صابر سردار حسینؑ
 جنیں ظلم دی ظلمت دُور کیتی او ذی انوار حسینؑ
 سرکار محمدؐ عربی دا نبوی کردار حسینؑ

ہویا ثابت جگ تے وحدت دی اصلی تمثیل حسینؑ
 تاریکی کفر دی جنیں ماری ، حق دی قدیل حسینؑ
 جنیں اسماعیل دا فخر ڈتا او فخر خلیل حسینؑ
 برباد اسلام دی دنیا دی کیتی ول تشکیل حسینؑ

چیندی عظمت مثل ہے سرور دے او پر تکریم حسینؑ
 چیندا رونون عین عبادت ہے او ذی تعظیم حسینؑ
 چیندا ذکر ہے موجب جنت دا کوثر تسنیم حسینؑ
 رہیا خیر جو منگدا دشمن دی او پاک کریم حسینؑ

جیڑھا خود محبوب ہے قدرت دا ، اُوندا محبوب حسینؑ
 چیندی طالب رب دی مرضی ہے ایسا مطلوب حسینؑ
 ڈتا سر سجدے راہ حق دے جین حق دا یعسوب حسینؑ
 یوسف دا فخر فدا کیتا ایسا یعقوب حسینؑ

کیتی تیغ تلے جین خالق دی پل پل تعریف حسینؑ
 ہا پر جبریل دا جو عادی او طبع لطیف حسینؑ
 جین باطل دی تردید کیتی ایسی تصنیف حسینؑ
 افسوس ہے اے ، وچ کربل دے ڈٹھی ہر تکلیف حسینؑ

کر سر قربان اسلام دی جنیں کیتی ابدی عید حسینؑ
 ہر مرسل دی جنیں مدد کیتی رب دی تائید حسینؑ
 جو مہکیا چشمہء وحدت توں او چمن مجید حسینؑ
 جیندی وحدت ناز ہے وحدت دا ایسی توحید حسینؑ

جیکوں سرورؑ مہرتے چایا ہا او ذی تقدیس حسینؑ
 ڈتی جام شہادت پیون دی جگ وچ تدریس حسینؑ
 جیندے سرتے صبر دا تاج رہیائے بے تاج رئیس حسینؑ
 رہی ڈھپ جیندی لاش اطہرتے ، بے مثل نفیس حسینؑ

ہے مالک عرشِ معظم دا گوہر نایاب حسینؑ
 اسلام جواں جیندے دم توں ہے او اصل شباب حسینؑ
 توڑے کربل وچ رہیا پیاس کنوں ہردم بیتاب حسینؑ
 دل وی اسلام دے گلشن کوں کیتا خود سیراب حسینؑ

جو مہکیا ظلم دے جھوکیاں وِچ وحدت دا باغ حسینؑ
 حیدرؑ کرار تے بنتِ نبیؑ دا چشم و چراغ حسینؑ
 حیدرؑ سامنے ہر دم کفر ہے خم او پاک دماغ حسینؑ
 ہڈیاں دے داغ جئیں دھو چھوڑے ایسا بے داغ حسینؑ

حیدری آپ عبادت عابد ہے ایسا معبود حسینؑ
 حیدری سک دے وِچ اسلام رہیا ، گوہر مقصود حسینؑ
 جو دشمن تے نت کرم کرے او مبدۂ جود حسینؑ
 کعبہ مسجود ہے عالم دا ، اُندا مسجود حسینؑ

رہیا بادِ فنا دیاں جھونکیاں توں ہر دم محفوظ حسینؑ
 بیا جام شہادت توں ہویا بن وِچ محفوظ حسینؑ
 جئیں علم کوں عمل دا درس ڈتا ایسا ملفوظ حسینؑ
 حیدری مرضی رہ گئی خالق کوں ہر دم ملحوظ ، حسینؑ

ہے صبر دی نگری دا راجا ، لا مثل شریک حسینؑ
 جنیں حق توں کفر دا ہتھ چایا ایسی تحریک حسینؑ
 گوہر کہیں دے نزدیک ہے رب ، اوندے نزدیک حسینؑ
 ہن راہِ حق وِچ سئے ڈنگ ول کیتے آن کے ٹھیک حسینؑ

اسلام کوں جگ تے چھانوں دی بخشی توفیق حسینؑ
 کفار کنوں چند مومناں دی کیتی تفریق حسینؑ
 تہوں حشر دے ڈینہ ہر مومن کوں ڈیسی جامِ رحیق حسینؑ
 خالق دی قسم کل ہستی دا موجب تخلیق حسینؑ

احساسِ تنہائی

ہو سلام میڈا اے کل سینیںؑ پیا وِچ میدان دے وینداں
 میں بہوں ممنون ہاں کل ہم دا ہر ہک دا شکر کرینداں
 میں خیمے وِچ نمھی آ سنگدا ، کھڑا در تے نیر وینداں
 میڈی حالت ڈیکھ نہ سہہ سنگسو تہوں در تے میں رُک وینداں

ارمان ہمی بہوں دل دے وِچ اے کربل دا سلطان
 سلطان ہانویں توں دو جگ دا اے امت دا مہمان
 مہمان سمجھ کے امت کیتائے میڈا وسدا گھر ویران
 ویران تھیائے میڈا گھر لیکن نہیں کیتا کہیں ارمان

ٹر اکبر تے عباس گنیں میڈا ویر کھڑا تنہا ہے
 کوئی سین کرے نہ وین ہرگز اتنا احسان کراہے
 میڈے ویر دے سامنے ونج کے نہ عباس دا نام چواہے
 اگے جگرتے ہتھ رکھ کے روند کھڑا ہم مظلوم بھرا ہے

توں گل گلشن توحید دا ہیں کر آئیں رنگ تبدیل
 پوشاک غربی ڈیندی ہاں تیڈے حکم دی کر تعمیل
 تیں غریب سڈا کے ٹر وخنائے میں کرن سفر طویل
 میکوں بھین غریب دی سمجھسی ، کل شام دا ملک رذیل

مقصد قرآنِ معظم دے جاں غلاف پایا بوسیدہ
 رو اناللہ پڑھدی رہی ہر آیت درد رسیدہ
 تفسیراں پاک غلاف اُتے ڈٹھے کئی پیوند کشیدہ
 رہیاں آہدیاں شالا پتچ پووے ایہا پوشاک دریدہ

میکوں ڈیو پوشاک پرانی ہنڑ میں وِچ میدان دے وینداں
 تہاکوں علم ہے ایں پوشاک دا میں کھڑا کیوں اصرار کرینداں
 جیڑھی نیت امت شقی دی ہے میں کل گالھیں سمجھینداں
 پا اے پوشاک پرانی میں وِچ حجت تمام کرینداں

بک ڈینہ پوشاک اے ویر تیڈا آتیں توں طلب کریسی
 پوشاک پرانی پا بیکس ٹر وِچ میدان دے ویسی
 اے یاد رکھیں اونکوں خیمے وِچ ول آنون امت نہ ڈیسی
 ہون آخری لمحے بچڑے دے جڈاں ایں پوشاک کوں پیسی

پوشاک پرانی پانون دے شبیرؑ کیا راز دساوے
 کیڑھے ظلم وسانونے ہن امت مظلوم کیا کھول سناوے
 تساں شکر کراہے جے میڈی پوشاک ایہا بچ جاوے
 میڈے کیتے ایہا کافی ہے جے امت لٹن نہ آوے

میں ادھ دی ہاں بھائیوال تیڈی نہ میں توں درد لکا توں
 ہنڑ نال میڈے میڈا چن ویرن آ کجھ ڈکھ درد ونڈا توں
 ایویں لگ لگ کے ودا کیوں روندائیں میڈا ویرن عون دی ماتوں
 تفصیل کیکی قربانیاں دی بھائیوال کوں ویر دسا توں

ہر لاش تیں چائی ہے بن دے وچ میں نیمیاں دے وچ چائی ہے
 تیں پتر جوان کوں ٹوریا ہے میں ویرن کمر بدھائی ہے
 تیڈے پتر دے صدقے وچ ویرن میڈی جوڑی وی کم آئی ہے
 تیں قاسم دی ہئی لاش چنڑی ، اتھاں میں وی سیج بنڑائی ہے

ہنڑ کیڑھے سجن کوں ٹورنا ہئی میڈا ویرن جلد ڈسا توں
 کیوں اجھک کے گالھ کریندا ہیں میڈا ویرن نہ گھبرا توں
 جے بھین کوں شام دو بھیجنا ہئی میکوں آکھ ڈے نہ شرما توں
 جے لوڑھ ہئی بھین دی چادر دی منگ بیشک عون دی ما توں

کھڑا روندناں اپنی قسمت کوں ہی دل وچ درد ہزارے
 میں جانڑدا ہاں میڈے بعد ویسن بازاریں پردہ دارے
 ہے سامنے میڈیاں اکھیاں دے ملعون دا ہک دربارے
 ہے نو سو کرسی ناریاں دی کھڑے ڈیندے ہو کل نروارے

دستور العمل ڈسیندا ہاں ہر سین رکھے اے یادے
 الحمد دا ورد زبان تے ہو لب کھولو کانڑ دعا دے
 جے مجبوری در پیش ہووے ہے نال میڈا سجادے
 کہیں سین کتھاپیں جے لب کھولے ویسی دنیا تھی بربادے

جناب سجاد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وداع

سرمایا میڈی زندگی دا کر لحظہ بھر آرام
کیوں کلہا چھوڑ کے پھوپھیاں کوں ٹر آئیں پتر امام
بہوں تھک پوسیں تیں ٹرناں ہے گھن مستورات کوں شام
بیمار ہیں توں ہن پنہ اوکھے بیا ہوسی ظلم تمام

کہ شام دا سفر طویل ہے چن بیا نال ہن پردہ دارے
ہمی اے چنتا لاچار ہیں توں ، تیں چھکنی ہے آپ مہارے
بہوں مشکل نال جاں ہر بی بی تھسی اٹھتے آن سوارے
ذرا جھل جھل ٹوریں محملاں کوں لٹے قافلے دا سالارے

ہنڑ جلدی ٹر آ عون دی ما مل تلیاں پتر جگا توں
میں ویندا ہاں میدان دے وچ سجاد کوں آپ اٹھا توں
متاں شام دے وچ ایویں جھنڑ پووے نہیں واقف شام دے راہ توں
بیمار کوں آپ اٹھیندی رہیں بچوانویں قوم جفا توں

توں کھول اکھیں میکوں کر رخصت ڈے میکوں لعل اجازت
 میں وچ میدان دے ویندا ہاں ہنڑ چن فی الحال اجازت
 دل محشر کوں ملاقات ہوسی ڈے پیار دے نال اجازت
 میڈے سفران توں میں صدق تھیواں ، میڈا چن لچ پال اجازت

توں انہاں درد ستائیاں دی کروا ہنڑ شام تیاری
 تیکوں ہر شے سونپ کے ٹردا ہاں مظلوم دی ہے لاچاری
 خود پردے جوڑیں پھوپھییاں دے ، ہوی ازل دی پردہ داری
 انہاں سفران توں اے واقف نہیں ، ماحول ہوسی بازاری

میڈا عابد تیکوں ڈینداں ہاں ہر پردہ دار دی پارت
 عباس تے اکبر ہنڑ توں ہیں ہووی ہر لاچار دی پارت
 گھن پھوپھییاں شام تیں ونجناں ہے ہووی ہر بازار دی پارت
 کوفہ تے شام دے ہر ظالم ڈینداں دربار دی پارت

توں بیوہ بھین دے ڈاج دا چن رکھیں ہر دم آپ خیالے
 امت دی دست درازی توں محفوظ رکھیں ہر حالے
 اُوندا بیوگی دا ڈُکھ تازہ ہے ، رہیں بنڑ کے غازی نالے
 ہر بھین دے درداں وِچ رہنڑائے تیں عابدُ بنڑ بھائیوالے

انہاں اوکھے سوکھے سفران وِچ میڈی گالھ رکھیں اے یادے
 مانواں دے قدماں وِچ راہوے تیڈی دید سدا سجادے
 کمی ویر دی نہ محسوس تھیوے کہیں بھین کوں بعد بھرا دے
 عبّاس دے وانگوں ٹورنے ہن تیں محمل عونُ دی ما دے

پردہ داروں سے وداع

تھاڈے درداں توں میں واقف ہاں ہن آ گئے درد زیادے
 میں جانڑداں کیا احساس ہوندن جگ دی ہر بیوہ ما دے
 ٹرے اکبرُ وانگوں مس لہندا کہیں ما دا وِچ دنیا دے
 اُوندے واسطے کل ڈینہ زندگی دے نہیں رہندے رہن دے ڈا دے

سرتاج تہاڈے صدقے وِچ ڈتائے میں اپنا مس لہندا
 اَج پاک سہاگ دا سایہ وی پئے وِچ درداں دے لہندا
 وِچ بیوگی دے گھر اُجڑن دا ڈکھ کوئی مجبور نہیں سہندا
 جڈاں پردے تھی قربان گئے ہے دس باقی کیا رہندا

میں جانڑداں ڈکھ لگ ڈھیر گنیں تہاڈی بیوگی دی زندگی کوں
 جڈاں خیمے ٹھر گئے ہور وی ڈکھ مل ویسن سین ڈکھی کوں
 گھن وِجناں نال بازاراں وِچ ہوندائے اوکھا بیوہ دھی کوں
 تساں حوصلہ آپ ڈیوانوڑاں ہے خود قاسم دی بنری کوں

تہاکوں نال غریب دیاں بھینیں دے ہر ڈکھ بھگتا نوناں پوسی
 لا کسن دھی کوں نال اپنے بازار وی جانوناں پوسی
 میڈے بعد تہاکوں کسن دا ہر ناز منانوناں پوسی
 بہوں روسی میڈے بعد اُجڑی کر پیار رہانوناں پوسی

ڈینداں پارت تیکوں ہنڑ فضہ رکھیں ہردم آپ خیالے
 نہیں واقف شام دے سفران دی میڈے درداں دی بھائیوالے
 ڈیویں آپ سہارے اُجڑی کوں توں خونی شہر وچالے
 توں جوڑیں پردے اُجڑی دے دربار دے وِچ ہر حالے

معصومہ پاک کا ذوالجناح کور وکنا

نپ سنہ گھوڑے دے معصومہ آکھے منت اخیرى لا چا
 میں چادر بیٹھ وچھیندی ہاں مظلوم کوں آپ لہا چا
 میں جانزدی ہاں انہاں نہیں ولناں میکوں بابا پاک ملا چا
 مظلوم کوں میڈی غربت دی ایہا آخری شکل ڈکھا چا

کڈاں ولسو بابا ول واپس میں تہاڈی تانگھ تنگھیاں
 میں بہہ کے تہاڈے رستے تے تہاڈی بہہ کے تانگھ رکھیاں
 جے دیر تہاکوں تھی ویسی آ وِچ میدان دے ویساں
 تہاکوں ول واپس گھر گھن آساں نہیں تاں رو رو کے ٹر ویساں

میکوں دَس بابا توں کن ویندائیں تیڈے بن اُجڑی کرلاسی
 تیڈے سینے سمہن دی عادی کوں تیڈے باجھ کیوں نندر آسی
 ماحول دے تیور ڈیکھ تاں سہی اے عرش برین دا واسی
 ولین جلدی آسرا بھینیں دا میکوں تانگھ مسلسل راہسی

آج رات میں سمہساں بن بر وِچ میڈے ون دی تانگھ لہا توں
 سمہیں راتیں کولھوں امری دے تھیویں دور نہ ہرگز ما توں
 راتیں اصغر میڈے کولھ ہوسی ایں گالھوں نہ گھبرا توں
 محفوظ رہن رُخسار تیڈے شالا امت دے جور جفا توں

میں ہج دا عرض کریندی ہاں دستور اے نہیں شرفا دے
 کوئی بھینیں کلہیاں چھوڑ کے ایں نہیں سمہدا وِچ صحرا دے
 ہئی کہیں مجبوری کیوں ٹردائیں نہیں وقت ٹرن دے ڈا دے
 میکوں گھن جل بابا نال اپنے ، وِچ سمہساں دشت بلا دے

پئی شام تھیندی ہے بابا سائیں تیڈے باجھ ڈکھی گھبراساں
 جے نندر نہ آسم بن تیڈے لگی وچ مقتل دے آساں
 جتھاں توں آرام پذیر ہوئیں اُتھاں آن کے میں سمہہ راہساں
 میکیوں چھوڑ نہ بابا سبھاں وچ تیڈی یاد دے وچ کرلاساں

نپ دامن بیکس بابے دا کیتی معصومہ گفتارے
 میکیوں ڈس بابا کڈاں ول آسو میکیوں راہسی تانگھ ہزارے
 مظلوم نے رو کر فرمایا کریں صبر میڈی دلدارے
 میں ول نہیں ولناں معصومہ کھڑاں موت دی طرف تیارے

تساں صابر پیو دی دختر ہو ہر صورت صبر ڈکھاہے
 میں ویندا ہاں میدان دے وچ نہ میڈی تانگھ تنگھاہے
 میں ول نہیں ولناں خیمیاں وچ نہ ولن دی آس رکھاہے
 ول حشر دے ڈینہ ملاقات ہوسی میڈے بعد نہ ڈھیر رُواہے

ہنڑ محشر کوں ملاقات تھسی نہ رکھ امید زیادہی
 ڈھل بخت گیائی میڈی لائق دھی تھی خاک تے سمہن دی عادی
 ایں چرخ دی ظالم گردش وچ نہیں شان راہندی شرفا دی
 متاں کلہا محل نصیب تھیوی رہیں سمجھ کے جھولی ما دی

عباس تے اکبر وانگ میڈی میدان دو ہے تیاری
 میڈا سینہ تیکوں سمہن کیتے نہ ملسی زندگی ساری
 میڈے ملن دی تانگہ لہا اُجڑی ہوی بابے دی لاچاری
 میں ہنڑ میدان دو ویندا ہاں گل لاگھن آخری واری

وداع آخر

تکلیف چا کر میڈا چن ویرن گھن آ خیمے تشریف
 تشریف توں گھن آ خیمے وچ اے درداں دی تصنیف
 تصنیف اسلام بچانوں دی تیڈی کون کرے تعریف
 تعریف ہے اے وچ کربل دے ڈھی تیں ہر ہک تکلیف

بک واریں لنگھ آ خیمے وچ آ بھینیں کوں گل لا توں
 جیرھی خون دے نال حنا تھئی ہی ایہا ڈاڑھی آن پچا توں
 پیشانی دے ایں زخم اُتے ہنڑ پٹیاں آ بدھوا توں
 رب جانے کیوں کھڑا شرمندائیں آج ویرن عون دی ما توں

مہمان ہیں توں چند گھڑیاں دا نوہیں کیوں خیمے وچ آندا
 اللہ راسیاں وانگوں روندنا ہیں کیوں ویر کھڑائیں گھبراندا
 ایہو وقت غنیمت سمجھ کے ہنڑ توڑے سر جم گھن بہناں دا
 ایویں در دے باہروں کھڑ رونون نہیں تیں جہیں ویر کوں ٹھہندا

بک لحظہ بہہ میڈی چادر تے میں دل دی سدھر لہانواں
 نوہی کہیں پرچایا پتراں کیتے ، آ میں تیکوں پرچانواں
 آ پونجھاں خون میں ریش اُتوں گل چھیکڑی وار تاں لانواں
 میکوں ویر نہ موقع ول ملسی تیڈی تحت الحنک ولانواں

میڈا ویر بدھا پیشانی تے اَج عونِ دی ما توں پٹیاں
 آ امری پاک دی چادر دیاں بھینیں توں بدھا توں پٹیاں
 میں عادی ہاں ہر زخم اُتے چن ویر رکھا توں پٹیاں
 کڈھاں تیر تیڈی پیشانی توں بدھوا چا بھرا توں پٹیاں

توں نہ گھبرا میڈا چن ویرن ہمیشیر تیڈی ہے عادی
 اے پٹی پہلی نہیں ویرن ہامی قسمت اے منڈھ لا دی
 بدھیاں پٹیاں ہن میں امری کوں ، ہئی زخمی سین زیادہ
 رہیاں پٹیاں بنہدی بابے کوں ، ہے قسمت عونِ دی ما دی

پا سر جھولی وچ ویر تیڈا پہلے میں اے تیر کڈھیاں
 کچھے ویر تیڈی پیشانی توں ایں خون کوں صاف کریاں
 کچھے امری پاک دی چادر دیاں چا پٹیاں ویر بنڑیاں
 میڈے حوصلے دی توں داد ڈیسیں جڈاں پٹیاں ویر بدھیاں

اے لٹے ہوئے پردہ دار میڈے ہی صرف اس گالھ رُوایا
تساں نال غریب دے ہنٹ توڑیں ہے بہوں ڈُکھ سکھ بھگتایا
عبّاس دے مان تے جنگلاں وِچ ہامی میں تہاکوں گھن آیا
اس گالھ دا ہے ارمان میکوں ہے غازی پاند چھڑایا

جناب سجاد کو آخری وصیت

اے آکھ ڈیوا ہے عابد کوں میڈے وِچن دے بعد جگا کے
توں چپ کر کے لگا شام وِجیں گھر وسدے آپ لٹا کے
جیڑھے شام غریباں ڈُکھ آنون او صبر دے نال نبھا کے
گھبرانویں نہیں لگا شام وِجیں پھوپھیاں کوں نال رَلا کے

جے خیمے ٹھارے امت شقی میڈا لعل توں نہ گھبرانویں
تطہیر قدر دے پردے اتھ چا پھوپھیاں توں بنڑانویں
جے زیور امت پوا چھوڑی بے عذرے لعل توں پانویں
توں نال رَلا کے پھوپھیاں کوں لگا شام دے پاسے جانویں

بے کفن اساڈیاں لاشاں کوں نہ ڈیکھ کے مونجھا تھیویں
 نہیں راہندے دور امیری دے نبھ ویندی ہے جیویں کیویں
 میڈے حصے وچ آ صبر گنیں کہیں گالھ توں نہ گھبر یویں
 ہنی اوکھے سفر بازاراں دے میڈا لعل نہ مول مونجھیویں

ذوالجناح پر سوار ہونا

نمھی غازی زین تے چڑھ سنگدا مظلوم دی ہے لاچاری
 میڈی کوئی تاں آن کراؤ ہا میدان دی طرف تیاری
 ہانویں آن رکاب نپندا توں ڈھل بخت گیم یکباری
 میکوں عابد آن چڑھاوے ہا ، بیمار تے ہے غش طاری

تیں ویر دا ٹرنا دنیا توں مظلوم دی کمر جھکا گئے
 آ پتر جوان دا صدمہ گئے یک لخت بڈھپا آ گئے
 اگے اکبر آندا ہا کولھ میڈے او وی چھوڑ میکوں تنہا گئے
 متاں آ کوئی سین سوار کرے ایں گالھ توں دل گھبرا گئے

توڑے فضلؑ دا بابا ٹر گیا ہے اجاں جیندی فضلؑ دی مائے
 عبّاسؑ توں اَج میکوں نہ شرما ، تیڈی ذات کڈاں تنہائے
 نہ سڈ عبّاسؑ دے نانویں اَج ہن تھیندے درد سوائے
 تیڈی غربت تے پیا ہنٹر توڑیں روندنا سلطانؑ وفائے

تساں پیر رکاب دے وِچ پاؤ ہاں میں ہنٹر کوچ نپیندی
 عبّاسؑ دے پاروں میں آقاؑ ہی آپ ہسوار کریندی
 جے عورتاں تے جنگ جائز ہوندی میں خود چا علم اٹھیندی
 میں پا برقع عبّاسؑ توں ودھ تیڈی آقاؑ مدد کریندی

جنگ کے بعد

میڈا لعل توں جنگ دی بس چا کر ہنٹر تیغ دے جوہر ڈکھا نہیں
 ہنٹر صبر خدا دا مظہر توں ، بابے دے جوش ازما نہیں
 ہنٹر اول وقت نماز دا ہئی ہنٹر دیر ذرا بھر لا نہیں
 میثاق دے عہد کوں پورا کر رنگ وحدت دا اپنا نہیں

آؤ پیشک مارو بیکس کوں شبیر نہ تیغ اٹھسی
 تہاڈے تیراں دی برسات دے وچ ہنٹر بیکس سجدہ ڈیسی
 ہن تیغ دے جوہر ڈکھائے بیکس ہنٹر صبر دے جوہر ڈکھسی
 لہہ زین توں ویساں آج جیویں میکوں آ کے امت لہیسی

چھا فوج ستم دی بدلی گئی لہہ واچھڑ پئی پھلاں دی
 مظلوم دے زخمی بدن اُتے چھا سرخی گئی زخماں دی
 گیاں چھٹ واگاں مظلوم کنوں رہی سین دی روح کرلاندی
 رکھیا متھا کوچ تے غش کھا کے سن کے آواز حرماں دی

مستورات کے احساسات

عباس ڈکھاں تے درداں وچ میڈے ویر کوں کر تنہا گئے
 بنناں دیاں لاشاں چا چا کے تھک میڈا پاک بھرا گئے
 عباس توں ودھ اے زخمی ہے ایہو درد جگر کوں کھا گئے
 پئی بارش وسدی ہے پھلاں دی انوں وقت نماز دا آ گئے

مظلوم کوں کوئی تاں گھوڑے توں آرام دے نال لہاوے
 اُتے کوچ دے جھک جھک ویندا ہے کوئی آسرا ڈیون آوے
 ایویں بھجدے گھوڑے توں میڈا نہ ویر زمین تے آوے
 ہے بہوں ترہہ لگدی زخمیاں کوں کوئی پانی آن پلاوے

ودا گھوڑا بھجداے فوجاں وِچ ہے جاری مینہ پھلاں دا
 اے زین تے جھک جھک ویندا ہے نہیں کوئی امداد کوں آندا
 پیا لہنداے بھجدے گھوڑے توں بنڑ کے عنوان ڈکھاں دا
 رب خیر گزارے زخماں توں چن ویر ودائے تڑپاندا

نہیں جیکر کہیں کوں ترس آندا میں ہاں وِچ میدان دے آندی
 کرواؤ پردہ میدان دے وِچ ہی نتھ پردے دی کھاندى
 ونج آپ لہیساں ویرن کوں ، ول بہساں آپ سراندى
 نہ لاہوے گرم زمین اُتے ودھ چوٹ ویسی زخماں دی

آکھے هل من ناصر ینصرنا ، نہیں کوئی امداد کریندا
 کل سجن غریب کوں چھوڑ گئیں ودائے کلہا نیر وہیندا
 نہیں ہنڑ گھوڑے تے بہہ سنگدا نہیں کوئی پکڑ رکاب لہیندا
 رہے کلہا گئے تہوں ہے سید عباس دے نام سڈیندا

کوئی ہے ایسا جیڑھا پیکس تے احسان اخیرى لاوے
 ناموس محمد دے آ کے اتھاں پاک خیام بچاوے
 میڈے پردہ داراں کوں کوئی ہنڑ وطن اُتے پچاوے
 ہمی پردہ پیارا زندگی توں ، میڈی بھین تاں شام نہ جاوے

گھن سہرے امت دے پھلاں دے جڈاں پا بیٹھا شبیرے
 ہر پھل رنگین دیاں اکھیاں توں لڑھے بے وس خون دے نیرے
 جڈاں غربت دا اعلان کیتا اوں عبرت دی تصویرے
 تنہائی ڈیکھ کے ویرن دی کیتا غش اُجڑی ہمشیرے

ہر دہن بدن دا زخمی ہا ہر زخم توں ہی رت جاری
 مظلوم دے زخمی جگر اُتے کئی زخم لگے ہن کاری
 ہک زخم دے زخمی درد کنوں کیتی سید گریہ زاری
 آکھے زخم ہم سین دے پردے دا ، ہس ازل دی پردہ داری

توں ڈے نہ ہوکے غربت دے دل بھینیں دا ازما نہیں
 ایڈی حسرت نال ہنڑ بن دے وِچ توں نام عباس دا چا نہیں
 امداد توں منگ اَنج بھینیں توں ، ڈکھ غیراں کوں جتلا نہیں
 اے سمجھ نہ ویر ایں غربت وِچ کجھ پھردی عون دی ما نہیں

ڈے جنگ دی اجازت چن ویرن موجود جو پردہ دارن
 میڈے برقع پوش اے کل فوجی جنگ کرن کیتے تیارن
 کل دھیاں فاتح خیبر دیاں عباس توں ودھ جزارن
 تیڈے مقصد کوں اَنج بن دے وِچ رل پردہ دار سنوارن

تیڈے سن کے ہو کے غربت دے کم ظرف کھڑن مسکاندے
 جیڑھے قاتل ہن علی اکبر دے ہنی کیویں مدد کوں آندے
 ایں فوج اچ ہو کے غربت دے نہیں تیڈی ذات کوں ٹھہندے
 اساں ڈھیر سفر اجاں کرنے ہن نہ مان مکا ڈکھیاں دے

کر جائز جہاد آج عورتاں تے میڈا ویر غریب سڈا نہیں
 میڈی ہر مستور آج غازی ہے ، میڈا ویرن میں تہا نہیں
 اساں ڈکھیاں کوں رکھ جیون دا ، انڈ بوجھویں اے ڈکھ لا نہیں
 جے کھولاں سر تھیوے حشر پیا ، ہنڈر بھین دے وال کھلا نہیں

زین فرس سے عرش نینوا پہ ہبوط

عباس میکوں آ آپ لہا میں زین توں لہہ نہیں سنگدا
 ہی انجہ زخماں توں چور تھیا ہنڈر زین تے بہہ نہیں سنگدا
 پچوا خیمے ہنڈر بھینیں توں میں دُور وی رہ نہیں سنگدا
 ہی چنتے بھین دی چادر دے اے درد وی سہہ نہیں سنگدا

میڈا پہلو وی تھی زخمی گئے نہیں کوئی امید کہیں تے
 ہک ظالم تحفہ پیش کیتائے مظلوم دی سرخ جبیں تے
 میڈے واسطے لاہوناں لازم ہے ہنٹر غازی گرم زمیں تے
 میکوں پکڑ رکاب توں آپ لہا عباس ایں عرش بریں تے

پابند کر کے میکوں ٹور کے ہنٹر پئے ہو مدد تساں طلبندے
 کیا تھی پوندا جے نوکر کوں چا اذن جہاد دا ڈیندے
 بے وارثاں وانگوں کھڑ کے ہنٹر تساں غربت نہ جتلیندے
 میکوں ٹرن دے بعد غریبی دے پئے ہو ڈے ہو کے تڑپیندے

جھک جلیا زین توں شاہ بیکس نبی آپ رکاب آ تیراں
 کڈھے کہیں نہ پیر رکاباں توں ودھیاں ظلم دیاں تدبیراں
 ڈٹھی مسند ویر دی بے رنگ وچ مظلوم دیاں ہمیشیراں
 کیتا غش کئی واریں نیمیاں وچ قرآن دیاں تفسیراں

شہاہ زین توں لہندیں کئی واریں چایا نام عباس بھرا دا
 آکھے اوکھا لہندا ڈیکھ میکوں بن وِچ سلطانِ وفا دا
 ایں لہن کنوں ڈکھ ڈھیر ہی ہمیشیرِ دی پاک ردا دا
 ہنڑ منگ دعا شالا بچ پوے کوئی خیمہ آلِ عبا دا

اے تیج امیرِ دی بن دے وِچ کوئی وس لگدائی تاں لا توں
 ہنڑ کلہا رہ شبیرِ گیائے اینکوں ہر صورت بچوا توں
 میں تیں کنوں گھنساں لعل اپنا ذرا پچھ میڈی متا توں
 میں تاں چکیاں پیہہ پیہہ پالیا ہا میڈا نازک پتر بچا توں

تیکوں یاد ہن پردے عونِ دی ما میڈا پیا ہے بخت لٹیندا
 کوئی کوشش کر آ ویر بچا میں توں اے برداش نہیں تھیندا
 توں اولیٰ الامر دی دختر ہیں ذرا ڈیکھ اے ظلم وسیندا
 آ بن وِچ وانگ مابلے دے ، بچ مان ویسی بھینیں دا

توں چڑھ آ زین تے سین دا چن ودی ہی معصوم گولیدی
 بے وارشاں وانگوں آج در تے کھڑی ہے ہر سین سڈیندی
 ہوی خیمے دے دروازے تے دھی بنری یاد کریندی
 تیکوں ڈیکھ کے لہندا بیوہ دھی کھڑی ہے آج نیر وہیندی

توں چڑھ آ زین تے سین دا چن تیکوں خیمے وچ گھن جانواں
 جیڑھیاں در خیمے تے آ گیاں ہن انہاں بھینیں کولھ پچانواں
 آ پاسہ لایم ایں گالھوں زخمی سردار کوں چانواں
 توں زین تے بہہ کچھے حکم چا ڈے تیکوں دھی بیمار ملانواں

میں زین اُتے نمھی چڑھ سنگدا کر منت نہ پاسہ لا کے
 میڈا پچناں آج نامکن ہے توڑے بھین چڑھاوم آ کے
 توں واپس ول ونج خیمیاں وچ میڈے بچن دی تاگھ لہا کے
 آ کھیں سینیں کوں میں بیکس کوں آیاں ادب دے نال سمہا کے

اے پگ تلوار امانت ہی اے خیمیاں وچ پچوانویں
 میڈا حال توں میڈیاں بھینیں کوں نہ ہرگز کھول سنانویں
 آکھیں ہاوے ویر دعائیں ڈیندا گل حوصلے نال دسانویں
 شالا پوری اتری عون دی ما ہر قدم تے اللہ بھانویں

جناب فضہ کی اطلاع

در خیمے توں پائی ہے میں جھاتی ہے ڈسدا رش فوجاں دا
 تلواراں دے چکار دے وچ تیدا ویر نظر نہیں آندا
 آج شور ہے مارو مارو دا ہے عرش ہلاوے کھاندا
 میکوں پک تھی گئے ہنڑ نہیں بچدا اے وارث کل ڈکھیاں دا

جیڑھا کل کونین دا مالک ہا او غریب سڈا کے لہہ گئے
 گھوڑے دی زین توں بن دے وچ او حشر جگا کے لہہ گئے
 بہوں تھک پیا ہا تہوں پھلاں دی مسندا او بنڑا کے لہہ گئے
 تہاڈے پردے بچن دیاں امیدیاں مظلوم لہا کے لہہ گئے

ہنڑ پاک زِرہ دیاں کڑیاں توں پیائے خون اُچھل کے وہندا
 ہے اے جہیں حالت بے کس دی اونگوں ڈکھ کے دل نہیں سہندا
 پیا بسل وانگ تڑپدا ہے نہیں ڈیکھن توں دل رہندا
 ہے امت مکاڑاں پئی ڈیندی ہے خاک تے اُٹھدا بہندا

متاں غازی آوے مدد کیتے ہر پاسے نظر کریندائے
 ہر ضرب دے نال غریب سید پیا نام عباس دا چیندائے
 ہر ضرب تے پاسے خیمیاں دے رُخ پاک پیا بدلیندائے
 نہ قدم خیام توں باہر آوے ہر بھین کوں خود ہٹکیندائے

ہے سر سجدے وِج مولاً دا پئے تھیندن ظلم دے وارے
 ہنڑ تیرہویں ضرب وی چل گئی ہے اے ازل دی پردہ دارے
 ودا لڑھدائے خون زمین اُتے ہن محشر دے آثارے
 پیا بسل وانگوں تڑپدا ہے دو عالم دا سردارے

ہنٹر اول وقت نماز دا ہے ہنٹر کوئی پردہ کرواوے
 ڈیوے سجدہ رب دا ویر میڈا اونکوں خود ہمیشہ بچاوے
 متاں عین نماز دی حالت وچ کوئی آ کے ستم وساوے
 نہیں بہہ سنگدا، اے نماز ادا اوندی آ خود بھین کراوے

تساں ہر دیاں لاشاں چائیاں ہن تہاڈی لاش کوں کیڑھا چھسی
 دس غربت دے وچ کون تیڈی اتھاں آ امداد کریسی
 ہے طاری غش بیمار اُتے کیکوں اجڑی بھین سڈیسی
 نوہی کوئی دسدا آج بھینیں کوں جیڑھا خیمے لاش پچھسی

ہنٹر ذوالجناح در خیمے تے شبیر لہا کے آ گئے
 مظلوم دے خون اچ پیشانی رنگین کرا کے آ گئے
 ہن تڑیاں واگاں زین ڈھلی، اے حال بنڑا کے آ گئے
 اے شاید بھجدی حالت وچ ہسوار جھنڑا کے آ گئے

اے ہنڑکاں ہجر فراق دیاں ہے درداں دے نال مریندا
 ایندا بدن ہے زخمی شاید اے رہ گئے ہسوار بچیندا
 ایندے پہلو خاک آلودہ ہن رہ بن وِچ پاسے لیندا
 رب جائڑے کیڑھے حال دے وِچ رہے بیکس سجدہ ڈیندا

پی آن کے واگ معصومہ نے رہی گھوڑے کوں گل لیندی
 رہی ول ول پچھدی باجے دا رہی اُجڑی نیر وہیندی
 مظلوم لٹھائے کیویں زین اُتوں ہے پچھدی تے رو ڈیندی
 کیویں لٹھائے زین توں شاہ تیڈی ہے حالت صاف ڈسیندی

چوگردوں قاتل اکبر دے ہن ظلم توں ظلم ودھیندے
 ہا غش مظلوم کوں آ ویندا جڈاں آہن مکاٹراں ڈیندے
 میں پاسہ ونج کے لایا ہا ہن رو رو اے فرمیندے
 میں زین اُتے نمی چڑھ سنگدا ہمیں دے درد رویندے

اے آخری پردہ داراں کوں پیغام ڈتا شبیرے
 کڈھ اپنے زخمی بدن وچوں مظلوم ہک ظلم دا تیرے
 میڈی پیشانی تے خون دے نال اے خود کیتا تحریرے
 میڈی زندگی وچ نہ خیمیاں توں آوے باہر کوئی ہمشیرے

شہادت کے اثرات

سن خبر سہاگ دے اُجڑن دی نپ چوب خیام دی بہہ گئی
 منہ کر کے پاسے مقتل دے چپ کر کے ڈہدی رہ گئی
 آکھے پاک سہاگ دی خاطر میں ہم ٹرن اکبر دا سہہ گئی
 پئے آہدے ہو کیوں؟ ہے سہاگ دی اَنج تیڈے سرتوں چادر لہہ گئی

ہوسی قسمت اے اساں بھینیں دی تھی بیوہ رہنڑاں ہوسی
 اولاد سہاگ دا ڈکھ رل کے اساں بھینیں سہنڑاں ہوسی
 ایویں خون ساڈے ارماناں دا بنڑ آنسو و ہنڑاں ہوسی
 پر درد رڈپے دی چھاں تے اَساں ڈوہاں بہنڑاں ہوسی

آج کوئی ہوندى اولاد ميڈى شير تون صدق كريندى
 نهين نام ميڈا قربانياں وچ تهوں كهڑى هان نير وهيندى
 ميكون سين معظمه روک ڈتائے ، همى ايها گالھ رويندى
 جنگ هوندى جائز جے عورتاں تے سر لعل دا صدقہ ڈيندى

ميڈے خون دے وچ نہ هتھ پاؤ همى ٹرن دا ويلا آيا
 نهين ميكون لوڑھ حياتى دى همى درداں مار مكايا
 جين ويلے دے ڈے پتر كهڑاں همى زندگى تون هتھ چايا
 ميں بن آئى دے هنڙين ٹر ويساں ، همى ڈكھ اے جگر كون لايا

ميكون زنده رهن دا شوق نهين نہ زنده راهوناں چاهنداں
 ڈيو اتنى مهلت اكبر كون گل ونج كے لانوناں چاهنداں
 ميڈى زندگى هينى نال اكبر دے اونكون ميں اے دسانوناں چاهنداں
 گل لا اكبر كون ٹر ويساں ايس رنگ وچ جانوناں چاهنداں

میکوں موت توں ودھ ہے اے زندگی ایہو وقت بھانوں اُوکھے
 اکبر دی جوانی دا صدمہ میڈے کانڑ بھانوں اُوکھے
 بیا زخم ہے بھین دے پردے دا جیندا درد پچانوں اُوکھے
 آج اپنے ڈھیریں بھینیں دے اتھاں پردے لٹانوں اُوکھے

جناب معصومہ پاک

میکوں ڈیو اجازت پاک پھوپھی نہیں چودا بار ڈکھاں دا
 میں ویندی ہاں ملن آج بابے کوں ہی ڈسدا ریش فوجاں دا
 بیٹھے هل من ناصر آہدے ہن نہیں کوئی امداد کوں آندا
 میں گل ونج لیاں بابے کوں رُک ویسی مینہ پھلاں دا

جڈاں نانے پاک کوں مارن تے ہر کافر ہئی جڑ آیا
 میڈی ڈاڈی پاک نے پا برقعہ ہا ونج کے آپ بچایا
 میڈے بابے تے آ وقت گئے ہے کلہا سین دا جایا
 متاں میڈے ونجن تے شرم کرے آج وی گستاخ رعایا

میں پا برقعہ میدان دے وِچ ہک ہک دی منت کریاں
 ایندے باجھ نہیں ساڈا کوئی وارث میں ظالماں کوں سمجھیاں
 ایں ظلم توں روکن دے کیتے میلا قرآن بنڑیاں
 ڈیو اذن میکوں میں ہر صورت آج بابے کوں بچویاں

او کافر ہن جیڑھے کردے ہن بالاں دا شرم و حیائے
 اے سارے فدک دے غاصب ہن جیڑھے ڈاڈھے بے پروائے
 میں ڈردی ہاں متاں کوئی شامی تہاڈے سرتے ظلم وسائے
 ڈیویں بابے پاک کوں معصومہ ساڈے پاروں ڈھیر دعائے

ہر پاسوں واچھڑ جاری ہے مظلوم اُتے پھلاں دی
 ایں حال دے وِچ وی کمسن دھی پئی ہے ملن غریب کوں آندی
 ہر رستہ پچھدی ہے ڈر ڈر کے ہے ظلم توں بہوں گھبراندی
 جڈاں تھی گستاخ الیندائے کوئی ودھ ویندی ہے واس اکھیاں دی

تطہیرِ قدیر دے پردے وچ آئی ملکہ ملک بقا دی
 آئی ایویں کولھوں بابے دے جیویں ناہی آنون دے ڈا دی
 ہے لُحطے واسطے بند تھی گئی کل بارش جور و جفا دی
 دُکھی رونون تے جڈاں لب جوڑے ہلی نگری کرب و بلا دی

بہوں اوکھیں آئی ہاں بابا سائیں رہیاں میں بہوں دیر گولیندی
 ہا اتنا رَش میدان دے وچ ناہی خلقت رستہ ڈیندی
 میں تہاڈا پچھپھپھیاے ہر کہیں توں ناہی کل مخلوق ڈسیندی
 میڈے بچپن تے معصومی تے رہی ہے امت ظلم وسیندی

میڈے نال تاں توڑے کجھ بولو تھیوو اتنے بے پرواہ نہیں
 میکوں بیشک اپنے سینے تے اَج بابا پاک سمہا نہیں
 میں ڈیکھ رہیاں تہاڈے سینے تے میڈے سمہن جوگی جاہ نہیں
 توڑے پیار دے نال الاؤ چا میکوں بیشک اَج گل لا نہیں

ذرا ڈکھ شقی معصوم کیویں اَج بیٹھی ہے پیار کریندی
 خود ہونٹ رلا نال ہونٹاں دے ہے درد دے نال سڈیندی
 مظلوم دی ڈکھ کے خاموشی ہے مونڈھا پکڑ ہلیندی
 ہے آہدی بابا جل خیمے ہتھ زخمی ہے پکڑ اٹھیندی

مظلوم دی ریش توں خون کوں ہے دھی صاف کریندی بیٹھی
 اَج ریش توں نال اے انگلیں دے ہے خون پونجھیندی بیٹھی
 مظلوم دے خون آلودہ ہتھ اکھیاں تے لیندی بیٹھی
 اَج غش مظلوم تے ہے طاری رو رو ہے جگیندی بیٹھی

مجبور ہے پیو دے پیار دے وچ ہے ول ول نیر وہیندی
 خاموشی ڈکھ کے بابے دی رونون تے ہے ہونٹ جوڑیندی
 ذرا ڈکھ کیویں رُخساراں کوں ہے ہونٹاں نال رلیندی
 نی سینے سمہن دی جاہ ڈسدی پچھوں کنڈ دے ہے ونج گل لیندی

عبّاس دی اے بہوں لاڈلی ہے نہ ظلم دے نال ڈرانویں
 چند گھڑیاں پیو دی جھولی ہس نہ پڑھ صلوات اُٹھانویں
 کھڑ ڈیکھ ادائیں بچپن دیاں ، نہ ونج کوئی ظلم وسانویں
 اینکوں پیار توں کرن ڈے بابے کوں ، نہ ظالم عرش ہلانویں

بابا مظلوم معصومہ دا نہاں کردی بہوں مجبورے
 میں جانڑدی ہاں تیدا نازک تن تھیا کل زخماں توں چورے
 ہے عرض ایہو میں اُجڑی کوں نہ آپ کنوں کر دورے
 ڈے قبر دی جاہ ایں نگری وچ کر عرض ایہو منظورے

بے دردی نال نہ ضرباں لا میڈے پیو مظلوم دے سرتے
 جیڑھی ضرب توں لیندائیں لگدی ہے او میڈے پاک جگرتے
 کھڑیاں سکلیاں بھینیں روندیاں ہن کر غور ذرا توں درتے
 توں ضرباں لیندائیں دید ایندی ہے ہردم چن اکبرتے

ایویں سامنے سکیاں دھیاں دے نہیں ظالم ظلم وسیندا
 جے سامنے ہووے کمسن دھی نہیں پیو کوں مول مریندا
 اے تاں واحد ہے آسرا دھیاں دا آتے ناز ہے کل بھینیں دا
 پردیس دے وِچ مجبوراں دا نہیں ایویں ناز مکیندا

بیٹھی ضرباں گنڈدی ہے ظالم دیاں آج کھول کے سر معصومہ
 بیٹھی روندی ہے آج چپ کر کے رکھ خنجر تے نظر معصومہ
 پیا اکھیں ڈھدیں پیو ٹردائے ہے بہوں مضطر معصومہ
 بیٹھی ڈھدی ہے تڑپدا بابے دا آج جسم اطہر معصومہ

پئی ہے گل توں اُچھل کے رت و ہندی ہے کمسن نیر و ہندی
 آج اپنے سنون پیتی دے پئی ہے معصوم کریندی
 بک بھر کے خون دا زلفاں وِچ پئی ہے سرخ خضاب آج لیندی
 بیٹھی گل تے بو سے ڈیندی ہے ، رو رو کے ہے بڈ ویندی

بہن بھائی کی آخری گفتگو

ہنٹر جھکیاں جاہیں گول نہ توں کیوں لکدائیں عون دی ما توں
 میں صبر دے وِچ میڈا چن ویرن نمہی گھٹ تئیں پاک بھرا توں
 اے آخری سجدے دے لمحے نہ بھین توں ویر لکا توں
 توں سامنے ساڈے ڈے سجدہ جھل بھین توں ویر دعا توں

میں آخری سجدہ ویر تیڈا ہووے حکم تاں ڈیکھن آنواں
 ہے ڈاڈھی گرمی چادر دی چھاں آ کے ویر بنڑانواں
 ہر کہیں دیاں لاشاں تئیں چائیاں میں تیڈی لاش کوں چانواں
 ڈے حکم ہمیشیر کوں چن ویرن تیکوں خیمے وِچ گھن جانواں

میڈے پردے دا کر فکر نہ توں جے اذن تیڈا مل جاوے
 میڈے نال قنات وی چن ویرن وِچ بن دے ٹردی آوے
 تیڈے کولھوں آ ہمیشیر تیڈی کل آخری سنون نبھاوے
 ڈیوے آن کے ہتھ تیڈیاں اکھیاں تے ہتھ پیر وی آن بنڑاوے

تیکوں کیڑھا درد رُویندا ہے تیڈا خنجر کیوں رُک ویندائے
 میڈا قتل تاں تیڈا مقصد ہا میڈا دل کیوں ساتھ چھوڑیندائے
 توں خنجر دی دھار توں دید نہ چا پیا بیکس سجدہ ڈیندائے
 عباس تے اکبر ٹر گئے ہن تیڈا ہتھ ہنٹر کون نپندائے

توں ظلم کوں جاری رکھ ظالم کیوں ہتھ تیڈے کنب ویندن
 ناموس میڈے دروازے تے کھڑے سر وچ خاک رُویندن
 قرآن کوں چا کے کیا ہويا جے پردہ دار رُوکیندن
 کر اپنا کم ملعون تیکوں ہنٹر کیڑھے درد رُویندن

تلے خنجر دے آکھے سین دا چن قاتل توں دُسا کیوں روندائیں
 جے ریت گرم تے تڑپدا ہے اُجڑی دا بھرا کیوں روندائیں
 رئے بصرے دیاں جاگیراں گھن توں جشن منا کیوں روندائیں
 توڑے عرش زمین تے آ پوے توں ظلم ودھا کیوں روندائیں

تیرہاں نہیں بھانویں لکھ ہونون لا ضرباں توں ازما گھن
 مظلوم نہ سجدیوں سر چسی جو چاہیں ظلم وسا گھن
 میڈی آخری خواہش توں ظالم کل فوج کنوں منوا گھن
 میڈے جیندیں لٹن نہ نیمیاں کوں ، پچھے سر تے خنجر چلا گھن

تیڈا سر کیوں پھردائے خنجر تلے کیوں ڈھدائیں خیمہ گاہ دو
 کیس آنوناں ہئی ہے کون باقی ہنٹر ڈیکھ نہ گنج شہداء دو
 رو آکھیا شاہ نہ کوئی آسی پر دید ہم عون دی ما دو
 احساس ہم بھین دے پردے دا متاں آوے پاک بھرا دو

کوئی فکر نہ میڈے پردے دا کر ویر نماز ادا توں
 میکوں ما دی چادر پیاری ہے تیں جہیں ذیشان بھرا توں
 میڈا قدم نہ آسی باہر ویرن کہیں ویلے خیمہ گاہ توں
 شالا خیمے میڈے بچ پونون کر اتی ویر دعا توں

ونج آھ تون دائی ظالم کون نہیں اتنا ظلم وسیندا
 نہیں سامنے سکیاں بھینیں دے کہیں ویرتے ستم کریندا
 اونکوں آھ چا کر کچھ خوفِ خدا ہوندائے نازک دل بھینیں دا
 مقتول کون آخری لمحے وچ نہیں اتنا چر تڑپیندا

کر جلدی اپنا کم ظالم ونج بیشک گھن جاگیراں
 مظلوم کون اوکھا کرن دیاں ہنڑ ڈھیر نہ کر تدبیراں
 تیکوں علم نہیں کھڑیاں ڈھدیاں ہن ہر ظلم تیڈا دلگیراں
 تون کنڈ کر ونج اینکوں ملدیاں ہن ہنڑ آ سکیاں ہمیشیراں

تیڈے ظلم دی حد تھی ختم گئی ہے ساڈے صبر کون ہنڑ ازما نہیں
 مظلوم کون تڑپدا ڈیکھ کے ہنڑ تون ظالم انجہ مسکا نہیں
 بھینیں دے زخمی جگر اُتے مسکان دیاں ضرباں لا نہیں
 تیڈے خنجر دے زخم تون ودھ ہے اے ہنڑ بھین دا دل زخما نہیں

کھڑی ڈہدی ہاں ظلم دے کل منظر ہی نتھ پردے دی کھا گئی
 تیڈے ظلم دی آخری کوشش ہے میڈے سارے مان مکا گئی
 اے منظر ڈیکھ کے خیمے وِچ ہر سین ہے انجہ گھبرا گئی
 معلوم تھیندائے کل چہریاں تے ہے موت دی زردی چھا گئی

سر سجدے وِچ مظلوم دا ہے ، رت جاری ہے ریش اطہر توں
 پئی تیرہویں ضرب ہنڑ چلدی ہے ترٹیاں جسم دا رشتہ سر توں
 بیٹھی کمسن دھی ہے نال روندی نزدیک نہیں آندی ڈر توں
 کچھے کیڑھا درد تیمی دے معصوم دے چاک جگر توں

ہے یا اللہ فریاد ساڈی تاثیر عطا فرما توں
 وسے وطن مسافر کربل دا ملے اکبر آ دکھیا کوں
 سادات دی شاہی جلد تھیوے ایہا کر منظور دعا توں
 آ بارہواں آقا تخت تے بہہ ملے حق مظلوم دی ما کوں

یا مولا کریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شامِ غریباں

ہر ظلم دی حد تھی ختم گئی جڈاں کیتا کوچ امانِ
 گیا حد توں ودھ ہا ظلم تڈاں جڈاں ٹھر گئے پاک خیامِ
 سادات دے خیمیاں دے باہروں آئی شام دی فوج تمامِ
 ہن ہسدے شامی ، خیمیاں وچ ہا ماتم دا کہرامِ

+ گھلیا سخت اندھار مصیبت دا کل خیمے رنگ بدلا گئے
 مظلوم دی کسمن بچڑی تے گرداب ستم دے آ گئے
 لڑھے دُر معصوم دے موجاں وچ جیڑھے کر پوشاک حنا گئے
 گستاخی ڈیکھ کے موسم دی رُخسار وی شکل وٹا گئے

بک پھر کھڑا ہا ڈینہ باقی لگ پاک خیام کون ڈھا گئی
 جیندا پردہ رب دا پردہ ہا با پردہ باہر آ گئی
 جیندی ما دا جنازہ رات کون چویا ، اوندی تھی محفوظ ردا گئی
 ماحول ڈٹھا بے شرمی دا لُج شرماں دی شرما گئی

کوئی ہے جیڑھا ایں موقعے تے ساڈی مدد دے کیتے آوے
 آج پاک رسول دیاں دھیاں دے اتھاں پردے آن بنڑاوے
 نہیں خیمے رہن دے قابل رہے کوئی اتنا آن ڈساوے
 چوگرد ہن شامی بنری کون ڈکھی کیں پاسے گھن جاوے

اے قسمت ڈکھیاں بھینیں دی توں سن ساڈی فریادے
 توں من دریا تے سمہ گیا ہیں کر ڈکھیاں دی امدادے
 ہنڑ نام خدا دے آن بچا توں خیمے آل عبا دے
 ہنڑ ڈس غازی کیوں باہر آووں پا برقعے خاک شفا دے

+تساں بھین بھرا دی بند دے وِچ رہیاں رو رو وقت نبھیندا
 جے ملدا اِذن نہ کوئی آ کے اِنجہ پاک خیاں ٹھہریندا
 بنی دا عرش تے ڈاج ویندا ، نہ کوئی ہرگز جرات کریندا
 ہووے خضر دی زندگی عابد دی ، ہی شام دا سفر ڈریندا

ہنٹر نام عباس نہ چا بی بی ڈے اِذن میکوں ہک وارے
 اے بھین عباس دی ویر وانگوں جنگ کرن کیتے تیارے
 میں پا برقع اگوں نیمیاں دے گھن کھڑساں خود تلوارے
 گوٹر گئے غازی نیمیاں دی اوندی بھین جو پہرے دارے

+تھی عارضی پردے ختم گئے ہک رات ظلم دی چھا گئی
 ہر سین دی ترٹ ہر آس گئی ہر چادر رنگ بدلا گئی
 آکھے عون دی امڑی سینیں کوں رت سرتے شام دی آ گئی
 ڈٹھا پتر سجاد کوں خیمے وِچ ما اصغر دی گھبرا گئی

تظہیر دی پنچویں شاخ اُتے جڈاں پھل درداں دے کھل گئے
 کل شاخ دا رنگ تھی سرخ گیا پھل نال پھلاں دے مل گئے
 ڈبھی شبنم لڑھدی برگاں توں ہل کل سینیں دے دل گئے
 جھنڑی شاخ جاں ترٹ کے خاراں تے کئی جسم توں پار نکل گئے

اے اوں بی بی دا خیمہ ہے جیندا کیتا شمس حیائے
 کچھ ادب کرو مستوراں دا ، کرو شرم اے قوم جفائے
 اساں سہہ گئے ہیں کل بجن ٹرے ہن ہر جا حمد الائے
 نئے سہہ سنگدے آج کوئی ساڈے آ پاک خیام ودھائے

+

قَرَأَتِ الْقُرْآنَ دِی آیت کوں پڑھیا رو رو ہر مستورے
 تھی عارضی پردے ختم گئے کیتا ظلم دی رات ظہورے
 من حکم سجاد دا ہر بی بی کیتا باہر آنون منظورے
 تاریخ گواہ ہے سینیں دا ہا پردہ رب دا نورے

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا

(سورہ بنی اسرائیل آیہ 45)

جڈاں غنچے باغِ نبوت دے ہن کھل گئے وچ صحرا دے
 تطہیر دیاں کلیاں مہک گیاں آئے جھونکے سرد ہوا دے
 بے ساختہ رنگ تبدیل کیتے ہر مسکن آلِ عباً دے
 بہوں اوکھیں سینے نے آخری گل ، چایا آ کے پتر سجادے

آکھے عون دی ما میں اُجڑ گئی ہاں گم تھئی ہم نور اکھیاں دی
 میں گول رہیاں میڈا چن ویرن معصومہ نظر نہیں آندی
 نوہی لبھدی بھین علیٰ اصغر دی ماحول توں ہاں گھبرانندی
 میکوں گول ڈے غازی معصومہ امداد توں کر پھوپھیاں دی

آہستہ بول توں عون دی ما فرمایا سینے دے ویرے
 میڈے سینے سمہن دی عادی دھی میڈے نال آرام پذیرے
 ہئی تھکی ہوئی شام غریباں دی میڈی معصومہ دلگیرے
 تہوں پاسے نال سمہایا ہے بڑی مشکل نال شبیرے

اُٹھی جاگ او میڈی لائق دھی دستور اے نہیں دھیاں دے
 گھر چھوڑ کے سمہناں ٹھیک نہیں میڈا بچڑا وِچ جنگلاں دے
 ہتھ بنہہ معصومہ عرض کیتا جیویں شیوے ہن بالاں دے
 میڈا بابا وی تاں چھوڑ کے گھر ستائے وِچ پر ہول تھلاں دے

آ قاسم اپنی امڑی توں گھن بنری آپ سنبھالے
 پئی آندی ہاں ہر شئے سگناں دی کر رب دے لعل حوالے
 میکوں اپنے گھر دا چنتا نہیں ہی درد ایہو فی الحال
 ونجاں کیڑھے پاسے گھن بنری ، ایندا پردہ آپ سنبھالے

+میڈا بچڑا تیڈی امڑی توں برداش نہیں اے تھیندا
 جیڑھا یارہاں سال رنڈپے وِچ رہے حسرت نال سچیندا
 کیویں ڈیکھاں سامنے اکھیاں دے سامان او لعل لٹیندا
 میڈے سامنے تیڈی بنری دا آج پیا ہے ڈاج ونڈیندا

تیڈے بعد قاسمِ میڈی بنری دے ہتھاں دی حنا وی گئی ہے
 پھل سہریاں دے تقسیم تھنیں میڈی سیج دی جاہ وی گئی ہے
 گئے خیمہ عروسی نال میڈا ، گھونگھٹ دی ردا وی گئی ہے
 جڈاں زیور ڈاج دے ڈے کھڑیاں میڈی سرت سبھا وی گئی ہے

وداعِ مقتل

ہتھ نپ بھرجائی دا عون دی ما خود گھن مقتل وچ آئی
 رہی تیر چھکیندی لاش اُتوں ہک لحظہ سین دی جائی
 ہٹ تیر گئے جڈاں ویرن دی تصویر نظر جاں آئی
 آکھے سنون ادا کر بیوگی دے آ لاش تے ہنڑ بھرجائی

میں تازہ بیوہ ہاں وارث کر آئی ہاں سنون تمام
 میں سہاگ دیاں چوڑیاں ڈے آئی ہاں کر کے قربان خیام
 سیندور اچ راکھ خیام دی بھر ڈتی رسم میں ایں انجام
 تیڈے قدماں کوں میں چمن آئی ہاں پئی ہاں ویندی اُجڑ کے شام

آکھے سینِ اصغرِ دی امڑی کوں توں لعل کوں جھولی پا بہہ
 ایندی بے سر لاش دا زخمی گل چادر دے پٹھ لکا بہہ
 گھن خون غریب دی مقتل دا اپنے رُخسار سجا بہہ
 کراں رسم ادا میں بیوگی دی ہاں نال سجاد کوں لا بہہ

رب جانڑے تیں کنوں امت شقی ہوسی کیویں زین چھڑائی
 کیں پکڑ رکاب لہایا ہی ، اے گالھ سمجھ نہیں آئی
 جے آپے لتھائیں زین اُتوں ہوسی بہوں تکلیف اُٹھائی
 مصروف ہوسیں توں سجدے وِچ ہوسی کہیں دستار آ چائی

تیڈے زین توں ڈھلن دے نال ساڈے ہن خیمے رنگ بدلا گئے
 کئی ظلم دے تحفے چا ظالم ہن در اطہر تے آ گئے
 انہاں تحفیاں وِچ جیڑھی گرمی ہی ہن کئی غنچے مرجھا گئے
 ساکوں ڈکھ نکلا نیمیاں توں ہن غش سجاد تے چھا گئے

سر پاک تیڈے کوں طور اُتے اجاں نہا ملعون چڑھایا
 ملعون مکاڑ دا گھن دستہ ہا کولھ خیام دے آیا
 جیڑھا آن مکاڑیاں حال کیتا ہر خیمے رنگ بدلایا
 وچوں ٹھردیاں نیمیاں دے ونج کے تیڈا لعل ہم اوکھا چایا

تیڈے ٹرن دے بعد ہا چن ویرن ہر درد پچانوناں پیا
 تیڈی بھین کوں کل مستوراں کوں ہا ویر رہانوناں پیا
 ٹھر خیمے گئے ، کل تسیاں کوں ہئی پردہ پچانوناں پیا
 وچوں نیمیاں دے میکوں چن عابد ہا آپ کوں چانوناں پیا

ہا تازہ صدمہ بیوگی دا اجاں تیڈی بنری دھی دا
 آ منگن گئے کل ڈاج شقی ساڈے درتے خود بنری دا
 ڈتی ہر شئے اُجڑی چپ کر کے کوئی وس جو نہا اُجڑی دا
 میڈا ویر ہنٹر میکوں چنتا ہے تیڈی دختر دی زندگی دا

تیڈے ٹرن دے بعد ہر لُحطے وِچ حالات بدلدے رہے ہن
 ساڈے دل تے تیر مصائب دے ہر موڑ تے چلدے رہے ہن
 ٹھہرے خیمے پردہ دار میڈے وِچ درد دے ڈھلدے رہے ہن
 جیویں اکھیوں آنسو باہر آنون ایویں باہر نکلدے رہے ہن

میڈے اکھیں ڈہدیں کیا آکھاں کیویں رہن اسباب ونڈیندے
 میں ڈیندی رہی ہاں چپ کر کے خود زیور کل بھینیں دے
 کر صبر گئی ہر سین توڑے رہے کل سامان گنڈیندے
 میں رو ڈٹاتے معصومہ تے ڈٹھے جس دم ظلم وسیندے

مصروف اجاں ہئی ظلم دے وِچ تیڈے سرتے شمر شقی ے
 تھی نیمیاں توں محروم گئی بن وِچ کل آلِ نبی ے
 ٹری چھوڑ خیام کوں ٹیاں دو میڈی ہر مستور ڈکھی ے
 رہی ڈھیر سڈیندی غازی کوں تیڈی پل دی بنری دھی ے

ہنڑ آ کے ویرن ڈیکھ تاں سہی توں حالت بھین ڈکھی دی
 بیٹھی روندی ہاں چوں ٹپیاں وِچ ، قسمت خاتون دی دھی دی
 بیٹھے روندن پردہ دار یکے ڈیکھ حالت آج بنی دی
 ہے ما اکبر دی غش کر گئی سن کوک ہنڑ بیوہ دھی دی

رہی ڈہدی امری قاسم دی جیویں رہ گیا ڈاج گنڑیندا
 رہیا ہر زیور تے ہر کپڑا بن وِچ تقسیم کریندا
 عباس دے بعد زمانے تے رہیا آسرا نہیں بھینیں دا
 سجاد دے قتل دے چنتے توں ودائے ہر ہک ظلم سہیندا

توں مرد ہانویں میڈا چن ویرن ہانی سوکھیاں لاشاں چائیاں
 بیاں لاشاں او ہن پتراں دیاں ، ہیں ایں گالھوں گھبرائیاں
 اے لاشاں تیڈیاں دھیاں دیاں مستوراں چا گھن آئیاں
 کیویں میت چویندن دھیاں دے میں توں چکھدیاں ہن بھر جائیاں

سامان تمام بزرگاں دے ہن دیگر نال لٹی گئے
 بیا زیور کپڑے کل ساڈے تقسیم آہن کل تھی گئے
 جیڑھا ظلم تھیائے وچ نیمیاں دے ہن کافی بال ونجی گئے
 کئی لاشاں گول کے آ رکھیم کئی دین دی ویل گنڑی گئے

جڈاں آپ زیارت ناحیہ تے ہے جعفرؑ نظر کریندا
 اوں ویلے دی مجبوری خود ہے ساکوں سائیں سمجھیندا
 میڈا ہووے سلام انہاں ڈاڈیاں تے ، ہے رو رو کے فرمیندا
 جنہاں صبر دے نال نبھا چھوڑی ، رہیا ہر کوئی ظلم وسیندا

ہنڑ حسنؑ دا جانی کرم چا کر ایں سینؑ دے پیار دا صدقہ
 شبیرؑ دیاں بوسیاں دے واقف ہر ہک رُخسار دا صدقہ
 میڈی سینؑ دا گھر آباد چا کر ہر پردہ دار دا صدقہ
 ہووے پورا مقصد وارثؑ دا ہر دُر شہوار دا صدقہ

ہنڑ وں پوے اُوں سین دا گھر جیندے خیمے رنگ بدلا گئے
 توحید جنہاں کوں غیب آکھے تھی بے وں باہر آ گئے
 گجھ گرم ہوا ماحول دی ہئی معصوم کئی کملا گئے
 ہے آس ایہا او سین وے ہن کئی سو سال وِہا گئے

آوے جعفرِ حسن دا چن جگ تے پوے مل ہنڑ سین دے گھر دا
 جیڑھا گھر ہا ویلے دیگر دے جگ کوں ویران نظر دا
 ایں گھر دے وِچ ول سین ڈیکھے آ پاک شباب اکبر دا
 ول فضل دا بابا خوش ہووے چم سہرہ نور نظر دا

سخی پاک حسن دا لختِ جگر ساڈا اے پر درد سوالے
 ڈکھ درد مکا ایں ویڑھے دے کر کرم ایہو ہر حالے
 گھنے بدلے شام غریباں دے توڑے ہنڑ تاں صاحب جلالے
 رہے وسدی ابدی خوشیاں وِچ اے ویرن دی بھائیوالے

یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

داخلہ شام

سجاد نے آکھیا اے ظالم کراں حکم دی میں تعمیل
کیویں پردہ دار لہانواں اتھ آجاں شام اتھوں نو میل
اے نگری ہے کم ظرفاں دی اے شام دا ملک رذیل
انوں عصمت دی شہزادی ہے بازار دا سفر طویل

میں ویر شبیر دے مقصد دی آج کرنی ہے خود تکمیل
میڈا پتر سجاد توں نہ گھبرا ہر حکم دی کر تعمیل
میں ہر ہک قدم تے کر ڈیساں بازار دا رنگ تبدیل
میں ویر دی خاطر ٹر پوساں ہووے جتنا سفر طویل

ہے آمد عرش دیاں وسدیاں دی کرو شہر دی ہنڑ تڑین ے
 کرے استقبال رعایا کل ، ڈتا حکم یزید لعین ے
 ایں شہر وچوں جڈاں گزر کرن قوسین دے پاک مکین ے
 کرو اے جہیں بارش سیداں تے ماحول تھیوے رنگین ے

جڈاں شام رذیل دی نگری وچ آئے محمل عون دی ما دے
 ہر چوک تے استقبال کیتے لگے مجمعے قوم جفا دے
 جڈاں مالک عرش معظم دے آئے شہر اِج پیر پیادے
 کیتا غیرت اثر جاں جگر اُتے رُناں بے وس خون سجادے

بند تھی تطہیر دے سلسلے وچ بازار آئی سادات
 تھیا چو طرفوں تبدیل بدل تھئی شہر دے وچ برسات
 اُتے چرخ دے سورج شرم کیتا چھا گئی ظلمات دی رات
 ودھیا ظلم جڈاں مظلوم اُتے جھڑے آن کے مستورات

ہے جیڈا رش بازار دے وِچ نہ عونُ دی ما گھبرا توں
 محفوظ ہیں غیر نگاہیں توں ہر ویلے مثل خدا توں
 اَج موقع ہے ایں مجمع کوں حق ویرن دا جتلا توں
 بیا غیراں دے ماحول دے وِچ نہ لعل کوں خون رُوا توں

کیوں لنگھساں میں وِچوں ایں رش دے میکوں عابد لعل دُسا توں
 میں پردہ دار ہاں چن بچرا پہلے اے مخلوق ہٹا توں
 چا آکھ فضل دے بابے کوں میڈے پردے آن بنڑا توں
 میں لنگھنائے گھن بھرجائیاں کوں عباس قناتاں لا توں

تطہیر والے گلزار دے وِچ آئے جھونکے باد صبا دے
 پوشاک دا رنگ تبدیل کیتا ہر قطرے عطر حنا دے
 تھئی عطر نشانی غنچیاں تے مرجھا گئے لا تعدادے
 مرجھاندا ڈیکھ کے غنچیاں کوں رُناں خون بیمار سجا دے

عبّاس دے سر کوں شرم آندائے نہیں دل برداش کریندا
 غیور ہاں میں مجبور ہی شبیرؑ امر نہیں ڈیندا
 بدھ کمر دے نال مہاراں کوں ودائے عابدؑ نیر وہیندا
 اے ڈیکھ نہیں سنگدا تہوں غازی ودائے اوکھے جھٹ گزیندا

ما پیو دے لکھ اقبال ہونون نہیں دھیاں کوں وسریندے
 ہر ڈکھ سکھ دے وچ دھیاں دی ہن مدد غیور کریندے
 تساں پھر دیں سر دیں چھوڑ گئے ہونوہے پردے آن بنڑیندے
 ساکوں چوی پہر ہنڑ گزر گنیں بازار دے سفر کریندے

بازار دے ذکر توں اے جعفرؑ ہے روح ڈاڈھی گھبراندی
 جیندے ہر ہک موڑ تے سینؑ دی دھی رہی کئی گھنٹے کرلاندی
 ہنڑ حسرت ہے اے دل دے وچ اے پیاس بجھے اکھیاں دی
 ایں سینؑ کوں وسدا جگ ڈیکھے مٹ مونجھ ونجے سبناں دی

گستاخیاں دے ماحول دے وِچ آئے مالک شرم حیا دے
 تطہیر دے رُخ تے پائے پردے ، ڈیکھ حال رذیل فضا دے
 مصداق ہن اِلی المودۃ دے ، اَتے معانی فی القربٰی دے
 سجاد آکھے آ جوڑ اکبر اُج پردے عون دی ما دے

ہر ظلم گوارا ہے میکوں برداش نہیں اے تھیندے
 میڈے پتر اکبر دے قاتلاں وِچ پئے ہن انعام ونڈیندے
 بیا ایں توں ودھ کے ظلم ہے جو پئے ہن اے جام پویندے
 نمھی سہہ سنگدی جیویں سینیں دے اُج پئے ہن نام چویندے

جڈاں وِچ دربار یزیدی دے تھئی آ سادات سماں
 ہویا محو شراب دے خواب دے وِچ گھولی شام نگر دا والی
 رو ویر دی خدمت عرض کیتا بی بی وڈیاں عزتاں والی
 میں بہہ راہواں کیوں جو تھک پئی ہاں دَس اُجڑے چمن دا مالی

میں اُوندا پتر ہاں اے لوگو جیندا نانا ذی اقبالِ
 ہاں اُوندا پتر شہید تھیائے جیرھا تیرہاں ضرباں نالِ
 میں اُوندا پتر ہاں انگل کئی جیندی ظلم دے نال جمالِ
 اُوندا لخت جگر ہاں شام تائیں رُلے جنیں مظلوم دے بالِ

میکوں دَس ظالم کیں جرم دے وِچ تیں شاہ توں وطن چھڑایا
 تیں ازل دے پردہ داراں کوں کیوں جنگلیں آن رُایا
 میڈے بابے دی مظلومی تے تیکوں اصلوں رحم نہ آیا
 ذرا ڈیکھ تاں سہی کیوں تخت اُتے ستائے اِنج کرار دا جایا

جنیں ویلے تخت تے بہہ سید کیتا خطبے دا آغازے
 اوں ویلے ہر دیوار کنوں آیا رونون دا آوازے
 بس چھا گئی رقت لوکاں تے تھیا گریہ بے اندازے
 دَسیا سید اشارے نال جڈاں اے ویر دی محرم رازے

میں تئیں تے ظالم کردا ہاں میڈا رب دے نام سوال
 جیندا ناں آئیے آذان دے وچ او کیڑھا ذی اقبال
 کیا نام اے نہیں میڈے نانے دا؟ میڈی ایس آذان وچالے
 جیندا کلمہ گو سڈویندا ہیں کیتو قتل اوہیں دی آل

دل آ واپس زندان دے وچ میڈا عابد پتر بیمارے
 اے شام دا ملک رذیل ہے چن کیا شامیاں دا اعتبارے
 متاں کوئی شامی آ ظلم کری ہی پل پل فکر ہزارے
 توں ہیں مستورات دا ہک وارث کن ولین پردہ دارے

ڈس خیر تاں ہی میڈا چن بچڑا ہی اتنا وقت چا لایا
 کیوں رت اکھیاں دی تازی ہی کل پھوپھیاں دا سرمایا
 وچوں بھرے ہوئے گھر دے ہک عابد تیڈا دم ہے امت بچایا
 ساڈی سنگت نہ چھوڑیں سفراں وچ میڈے ویر غریب دا جایا

ہنداں کا خواب

جئیں ڈینہ دا پھریائے تیڈے سر میڈا بچڑا ظلم دا بھنجر
 اوں ڈینہ دی چھوڑ مدینے کوں ٹر آئی ہاں میں مضطر
 تیڈی امری روندی ہے کربل وچ تیڈی لاش کوں ڈیکھ کے بے سر
 ارمان ہم دھی دے ، آنوناں پئے جیکوں شام بازار دے اندر

+میکوں اجر رسالت دا ملیائے میڈے در در بال ہن رُلے
 دربار یزید اچ پوندا رہ میڈے پتر دے سر دا ملے
 میکوں دوش تے چانون یاد کھڑائے او وقت اجاں نہیں بھلے
 آج ٹردی رہی ہے دھی میڈی بازار دے وچ سر کھلے

خواب وچالے سرور دا کیتا ہنداں جاں دیدارے
 گھبرا گئی اپنے بستر تے ، تھئی نندر کنوں بے دارے
 جئیں جاہ تے کھول کے والاں کوں رُنے خود احمد مختارے
 ڈٹھا سر مظلوم دا اوں جاہ تے رُنی ہنداں نیر ہزارے

کیا حال سنانواں اے ہنداں ! فرمایا پاک شہیرے
 بے جرم چلائی ہے ظالماں نے میڈے گل تے گُند شمشیرے
 میڈے بعد چا انہاں ظالماں نے کیتی اہلّ البیت اسیرے
 ناموس نبیٰ دی شام دے وِچ کیتی در در تے تشہیرے

رو آکھیا ہنداں ظالم کوں کر سینیں کوں آزادے
 میں وال کھلے ڈٹھے خواب دے وِچ آج پاک رسولّ خدا دے
 میکوں رو رو کے فرمیںدے ہن کیتی ظالماں بہوں بے دادے
 ہے بہوں مشکل زندان دے وِچ ، ہن دیرے آلّ عبا دے

کہ ظالم آکھیا جل سیدّ ٹر جلدی گُنج زنجیرے
 تیکوں سڈیا ہے ایں نگری دا جیکوں آہدن لوگ امیرے
 اُوندا حکم ہے خود دربار آنون کل پردہ دار اسیرے
 ڈٹھا عابد پردہ داراں کوں لڑھ پئے اکھیاں توں نیرے

دربار دے پاسے ٹرن لگے جڈاں ازل دے پردہ دارے
 ہر بی بی درداں ماری نے کیتا بالاں کوں تیارے
 پچھوں مستورات تمام آہن آگوں ہا عابد بیمارے
 آئے ڈیکھن پردہ داراں کوں کل شام دے وسدے سارے

شام دیاں عورتاں عرض کیتا غیور ہیں دھی حیدر دی
 اساں سنیاے خون بھرانواں دا پئی ہیں معاف یزید کوں کردی
 اے سین فرمایا شام تاں کیا کل دولت دور دہر دی
 میڈا ویر کجا اے تاں نہیں قیمت میڈے جون غلام دے سردی

بے شرم ماحول دے وچ ہوئی جڈاں آمد آل عبا دی
 زندان توں پیدل ٹردی آئی خود مریم شرم حیا دی
 کیتی شمر لعین بازار دے وچ اے ہر سو عام منادی
 پئی آندی ہے دربار دے وچ ادھ دی بھائیوال بھرا دی

منہ کر کے پردے پاک دو اے ملعون کیتی گفتارے
 چا خون بھرا دا معاف کرو مظلوم دے ورثہ دارے
 میڈی سین نے رو کر فرمایا اینکوں آکھ عابد بیمارے
 کیویں خون بھرا دا معاف کراں کیویں سوچیا ہئی بدکارے

شبیر دا خون نہ گھٹ سمجھیں احمد مختار دا خون
 ایندا مل نہ پا وِچ دنیا دے حیدر کرار دا خون
 ایندا دعویٰ ہوسی محشر کوں حق دے سردار دا خون
 آج معافی منگ کے کیتائے تیں ہر پردہ دار دا خون

میڈے کربل دے وِچ مس لہندے بے دردی نال ٹرائے نی
 میں سہہ گیا ہاں بازاراں وِچ غیور دے جگر آزمائے نی
 ہے ظلم دی آخر حد ہوندی ودھ حد توں ظلم وسائے نی
 میکوں بھل گئے پردہ پھوپھیاں دا جڈاں مل سر پاک دے پائے نی

مامور من اللہ قیدی ہیں بے سارے چھوڑ خیالے
 مجبور نہ سمجھ غریباں کوں اساں پھردے ہیں ہر حالے
 بہہ تخت تے معافی منگدا ہیں توں ظالم رعب دے نالے
 میڈی شام کوں کر برباد ڈیواں جے کھولاں سر دے والے

جے ظالم معافی منگدا ہیں ، ساڈا نجف دا راج ولا ڈے
 میڈی ہر بیوہ بھرجائی دا آج ہر سرتاج ولا ڈے
 غازیٰ معراج ہا خوشیاں دا میکوں ول معراج ولا ڈے
 کھڑی روندی ہے ما قاسم دی میڈی دھی دا ڈاج ولا ڈے

ربانی

ہنڑ آ چن اکبر پھوپھیاں کوں ہوی مل گئی آج آزادی
 گیلے کھل زندان دا دروازہ ہے روندی ہر شہزادی
 جڈاں چھٹن سجن جگ خوش تھیدائے ایہا ریت ہے کل دنیا دی
 لیکن تیڈیاں پھوپھیاں مانواں دی ہے تھی گئی مونجھ زیادی

جیندے جگ تے بجن رہا تھیندن دستور ہے اے دنیا دا
 او سہرے گھن کے آ کھڑدائے تھیندائے مسرور زیادہ
 توں وی سہرے گھن کے جلدی آ اے سہرہ آلّ عبا دا
 تیڈے رُخ انور دے ڈیکھن کوں دل سکدائے عونّ دی ما دا

اساں تھی کے رہا اتھوں چن عابدّ دّس وطن تے کیا وَنَج کرناے
 جیویں ایں جاہ ماتم کردے ہیں ، گھر وِچ اے پپا وَنَج کرناے
 ساڈی روندیں زندگی نبھنی ہے ڈُکھ نال نبھا وَنَج کرناے
 ساکوں کوئی وی گھنن اتھاں نہیں آیا کیا تھی کے رہا وَنَج کرناے

اے شام تیڈیاں تنگ گلیاں کوں سجادّ بھلا نہیں سنگدا
 گھن پھوپھیاں کوں انہاں گلیاں توں رہیاں نال حسرت دے لنگھدا
 ست لکھ دے مجھے وِچ ڈُٹھا میں ظلم اتھاں رنگ رنگ دا
 ہر چوک دے وِچ میں امت توں رہیاں کئی گھنّے راہ منگدا

اے شام دے وسدے لوگ سنو ، ایہو چا احسان لواہے
 میڈی دھی معصوم کوں ہنڑتاں کوئی اتھاں نہ تکلیف ڈیواہے
 ہسی آگئی نندر ایس نگری وچ نہ ظلم دے نال جگاہے
 کربل توں گھن کے قبر تائیں رہی ہے بے آرام سدا ہے

ہے اپنی امانت دی جگ وچ ہر آدمی لاج پلیندا
 اے امان ہوئے مظلوماں دی پیاں تہوں تاکید کریندا
 پردیس دے وچ غیور کوئی نہیں بھین کوں مول ٹکلیدا
 میں کمسن بھین کوں چھوڑ کے اتھ پیاں وطن تے واپس ویندا

اینکوں اصغر ڈاڈھا پیارا ہا خالق دی ذات گواہے
 اے جیکر رووے اصغر کوں ، آ پیار دے نال رہاہے
 جیویں کمسن بال رہندے ہن اُونویں آن کے پیار کراہے
 ہے ڈری ہوئی شام غریباں دی اینکوں ول نہ جھنڑک ڈیواہے

میں ڈو دھیاں دی شام دے وچ پئی ویندی ہاں قبر بنڑا کے
 ساکوں شام دی نگری لٹ گھدا ہے گیاں اُجڑ میں شام اِچ آ کے
 پئی ویندی ہاں اپنیاں دھیاں کوں ایں آس تے شام ٹکا کے
 انہاں دھیاں کیئے ول آساں ، راہساں شام میں واپس آ کے

ربائی کے بعد دُعا

کر دید دمشق دیاں گلیاں دو کیتی عالیہ سین دُعائے
 اُونویں کر توں نال مسافراں دے جیویں خود تیڈی منشاءے
 تیڈی ذات ہے جانزدی جنیں ڈینہ توں اساں ہیں وچ شام دے آئے
 جیڑھے ظلم تھنیں بازاراں وچ ہم بھل گئے پتر بھرائے

ایہا کر منظور دعا ساڈی ہن چاہندے پردہ دارے
 ساکوں ول نہ آن ڈکھانویں خالق اے شام والے بازارے
 ایندے ہر ہک چوک تے نہیں بھلدے جیڑھے اوکھے وقت گزارے
 ہن ترائے ڈینہ ٹرن دے بعد ڈکھی ڈٹھے ونج ظالم دربارے

جعفرؑ وس پووے عونؑ دی ما بازار بھلن اُجڑی کوں
 ڈیکھے شہر بدھیندے پتراں دے ملے راحت سینؑ دی دھی کوں
 ڈیکھے جنت توں ودھ کے نت وسدا چن ویرن دی نگری کوں
 ڈیوے ابدی خوشیاں حسنؑ دا چن کرارؑ دی ایں بچڑی کوں

اے فطرت ہے جئیں شخص اُتے ، وِچ ظلم جہان دے ہووے
 خاموش راہسی ، اُتے تاں روسی جے وارث کوئی ڈس پووے
 آیا سینؑ دے گھر دا جاں وارث ، مل عونؑ دی ما کوں رووے
 آکھے نہیں بھلدا دربار دے وِچ ہر بی بی آن کھڑوے



یا مولا کریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معصومہ سین پاک

صلوٰۃ اللہ علیہا

زندانی میں خیالات و احساسات

اساں رو رو کے زندان دے وِچ ہے اوکھا وقت نبھایا
دستور ہوندا ہے سبناں دا ہووے قید جے کوئی ہمسایا
آ ڈیندے ضمانت خود ٹر کے ، میکیوں ہیں ایں گالھ رُوایا
ساڈے سبناں وِچوں کوئی اَج توڑیں نہیں ڈیون ضمانت آیا

میکیوں اپنی تاں کوئی فکر نہیں پئے ڈُکھ جتنے وی آنون
ہوندائے دھیاں کیتے بہوں اوکھا مانواں دا درد پچانوں
میڈیاں مانواں پھوپھیاں ڈُکھیاں ہن ، مجبور ہن کیتے جانوں
توڑے سبناں ڈُکھی دے پھوپھیاں دی اَج آ کے ضمانت جانوں

ہن لوگ اِتھوں دے بد خصلت اَساں پردہ دار ہن سارے
 حالات کوں ڈیکھ ہن گھبرا گئے کل ازل دے پردہ دارے
 اَگے مشکل نال عبور کیتائے اساں شام والا بازارے
 ہن ظالم ڈسدے ہر ویلے ، ہر ظلم کیتے تیارے

جیڑھا نور محل ساکوں ملیا ہے چھت کوئے نہیں ہن دیواراں
 کوئی دھپ چھاں دی تدبیر نہیں ہن روندیاں پردہ داراں
 پیاں تھیدیاں ہن زندان دے وِچ تہوں مشکل نال گزاراں
 تیڈے باجھ ڈسا سلطانِ وفا کیڑھے بجن کوں میں سڈ ماراں

آ ڈیکھ میکوں ہنڑ بابا سائیں ہاں اوکھے جھٹ گزریندی
 ہک وقت آہی تیڈے سینے تے ہم نت آرام کریندی
 عباس دے بخت دے موسم وِچ ہم پل پل ناز منیندی
 نمھی سخت زمین تے نندر آندی پئی ہاں تیڈے نام سڈیندی

میڈے ڈکھ میکوں منظور نہیں نت نت دے نیر وہا نہیں
 میڈے کولھ توں آ ونج دھی میڈی ہنڑ بابے کوں ترسا نہیں
 توں وین کریندی ہیں شام دے وِچ میڈے پوکوں چین ذرا نہیں
 مل چھیکڑی واریں پھوپھیاں کوں اے اوکھے امن نبھا نہیں

مظلوم آئیئے زندان دے وِچ میڈے وین دا سن آوازہ
 ہن تیر بدن وِچ ، چہرے تے ہس خون اصغر دا تازہ
 میکوں آہدا ہا آ کولھ میڈے کر درداں دا اندازہ
 اے پاک پھوپھی ہنڑ بابے دو میڈا ہے تیار جنازہ

میڈا ویرن چاچے غازی کوں میڈا بھیج ڈیویں پیغام
 تیڈے سائے پیو دے سینے تے ہم کردی نت آرام
 توں چاچا آن کے ڈکھ تاں سہی میڈی غربت دا انجام
 محسوس تھیندائے حالات کنوں میڈی قسمت ازل توں شام

جڈاں ہائے معصوم دا شور تھیا ہل گئی دھرتی یکبارے
 ملعون یزید محل دے وِچ تھیا نندر کنوں بے دارے
 پچھوا گھلیس درباناں توں کیا قدرت دا اسرارے
 دربان آکھیا ہے غش کر گئی مظلوم دی ماتم دارے

تساں ونج کے شمر کینے کوں میڈا اے پیغام سناؤ
 چا سر اطہر مظلوم دا ہنڑ زندان اِج جلد پچاؤ
 سر بھیج کے وِچ زندان دے ہنڑ معصوم کوں پیو ملواؤ
 ہوسی جاں بیدار تھی چپ ویسی ، سر پیو دا جلد ڈکھاؤ

+جڈاں اپنیاں چھوٹیاں ہتھاں تے ڈکھی سر بابے دا چایا
 منہ رکھ پیو دے رُخساراں تے اے غم دا وین الایا
 آکھے بعد تیڈے ساکوں بابا سائیں ہے امت نے ڈھیر ستایا
 بہوں ظلم کیتن ملعون امت ، کچھے سر دا زخم ڈکھایا

در زندان تے شمر شتی کیتی جور بھری گفتارے
 سر ڈیو مظلوم دا جلد میکوں مظلوم دے ورثہ دارے
 میڈی سین نے آکھیا پھوپھیاں کوں اے ازل دے پردہ دارے
 میں نہیں ڈیندی سر بابے دا نمھی آندا مول قرارے

منہ رکھیا پیو دے منہ تے بی بی آیا غم دا اے آوازے
 اساں بہوں ٹرے ہیں وچ جنگلاں دے ڈکھیاں دا محرم رازے
 میڈے دُر لہہ گئے ، بازار ڈٹھے ، ہا ظلم کوئی بے اندازے
 ہے آہدا راوی اوں ویلے کیتا سین دی روح پروازے

اُٹھی عون دی امڑی جلدی کر ہک ہور قیامت تھی ہے
 جیڑھی نکھڑ گئی ہئی سبناں توں اوندی قید رہا تھی گئی ہے
 سجاد ہنٹر بھین کوں چائی بیٹھائے رت اکھیاں توں ودھ پئی ہے
 آکھے عون دی ما میں سمجھ گیاں بھین اصغر دی ٹر گئی ہے

+اگوں ودھ کے پہلے عونُ دی ما گھدی لاش مسافر دھی دی
 آکھے ڈیکھ تاں سہی ما اصغرُ دی ہنڑ حالت دھی اُجڑی دی
 رُخسار وی خاک آلودہ ہن آکھے دختر شیرُ جلی دی
 بیا نیلے داغ ہن گسٹیاں تے ہے کندُ زخمی بچڑی دی

منہ رکھ دھی دے رُخساراں تے آکھے رو اصغرُ دی مائے
 میڈے کل دعوے اُج مک گئے ہن رب ڈاڈھا بے پروائے
 ہک اصغرُ ہا بیا اے بچڑی ، ہن ٹر گئے ڈیس پرائے
 میڈی زندگی ہنڑ بے رونق ہے انہاں درواں مار مکائے

+جڈاں قیدِ قفس دے صدمے توں تھئی سینُ میڈی آزادے
 پا بھین اُجڑی کوں جھولی وِچ بیٹھا رت رووے سجادے
 تھیاں جھم سادانیاں لاش اُتے آیا وسدا ویلھا یادے
 رُنی عونُ دی ماتن نازک تے ڈٹھے زخم جو لا تعدادے

جڈاں دھی معصوم دے چہرے توں لڑ کفن دا سین ہٹایا
 آکھے شام دی سخت فضا دے وچ ہئی اوکھا وقت نبھایا
 انہاں دُو درداں نے دنیا تے میڈے جگر کوں ہے ازمایا
 تیڈی قید تے تیر علیٰ اصغر دے ہئی ما کوں مار مکایا

جڈاں کفن دا مسئلہ پیش تھیا سجاد تھیا مجبورے
 کیوں کفن یزیدی بھین کیتے بیمار کرے منظورے
 اے لاش وچوں آواز آیا غیور دا پتر غیورے
 نہیں کفن ڈتا جنیں اصغر کوں اُوندا کفن نہ کر منظورے

بند کفن دے کھل گئے ، معصومہ کیتی رو رو کے گفتارے
 میکوں چولے نال چا دفن کریں اے قافلے دا سالارے
 نہ کفن یزیدی مول گھنیں ہم دل وچ درد ہزارے
 ڈینہ چالہی تائیں بے کفن رہیا کل عالم دا سردارے

گو اُجڑ گئی ہاں وِچ دنیا دے پر عالم دی مخدوماں
 محتاج کفن دا تھیوناں نہیں ، فرمایا اے معصومہ
 میں کفن یزید دا نہیں گھنتاں گو حاکم نہاں محکوماں
 غیور دی دھی غیور ہاں میں گو ایں ویلے مظلوماں

بوقتِ ربانی

لنگھ اوکھے سوکھے وقت گئے تھئی قید دی ختم معیادے
 رُناں عابد گل لا پھوپھیاں کوں کر بھین معصوم کوں یادے
 آکھے درد ایہو کھا جگر گیم نمہی کر سنگیا امدادے
 رہی آخری وقت تائیں ہتھ بہندی میں توں وچھڑنہ ویر سجادے

میکوں بھلدا نہیں جڈاں معصومہ تیڈے نال کیتی تیاری
 کڈھ باہیں ویر دی گردن توں میکوں گل لالیس کئی واری
 ونج گل لالیس ما اُجڑی کوں تھئے نیر اکھیاں توں جاری
 اوندے سر دے زخم کوں چن بچڑا ودی روساں عمراں ساری

آئے محمل قبر معصومہ تے ہر سین جھڑی گُرا کے
 ہانویں نت پچھدی کڈاں زیور لہسن چن ویرن کوں گل لا کے
 آج زیور لہہ گئے عابد دے ، تھیاں فارغ امن نبھا کے
 کیویں منہ ڈکھلیساں ویرن کوں تیکوں شام دے وِچ دفنا کے

جعفر او لاڈلی غازی دی ڈیکھے وسدا ول بھائیاں کوں
 زنداں دے وِچ ڈٹھا جنیں روندہ ہر ویلے کل سبھاں کوں
 جیڑھی رہی روندی زندان دے وِچ گل لا کے دیواراں کوں
 میڈا زندہ رہن ہے ناممکن ہئی آہدی رو پھوپھیاں کوں

جعفر تطہیر دے گلشن وِچ ہووے خوشیاں دی برسات
 ایں سین دا گھر آباد تھیوے مسرور ہووے سادات
 آوے وطن تے امڑی اصغر دی گھن کل ہم مستورات
 معصومہ سین دے ویرن دی آوے وطن تے پاک بارات

یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

شام سے واپسی

واپسی کربلا معلیٰ

میڈے استقبال کوں آگئی ہے میڈے بھائیاں دی خوشبو ہے
میں ایں نگری وچ ونجناں ہے کر ہنجواں نال وضو ہے
نعلین لہا کے میں ٹرساں اتھاں کھول اپنے گیسو ہے
کیوں جو خاک دے ہر ہک ذرے وچ ساڈا شامل پاک لہو ہے

قاسم دے لہو دی خوشبو ہے پئی وچ محمل دے آندی
کر کے محسوس ایں خوشبو کوں ہے بنری بہوں تڑپاندی
ہے آہدی بنرا گھنن آ گئے ، آج گھن کے جج درداں دی
ہے ویر کوں آہدی جھل محمل ، میں ہاں ویرن اٹھ توں لہندی

سنجڑ بندی کھڑیاں ایں بن کوں کل بدل گئین آثارے
 جتھاں مسند ہی میڈے ویرن دی اُتھاں بٹڑ گئی پاک مزارے
 کئی ہور مزاراں ڈسدیاں ہن کھڑے روندن پردہ دارے
 اُتھاں کئی ڈینہ سکھ دے غازی دے ہاسے پہریاں نال گزارے

ساکوں ٹردا ڈیکھ توں چن ویرن ساکوں شام نے ٹرن سکھایائے
 پیاں ٹردی من کے حکم تیڈا توڑے درداں ویر مکایائے
 وچ غربت دے بھل ادب ویندن ساکوں مسئلہ سمجھ اے آیائے
 کوئی کجھ نہیں لگدا ڈکھیاں دا ساکوں شام اے راز ڈسایائے

جیڑھے ویر مسافر ہوندے ہن نہیں ہج اُمید رکھیندے
 اساں ویر مسافر شام دے ہیں تہوں پئے ہیں حکم منیندے
 تساں مالک ہو، اساں پردیسی ایں گالھ کوں ہیں سمجھیندے
 پر ویر کڈاہیں بھینیں کوں نہیں ٹرن دے حکم سنجڑ بندے

اتھاں ٹردیں میڈا دل ٹھری اے شام نہیں کربل
 اے نگری آپ خریدی ہی اساں بھین بھرانوں رلے
 میڈا نہیں دعویٰ ملکیت تے کھڑی پچھدی ہاں تہوں ول ولے
 ایہا ویر اجازت ڈیو آ کے لانواں ہک ہک قبر کوں گل

اے نگری ہے میڈے اکبر دی او ہے مالک میں پردیسی
 اوندی نگری وچ میں لنگھ آساں جے اذن پھوپھی کوں ڈیسی
 میکوں ہی اُمید جو لعل میڈا خود استقبال کریسی
 اے خبر ناہی میڈا چن اکبر کل پیار میڈے بھل ویسی

جابر اَج من کے حکم تیڈا محمل توں سین ہے لہہ گئی
 ایں تیڈے حکم سنانوں کوں نواں درد سمجھ ہے سہہ گئی
 ہے تھکی ہوئی سفر دی ٹرتاں پئی چند قدم ہے چل کے بہہ گئی
 نعلین لہا میڈی سین ٹرے ، کیا عزت عباس دی رہ گئی

توں جائزدا ہیں ایس بی بی دی ہامی کتنی عزت کریندا
 نعلین انہاں دی نت ہامی قرآن سمجھ کے چیندا
 ودھ عزت ہئی ویندی غازی دی جڈاں ہم اکھیاں تے لیددا
 جنیں ویلے دی پئی ہے ٹر پیدل ، نمھی شرم کنوں سر چیندا

ہوندے بچڑے زینت مانواں دی ہے جائز دی خلق خدا دی
 ٹرے پتر جوان دے نال جڈاں ودھ عزت ویندی ہے ما دی
 جل وطن تے میڈے نال اکبر ایہا خواہش ہے دکھیا دی
 تیکوں ٹور کے اکبر نہیں رہ گئی میں وطن وسن دے ڈا دی

جڈاں مانواں ڈیکھن لعل میڈا ، چن پتراں دی مس لہندی
 ڈینہ رات گزارن سوچاں وچ ایویں سمجھ کے رت خوشیاں دی
 انہاں عین خوشی دیاں گھڑیاں وچ بے موت ڈیکھن پتراں دی
 رب جائز دئے اکبر جیون دی کوئی صورت نظر نہیں آندی

نمھی سمجھ آندی تیکوں ٹور اکبر کیویں وطن اُتے میں ویساں
 تیڈے سینگیاں دیاں کل مانواں کوں میں کیویں حال سنڑیاں
 او پتراں دے میکوں حال ڈسین میں شرم توں سر نہ چپساں
 میڈی عزت رکھا جل وطن اُتے تیڈا نہ احسان بھلیساں

تہاڈی لاڈلی رُس پئی ہے شام دے وِچ پہلے دھی معصوم منا ڈیو
 میڈی جھولی تھی ویران گئی ہے معصوم میکوں منگوا ڈیو
 میں پندی ہاں پیو علیٰ اصغر دا میکوں سوہنڑاں پتر ولا ڈیو
 جے اے نہوے ڈیندے ول میکوں نال اپنے قبر دی جاہ ڈیو

ناراض نہ ہونویں چن اصغر ہمی دور مزار توں بہہ گئی
 پنہہ ظالم شام دے اوکھے ہن یکدم ہے طبیعت لہہ گئی
 ڈکھ بیوگی دا اجاں تازہ ہا تیڈی بھین ہے شام اِچ رہ گئی
 بے ویساں وِچ میڈی ممتا ہئی اے تازہ زخم وی سہہ گئی

میڈی بھین کوں ایں جاہ گھن آنون تیڈا ویر بیمار ہا چاہندا
 مجبوریاں ہن پابندیاں ہن نہا لگدا وس سجاں دا
 نہ لحظہ نکھرن بھائیاں توں ہے دل چاہندا بہناں دا
 تھی بے وس شام اچ دن کیتائے کوئی رستہ نظر ناہی آندا

عباس توں گول ڈے چن اصغر ہے دل میڈا گھبرایا
 ہک سال میں شام دے اندر ہے بہوں اوکھا وقت نبھایا
 رہی ہاں منگدی امت توں میں پینگھا احسان ہے عابد لایا
 اوہو پینگھا مشکل نال عابد ہا خود واپس گھن آیا

جل نال میڈے توں چن اصغر تیکوں وطن اُتے گھن جانواں
 توں مان ہیں ما دی ممتا دا کیا لعل تیکوں سمجھانواں
 توڑے کمن ہیں توں چن اصغر تیکوں دل دی گالھ ڈسانواں
 پتراں دے سہارے چن اصغر ہن سفر کریندیاں مانواں

جے خالی جھولی گھن اصغرؑ تیڈی امڑی وطن تے ویسی
 میکوں شرم آسی جڈاں کوئی عورت میکوں بے اولاد سڈیسی
 میڈی جھولی ڈیکھ کے چن اصغرؑ جگ سئے سئے گالھ کریسی
 دَس اصغرؑ تیڈی ڈاڈی کون کیا اُجڑی منہ ڈُکھلیسی

اِس بن بر وِچ تیڈی امڑی دی ہی اصغرؑ مانگ لٹی گئی
 میڈے بخت دا ہا معراج جڈاں ہامی بن وِچ بیوہ تھی گئی
 دل ظالم شام نے ہے لٹیا ہی نکھر مسافر دھی گئی
 اولاد دے باجھ ہے تھی اصغرؑ ویران میڈی زندگی گئی

اے بابا چن علیؑ اصغر دا میڈی ڈیکھ توں جھولی خالی
 میں تہانوں اصغرؑ پنن آئی ہاں بنڑ شام توں آپ سوالی
 ہک پھل منگدی ہاں ڈے میکوں اے وسدے چمن دا مالی
 ڈے لوریاں روندی ہے بستر تے تہاڈے پتر دے پالن والی

میکوں دس اے نگری کربل دی ہوی کتھ معصوم لکایا
 جیڑھا میڈے باجھ ناہی سمہندا ہوی کیں رنگ نال سمہایا
 میڈے پتر دی پاک مزار کوں کیا ہوی پینگھے وانگ سجایا
 تیکوں میں کنوں ڈھیر پیارا ہے ہوی تہوں چا لعل سمہایا

اتھوں ہاسے اُبالھیاں تھی ٹریاں تہوں ناہم لعل کوں چایا
 سرتاج دے زخمی سینے تے ہامی خود معصوم سمہایا
 ہنڑ میں جو آئی ہاں مقتل وچ میکوں لعل نظر نہیں آیا
 ہک جاہ تے خون علیٰ اصغر دا ہمی ڈکھ کے دل گھبرایا

جیڑھے چولے بھین علیٰ اکبر دی ہن قاصد ہتھ بھجوائے
 آئیاں گھن میں شام توں او چولے جیڑھے ناہن لعل ہنڈھائے
 جے اے چولے گھن وطن گیم ، میں توں پچھسی آ دُھیائے
 کیا آکھساں ، تیڈے ویرن کوں کیوں ناہم آپ پوائے

دستور ایویں ہے بھینیں دا جڈاں ملن بھرا کوں آنون
 ہتھ چمدیاں ہن منہ چمدیاں ہن جڈاں گل بھائیاں کوں لانون
 ترائے سکیاں بھینیں سید دیاں کھڑیاں قبر تے نیر وہانون
 ہے سر جھولی وچ ویرن دا کھڑیاں چم اکھیاں تے لانون

توں سمہ گیا ہانویں کربل وچ رہیا سر تیڈا نت نال
 گیا ڈہدا شام دے راہاں وچ کجے ہر مستور دے وال
 رہیا بازاراں درباراں وچ ساڈے درداں دا بھائیوال
 سر پاک گواہ ہئی بھینیں دے جیڑھے امت بنڑائے حال

میں جیڑھے پندھ وی کیتے ہن کیتے ایں سر پاک دے سانگے
 میڈے محمل پاک دے نال رہی تیڈے سر اطہر دی سانگے
 رہ وچ بازار دے سفر کریندا اے وی میں اُجڑی دے وانگے
 ہنڑ بھین مسافر ول آئی ہئی ، تیڈے ملن دی آس تے تانگھے

الفجر ولیل تے عصر دی ہئی تھئی کربل وچ تشریح ے
 انہاں ڈاہ راتیں دے درداں دی نہیں تھی سنگدی توضیح ے
 جڈاں فجر دے ویلے بانگ ڈتی میڈے اکبر فخر مسیح ے
 کیتے وین شروع سادانیاں نے بھلی مکاں کوں تسبیح ے

مضمون طویل ہے سفران دا حیران تھیندا ادراک
 مجبور ہاں میں کیا عرض کراں اے شہنشاہ لولاک
 گئے شام والے بازاراں وچ جیڑھے ہن کونین توں پاک
 دربار لعین دا جاں آیا ، ہن زلزل وچ افلاک

پڑھ خطبے دین دی عظمت دے آئی ہاں دین اسلام بچائے
 رکھی لاج تمام نبیاں دی بازار اچ عون دی مائے
 ایں دین دی غربت دا نانا احساس کیتا دکھیاے
 میں اپنا قیمتی سرمایا آئی ہاں دھی دا ڈاج گھڑائے

آواز آیا میڈی لائق دھی میڈے پچڑے دی بھائیوالے
 میں وی قتل تھیا ہم کربل وچ میڈے ویر غریب دے نالے
 جڈاں نال لہو علیٰ اصغر دے کیتی ریش حسینؑ نے لالے
 اوں خون دے وچ تیڈے نانے دا ہئی شامل خون ہر حالے

پردیس دے وچ رُس ویر گنیں ہر ویر منیندی رہی ہاں
 میں شام دیاں بازاراں تائیں شبیرؑ گولیندی رہی ہاں
 میں شام دے شہر اچ ویرن کوں ہر وقت سڈیندی رہی ہاں
 میکوں ویر مسافر نہیں ملیا بہوں چارے لیندی رہی ہاں

مانواں توں زیادہ ٹھہندا ہا میڈے ہر ہک ویر دا سایہ
 جھٹ زندگی دا اوندے سائے تے ہامی سکھاں نال نبھایا
 ارمان ایہو ہے جگر دے وچ نمھی کوئی احسان لہایا
 بے کفن ہم دھپ تے ڈکھ ٹری کل زندگی دا سرمایا

میں حشر تے ڈینہ تائیں پاک اماں ودی بال چراغ گولیاں
 میکوں ویر حسین نہ ول ملسی میں جتنے چارے لیاں
 نمہی سمجھ آندی میں ویر بناں کیوں اے زندگی گزریاں
 کہو آسرا پتر سجاد دا ہے ، ایندی چھاں تے وقت نبھیاں

کہ ڈینہ ہا میڈے ویڑھے وِچ ہن انوی چن مسکاندے
 سکھ سیت دی چاندنی رات دے وِچ ہن خواب خوشی دے آندے
 ہم خواب اِچ ڈہدی نونہاں دے اُتے سوہنڑیں جگ پتراں دے
 ہنڑ دید مریندی ہاں ویڑھے وِچ میکوں لعل نظر نہیں آندے

کہ ڈینہ ہا میڈے گلشن وِچ ہن کھیڈ دیاں مست بہاراں
 میڈا ویڑھا پر ہاں پھلاں توں ہن خوشیاں نال گزاراں
 میڈے وسدے پھلدے گلشن دیاں کٹیاں امت شباب دیاں ٹہراں
 میڈے بخت دا مان لیٹج گئے کیڑھے سجن کوں میں سڈ ماراں

ہک ڈینہ ہا میڈے ویڑھے وِچ پر سکھ دا باز مریندا
 میڈا دھیاں پتراں بھریا گھر ہا عرش تے فخر کریندا
 ہا اکبر میڈے ہتھ چمدا ، خود لہندی مس چھویندا
 آج ہر کمرے وِچ سڈ آئی ہاں میکوں لعل جواب نہیں ڈیندا

میں چالھی گھر دے وِچ وِچ کے کئی وار ہے جھاتی پائی
 کوئی پچھدا ہا تاں آہدی ہم میں ودی ہاں پتر وِجائی
 ہک ڈو تاں ناہن اٹھارہاں ہن نمہی لہدے گول ہاں آئی
 نہیں باہن ڈیندا میکوں ہک جاتے ہک ہک دا درد جدائی

آکھن اُم العباس اے رو رو کے میکوں غم نہیں چوں پتراں دا
 میڈا اصلی پتر حسین آہی اُوندا درد ہم جگر کوں کھاندا
 کیوں جنت البقیعہ وِچ ویساں ایہو گھن کے حال ڈکھاں دا
 کیوں میں پرچپساں بی بی کوں میکوں شرم ہے سین توں آندا

میڈے چوں پتراں دے ہوندیں ہوئیں شبیرؑ غریب سداوے
 ارمان ہی اوندی مدد کیتے کوئی پتر میڈا نہ آوے
 اے ڈکھ ہم سین دیاں دھیاں دے جگ پردے آن ودھاوے
 اے حال انہاں دی امڑی کوں کیویں اُم العباسؑ دساوے

کوئی گھن جلے میکوں بقعیہ وچ میں سین دے کولھ جاں ویساں
 انہاں دی مزار دے نال میں خود شبیرؑ دی قبر بنڑیساں
 اُتھاں کھول کے زلفاں بہہ روساں ، میں ما بنڑ کے ڈکھلیساں
 نہ روساں اپنے پتراں کوں شبیرؑ دا ٹرن سہیساں

دعا پاک

پئی بہوں ٹھنڈی وا لگدی ہے میں سکدی دے آج ہاں کوں
 ساڈے گھر دی پاک بہار آ گئے خوش کیتس کل سبناں کوں
 ہنڑ آ گئے وارث پردیاں دا بھل درد گنبن ڈکھیاں کوں
 ہنڑ ایں پچھنائے کیویں ٹوریا ہاوے کرار دیاں دھیاں کوں

.....☆.....

یا مولا کریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیمارِ مدینہ سینِ پاک

صلوٰۃ اللہ علیہا

یادِ رفتگان

ہیں خوش قسمت اے بنِ کربل تیڈے وچ اکبر آبادے
تیکوں تھئے معراج نصیب ، ہونون شالا ڈینہ ڈینہ رنگ زیادے
پچھ بھین اُجڑی دے دل کولھوں نمہی درداں دے تعدادے
تیڈی ریت دے ہک ہک ذرے کوں ہن لکھ بوسے دکھیا دے

اے ویر اکبر تیڈے وعدے تے میں اُجڑی کوں اعتبارے
رب جانڑے کہیں مجبوری ہئی ، ہمی پل پل فکر ہزارے
تیڈی شادی دا میں لوکاں توں پچھ بہندی ہاں کئی کئی وارے
تیڈیاں مونجھاں دا احساس تھیندائے تقدیر دے ڈکھ آثارے

ہوندائے جتنا پیار شدید اکبر ہوندا اتنا ہجر شدیدے
 تیڈے ہجر فراق مکا چھوڑن کل ڈینہ میڈی زندگی دے
 بہہ روندی ہاں نت دروازے تے ڈینہ کر کے یاد خوشی دے
 ہاں ٹرن والی ایہو چاہندی ہاں ساہ آخری گن اُجڑی دے

جڈاں ڈہدی ہاں تیڈے نقشِ قدم ترٹ ویندن بن صبراں دے
 تیڈے ہجر دا موسم سمجھ کے ہن پھس لہندے جھڑا کھیاں دے
 ارمان ہے اے ہنڑ مٹ گئے ہن تیڈے پیرے نال ہنجواں دے
 شالا تیڈو ہووے خیر اکبر ہمی چنتے ودھ گئے ہاں دے

تیڈے قدماں دے کہیں نقش اُتے جے ہے کوئی آنسو ڈھہندا
 اے نیک شگون نظر دا نہیں ودھ درد ویندا ہم ہاں دا
 کوئی بھین نہیں درد پچا سنگدی تیں جہیں سوہنڑیں بھائیاں دا
 ہنڑ رب دے لیکھے آ اکبر نمہی چودا بار ڈکھاں دا

کئی خواب ڈراکے نظر آندن نہیں سمجھ آندی تعبیرے
 وچ نیزیاں دے میکوں ڈسدی ہے تیں ویرن دی تصویرے
 میں ہتھ بنہ کے پئی آہدی ہاں ہنٹر ون دی کر تدبیرے
 سے متاں صدقے ڈیندی ہاں ولے خیر دا وطن تے ویرے

میں خواب وچالے چن اکبر ڈٹھی رونق کرب و بلا دی
 میکوں خون دے وچ ہئی تر ڈسدی کل ریت اوہیں صحرا دی
 تیڈی خاک تے مسند نظر آئی دل ڈر گئی ہے دکھیا دی
 جتھ پیر ہووی اُتھ خیر ہووی کیوں لائی ہئی دیر زیادی

جنیں ڈینہ دا چڑھیائے چھیواں چن پئی روح میڈی گھبراندی
 میں وس کیتن پر نہیں رُکدی اے واس میڈیاں اکھیاں دی
 میکوں کھانوں پیون وِسر گئیے بہوں فکر ہمی سبحاں دی
 نت نانے پاک دے رونون دی آواز ہم قبر توں آندی

کیتی ہوسیا شادی کربل وچ چڑھیا ہوسیں ویر توں کھارے
 میڈے سرسگناں دیاں سہریاں دی ہوسی سوہنٹریں پاک بہارے
 افسوس خوشی دے موقعے تے نہ یاد آيو بیمارے
 میں اُجڑی کوں سڈوا گھندے شالا جیوو گھوٹ کنوارے

ہر وقت دعائیں منگدی ہاں شالا مانڑیں ویر جوانی
 دستور ہے ہج دیاں جاہیں تے ہے دل تھیدا ارمانی
 شالا بابے نال آباد رہیں اے پاک شبیر دا جانی
 اے حسرت ہم چماں ہا اکبر پر سہریاں توں پیشانی

رحلت کی رات

سجاد بھرا تساں کربل وچ توڑے منت ڈکھی تے لاؤ ہا
 میڈے مس لہندے کوں لُحھے دا توڑے بنرا آپ بنڑاؤ ہا
 تساں وانگوں بنرے قاسم دے اوکوں سہرہ سگن دا پاؤ ہا
 میڈے ویر دی سوہنٹریں پیشانی چا سہریاں نال سجاؤ ہا

میں بھین ہامی میڈا دل ٹھردا جے او سہرہ سگن دا پیندا
 کیا ہویا جیکر میں ناہم میڈا دل شامل تھی ویندا
 معصومہ بھین کنوں توڑے او پلوں چا بدھویندا
 میں ناز کریندی زندگی بھر ، سکناں دے سنون کریندا

ناہوے جیکر مہندی لو سنگدے چا پاک بنی کوں ڈیندے
 او پھوپھیاں وانگوں لو ڈیندی اُوا مہندی سگن دی لیندے
 ناہوے پھر دے جیکر مہندی تے چا اے تدبیر کریندے
 گھن خون اکبر دے سینے دا اوندے نال چا ہتھ سنوریندے

آسی جنیں ڈینہ وارث جعفر دا میں سارے سگن کریساں
 خود سہرے چپساں اکبر دے خود لو مہندی گھن ویساں
 میں ویر دے سوہنٹریں ہتھاں کوں خود مہندی نال سچپساں
 میں ہک واریں نہیں ویرن دے پلوں کئی کئی وار بدھپساں

بیمار آکھے اے عابد کوں ایہا منت اخیر دی لا چا
 جیویں ہسدا ہا میڈا چن اکبر اونویں ہک واری مسکا چا
 ودی سکدی ہاں ویر دے ڈیکھن کوں توڑے کجھ تاں سدھر لہا چا
 میکیوں اکبر وانگوں بھین چا سڈ اونویں سر جھولی وِچ پا چا

توڑے میں بیمار ہاں چن عابد ہی مسند ویر دی لیندی
 بہہ مسند تے وانگ اکبر دے ہی سارے سجن سڈیندی
 تیڈی ڈاڑھی چمساں سک لہسی پئی ہاں تہوں میں منت کریندی
 ہی آخری رات ایویں کفن دے وِچ ونجاں میں نہ نیر وہیندی

آج وقت ہے آخری چن ویرن ہمیشیر دے کولھوں آ بہہ
 مس لہندے ویر دی چن عابد سر تے دستار سجا بہہ
 جیویں اکبر پیار کریندا ہئی ، اونویں پیار دی سدھر لہا بہہ
 تھی درد جگر دا گھٹ ویسی پوشاک بھرا دی پا بہہ

سجاد آکھے تیڈے ویرن دی پوشاک جے عابد پاوے
 اے ممکن ہے تیڈا دنیا توں بیمار بھرا ٹر جاوے
 کر آخری ویلے بھین دعا ہنڑ جعفر دا سائیں آوے
 تیڈے سامنے تیڈے ویرن کول خود بنا آن بٹراوے

اے او تاریخ ہے جیندے وچ دُو سینیں جھوک لڈائی
 محبوب خدا دے ہجر دے وچ ہے ڈوہاں عمر نبھائی
 ہک مضطر سین دا بابا ہا ، ہئی ڈوجھی سین دا بھائی
 ہا نام ہکو ، بیا شکل ہکا ، اتے موت وی ہک ڈینہ آئی

میڈا دل آج ڈاڈھا مونجھائے ڈاڈی میکوں حال سنا اکبر دا
 کیا آخری ویلے اجڑی کول ہا یاد میڈا چن کردا
 اوندے ہجر دے وچ آج شدت ہے ہم آخری وقت نظر دا
 اوندے پیار نے میکوں مار مکایائے نمی لخصہ ویر وسردا

کیا حال ڈیواں تیڈے اکبرؑ دا نہیں دل برداش کریندا
 جڈاں آخری وقت ہس سینؑ میڈی ہا تیڈے نام سڈیندا
 ہا رو آہدا مجبور ہاں میں پیاں درد جدائی ڈیندا
 خود معافی منگدا گل لا کے جے وقت اجازت ڈیندا

تیڈے ویر اکبرؑ کوں جنیں ویلے ہا ملیا پھل برچھی دا
 کئی واریں خاک تے رو رو کے ہا بیٹھا لعل علیؑ دا
 رہی اڈدی خاک خیام دے وچ رنگ فق ہئی ہر بی بی دا
 رہی ما اکبرؑ دی رو رو کے منہ ڈہدی بنری دھی دا

ٹریا چانون پتر دی لاش جڈاں بن وچ سلطان جہاں دا
 ٹر خیمے توں میدان تائیں گیا ول ول اٹھدا بہندا
 ہا رش اتنا میدان دے وچ اونکوں نظر ناہی چن آندا
 پئی دید جڈاں علیؑ اکبر تے غش کر گیا شاہ شاہاں دا

نہ پچھ توں حال علیٰ اکبر دی جڈاں لاش خیام اِچ آئی
 مچِ خیمیاں وِچ کھرام گیا ڈٹھی لاش تے سرُخی چھائی
 ڈٹھا پھل برچھی دا سینے وِچ ہر سینُ بہوں گھبرائی
 گیا خیمہ چھٹ شہیرُ کنوں جڈاں ما اکبرُ دی آئی

تیڈی امڑی آئی جڈاں لاش اُتے ہئی حالت درد رسیدہ
 کیتے رو رو بی بی وین اے جہیں گیا پئے چنتا زندگی دا
 لایا گل بنری کوں آ امڑی جڈاں تھی کے کمر خمیدہ
 رہیا روندنا کلہے خیمے وِچ سن وین اے پتر علیٰ دا

جے میں ہوندی وِچ کربل دے میں ہر ہک چارا لیندی
 جیویں لگا ہا پھل میڈے ویرن کوں وَنچ زین توں آپ لہیندی
 میں گرم زمین تے ویرن کوں ہک لحظہ سمہن نہ ڈیندی
 میں سر دی پاک ردا فضہ چا ویر دے پٹھ وچھیندی

پا سر جھولی وِچ ویرن دا میں وکھرے وین کریندی
 میں کل کونین دیاں بھینیں توں ودھ ویر دا میت سہیندی
 میں ویر دی آخری ہچکی وِچ اُلفت دا وزن تلیندی
 تھیندی قائم مثال محبت دی جڈاں رو رو کے ٹر ویندی

بھائیاں دا ٹرن تاں بھینیں توں برداش نہیں اصلوں تھیندا
 جے ڈیکھن ٹردا بھائیاں کوں پھٹ جگر ویندائے بھینیں دا
 میں توں ویر دا ٹرناں کر بل وِچ نہ فضہ مول پچیندا
 اُنوں لاش چویندی ویرن دی ، اُنوں میڈا میت چویندا

اَج ملکہ ہجر دی نگری دی کر کوچ جہاں توں گئی ہے
 جیڑھی آخری دم تائیں اکبر کوں کئی وار سڈیندی رہی ہے
 چم کھلیاں اکھیاں بھین دیاں عابد آکھے ویر ایندا غم سہی ہے
 ہنر بعد وفات دے بھین میڈی راہ ویر دا ڈھدی پئی ہے

دستور ایویں ہے دنیا دا جڈاں ٹردن سجن پیارے
اطلاع ملدی ہے سجاں کوں کل آمدن رشتہ دارے
ہے وقت اخیرى دُکھیا دا بہوں سڈ اُجڑی نے مارے
آکھے آ اکبر اُج دنیا توں پئی ٹردی ہئی بھین پیارے

بند کھولے کفن دے جاں عابد جھم تھی گئے پردہ دارے
منہ کر کربل دو باقر نے کئی سڈ اکبر کوں مارے
آکھے آ اکبر اُج دنیا توں کر کوچ گئی پیارے
ہنڑ سڈی بھین بیمار دا توں کر آخری آ دیدارے

رو رو بیمار دے میت اُتے جھنڑی آ کے عون دی مائے
جڈاں ہائے اکبر دا وین کیتا ، کیتا ماتم آلِ عبائے
بس کفن دے اندر اکبر دا جڈاں ناں سنڑیا دُکھیائے
خاموش رہی پر اکھیاں نے چا بے وس ساون لائے

میں جیکر بھین دے کولھ آنواں ایں گالھ توں دل گھبراوے
 متاں بھین اُجڑی ناراض ہووے نہ ویرن کوں گل لاوے
 اُنوں میت وچوں آواز آیا آکھو اکبر نہ شرماوے
 چا گل لیاں توڑے ہک واری میکوں اکبر آن مناوے

میں شرم کنوں نمی کولھ آندا کھڑاں دوروں نیر وہندا
 کیوں بھین کوں آ میں گل لاناں نمی پیار اجازت ڈیندا
 میڈا وعدہ ہا ڈینہ ستویں دا کھڑاں میں اے گالھ سوچیندا
 جڈاں ٹر گئی ہے میں آیا ہاں ایں شرم توں ہاں رُک ویندا

ہوندے عارضی جھیرے بھینیں دے ویندیاں جلدی آپ منیجے
 جڈاں ویر منانوں بھینیں دیاں ویندیاں رنجگیاں جلد دھوتجے
 گل لایا بھین کوں جاں اکبر آکھے ہجر دے ڈیکھ نتیجے
 ست سالوں وِچ جھک کمر گئی میڈا حال گیا بدیلجے

جیڑھے جھٹ گزرن میڈی زندگی دے ہم مشکل نال گزارے
 رہیاں جیندی ڈیکھ کے باقر کوں ڈے تیڈے بھول بھلارے
 بے عین تیڈی تصویر ہے چن میڈے ویر دا نور البصارے
 تیڈی شکل دے سانگے باقر کوں کیتا میں ہر آن پیارے

منہ ڈیکھن آئے کل سجن جڈاں آ بند کفن دے کھولے
 خاموش رہی ہر سجن جڈاں رہیا روندا لاش دے کولھے
 جڈاں منہ ڈیکھن آیا چن اکبر آکھے دکھیا ہولے ہولے
 تیڈے بعد اکبر میں اُجڑی کوں نہیں راس آیا ماحولے

ہے ہج دا جھیرا اُجڑی دا نوہی گل لیندی ہمشیرے
 ہنڑ قبر دے اندر ملن آیا میں دُکھیا کوں چن ویرے
 میکوں قسم ہے چاچے غازی دی ڈیندی مہلت جے تقدیرے
 واہندے حشر تائیں تیڈے پیراں تے سدا میں اُجڑی دے نیرے

چا میت ہمیشہ دا جنیں ویلے آیا قبرستان وچالے
 آئے پڑھن جنازہ دُکھیا دا سب تھی کے سجن سما لے
 شبیر آیا وچوں کر بل دے گھن پتر جوان کوں نالے
 آکھے ٹرگئی ہئی او بھین جیڑھی ہاوی روندی کھول کے والے

دستور ایویں ہے بھینیں دا ، جڈاں ویرن توں رُس پونون
 کنڈ کر کے ڈھیر دعائیں ڈیون بیا چپ کر کے بہہ رونون
 کیتی کنڈ اکبر دو بھین اُجڑی ، نہ اکھیاں مول کھڑونون
 آکھے نہاں ملدی تیکوں چن ویرن تیڈے شہر سلامت ہونون

آج فجر ویلے معلوم تھیاے میڈی بھین دا وقت اخیرے
 او کھول کے باہیں آہدی ہے آ مل ونج اکبر ویرے
 ہنڑ شرم کنوں نمہی کولھ آیا ناراض ہوسم ہمیشیرے
 میں وعدے تے نمہی آ سنگیا رہیوں راہ ڈہدی دلگیرے

میکوں بابے پاک نے ڈسیا ہے بند تھی گئے کفن دے بندے
 میڈی تانگھ دے وچ میڈی لائق دھی نہیں کیتیاں اکھیاں بندے
 کیوں میں آکھاں میکوں بابے نے چا کیتا ہا پابندے
 نہیں تاں بھین دے قدماں کوں چمدا اکبر دا ہر بند بندے

آواز سنی جڈاں اکبر دی اے دکھیا دا وین آیا
 ہنڑ نہ شرما میڈا چن ویرن ہی مت دا دل سدھرایا
 میکوں ڈاڈی فضہ ڈسیا ہا ہاوی اوکھا امت لہایا
 ہنڑ سینہ پاک چما اکبر ، ہوی بھین کوں ڈھیر رُوایا

دل بھینیں دا بہوں نرم ہوندائے جے لحظہ پل رُس بہوں
 برداش نہیں ہوندا بھینیں توں ذرا دُور بھرا توں راہوں
 بے ساختہ گل چا لیدیاں ہن جے آ کے ویر منانون
 میکوں گل چا لا میڈا چن ویرن کل رنج رو سے مٹ جانوں

پائیاں دُکھیاں باہیں ویر دے گل لڑھے سئے اکھیاں دے نیرے
 آکھے تیڈے قدم تے سر رکھ کے کٹی کل زندگی ہمیشیرے
 تیکوں کتنے واریں سڈ مارے توڑے ہامی وقت اخیرے
 سجاد توں پچھ تیڈی فرقت وِچ ہر تار کفن دِگیرے

جڈاں بھین دے پاک جنازے کوں رکھیا قبر اُتے بیمارے
 منہ دُیکھن کیتے دُکھیاں دا جھم تھی گئے پردہ دارے
 کھولے بند کفن دے عون دی ما آکھے عالم دی سردارے
 وِچ کفن دے اپنی ڈاڈی دے پئی ڈیندی ہیں بھلوے سارے

ڈیویں اے پیغام علی اکبر کوں آکھیں عصمت دا شہزادہ
 ہنڑ بعد تیڈے تھی تلخ گئیائے چن جیون آلِ عبا دا
 میڈے پاروں توں میڈی لائق دھی چمیں سینہ پاک بھرا دا
 چمیں مس لہندی آکھیں بوسہ ہئی اے پالن والی ما دا

بیمار دے پاک جنازے تے کیتا وین اصغر دی مائے
 میڈی ڈو دھیاں کوں مضر پئی گھولی شام دی تلخ فضائے
 پہلے معصومہ دی شام دے وِچ آئیاں دکھری قبر بنڑائے
 اِنج بھین اکبر دی شام دے وِچ سجاد کھڑائے دفنائے

اے بھین دے میت تے عابد نے کیتی رو رو کے فریادے
 یا اللہ منظور چا کر میڈے ایسے لفظ دعا دے
 جیڑھے ہونون تانگھی وِچ جگ دے ہم شکل رسول خدا دے
 نہ ہک لحظہ مایوس تھیون ، ہووے پوری جلدی مرادے

جعفر وس پونون بھین بھرا مٹے تانگھ ہنڑاں دھیاں دی
 ہے روندی شام دی نگری وِچ نت درداں دی شہزادی
 آوے حسن دا چن گھن اکبر کوں ڈیکھے دکھیا ویر دی شادی
 بدھے پلوں بھین تے آ ڈیوے کونین مبارک بادی

نہ کفن دے وچ وی بند ہوئیاں اکھیاں شبیر دیاں دھی دیاں
 رہیاں دیداں ویر دے راہاں تے وچ کفن دے سین دُکھی دیاں
 جعفر تھی ہنڑ تاں ختم و نجن اے غمیاں آل نبی دیاں
 گھن خوشیاں اکبر آوے ہا بیمار دی ایں زندگی دیاں

جعفر ایں سین دیاں خوشیاں دی آوے رت جلدی دنیا تے
 رہے سایہ ما دیاں خوشیاں دا ہر ویلے بھین بھرا تے
 طولانی غمیاں دُور ہونون ہنڑ بدل و نجن حالاتے
 دُکھے آندی وطن تے سین میڈی علی اکبر دی بارات



یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عالیہ سسین پاک

صلوٰۃ اللہ علیہا

تعمیر کیتی جنیں دین اللہ دی او معمار ہے بی بی
تطہیر دے پردے وچ مضمرب دا اسرار ہے بی بی
ہر مرسل دا مختار ہے جو ، اوندی مختار ہے بی بی
ملکوت کرن جنیں توں پردہ او پردہ دار ہے بی بی

ہاں ملکہ صبر دی نگری دی ، مالک تطہیر وی میں ہاں
حیدر کرار دی دختر ہاں رب دی تقدیر وی میں ہاں
جیکوں احمد مہر تے چنیدے ہن اوندی ہمیشہ وی میں ہاں
کیتا پابند امت نے بعد بھرا دے ، بے تقصیر بھی میں ہاں

جیندی عظمت عرش توں بالا ہے ایسی ذیشان بھی میں ہاں
 ہاں ما یینطق ، حق سمجھ ونجو ، ناطق قرآن بھی میں ہاں
 آواز ہے میڈی حیدر دی ، مظہر یزدان بھی میں ہاں
 نآنے دے روضے ناہم ویندی ، شام ایچ مہمان بھی میں ہاں

میکوں نہیں بھلدا جڈاں ویر میڈے کینا آخری آن سلاے
 رہیا روندا کھڑ دروازے تے گھن ہر ہمیشیر دا نامے
 میڈے ذہن دے وِچ اجاں نقش کھڑائے اُوندا حسرت خیز کلامے
 اُوندی حسرت تے مظلومی کوں رہی ہاں روندی عمر تمامے

میڈے آخری دم ہن ہونٹاں تے نمہی بھلدی شکل بھرا دی
 میں روساں کفن دے بنداں وِچ تھئی ہاں انجہ رونون دی عادی
 سن ناں تلقین ایچ ویرن دا روسی درداں دی شہزادی
 میڈی قبر وی روسی محشر تائیں ، مٹی حسرت نہیں دُکھیا دی

ہی ڈری ہوئی شام غریباں دی ، ہا جیکوں شام ڈرایا
 دربار دے وِچ کئی پہر تائیں ہا امت لعین کھڑایا
 اَنج اونکوں اپنی قسمت نے ہے شام دا ملک ڈکھایا
 پئی ٹردی ہے بھین اَنج غازی دی ہے سارا ملک پرایا

میڈا وس لگدا جے چن ویرن میں ہرگز شام نہ آندی
 گھن سانگا آیائے بچڑی دا توڑے شام توں ہاں گھبراندی
 میکوں رہنڑاں آ گئے شام دے وِچ ہم اے گزران ڈکھاں دی
 ارمان ہے اے میکوں قبر دی جاہ ڈتی نہیں نگری بھائیاں دی

میڈے ویر دے گھر کوں رنگ لگسن ہوسی عرش کنوں ودھ شان
 جڈاں سہرے پا کے گھر دے وِچ آ کھڑن پتر جوان
 میکوں اوں ویلے وی نہیں بھلنے جیڑھے امت کیتن احسان
 میڈے دل وِچ ویر دی غربت دا راہسی حشر تائیں ارمان

جڈاں آخری کرن سلام آیا ہا کر بل سین دا جانی
 جیویں خون کنوں ہم تر ڈٹھی چن ویرن دی پیشانی
 اجاں ذہن دے وِچ ہے نقش کھڑی ہر امت دی مہمانی
 توڑے وس پوساں ایں گالھ اُتے راہساں حشر تائیں ارمانی

توڑے چھتر اقبال دے لکھ جھلسن میڈے ویر غریب دے سرتے
 ہر بھین دی دید تاں رہ ویسی اوندی غربت دے منظر تے
 ہامی پھل وسدے ڈٹھے بن دے وِچ جیویں سین دے نور نظر تے
 اوندے ہر پھل دا راہسی زخم سدا ہمیشیر دے پاک جگر تے

چن اکبر دی جاگیر دے وِچ ہم ادھ دی میں بھائیوالے
 دل چاہندا ہا میڈی قبر بنڑے چن ویر دی قبر دے نالے
 اے ڈکھ ہے میڈی زندگی دا پئی ٹردی ہاں شام وچالے
 توڑے کوئی وِچ آکھے غازی کوں لہہ بھینیں دی آن سنبھالے

میں آہدی ہم میڈا چن اکبر میڈی ہر ہک آس پلیسی
 تطہیر دی مالک ما وانگوں میڈا رات کوں میت چویسی
 امید آہم خود چن اکبر تلقین دی پڑھ سنڑویسی
 اے خبر ناہم تقدیر میڈی وچ شام دے قبر بنڑیسی

رو آکھیا فضہ عابد کوں ہنڑ ٹر آ پتر مہاری
 کر کوچ گئی ہے آج دنیا توں تیڈی پھوپھی درداں ماری
 ارمان ہے اے پردیس دے وچ ہے آئی مصیبت بھاری
 جے پھر سنگدائیں تاں کفن دفن دی کر جلدی لعل تیاری

جھنڑیا آ کے سین دے میت اُتے جڈاں رو رو کے سجادے
 آکھے درداں دی بھائیوال پھوپھی نہیں اے قانون وفا دے
 میکوں کلہا کر کے ٹر گئے ہو وچ ایں میدان بلا دے
 کیتا غش سجاد مہاری نے آیا شام دا ٹرن جاں یادے

پردیس دے وِچ بیمار اُتے ہے بنڑ گئی سخت لاچاری
 اَچ ویر دی ماتم دار دی ہے ایں دنیا توں تیار
 ٹردا ڈکھ کے پھوپھی کوں کیتی عابدِ گریہ زاری
 جڈاں کفن دا مسئلہ پیش تھیا ، کیتا غش بے وس آزاری

غسل دے ویلے دائی نے جڈاں پانی رُخ تے پایا
 ہن بے وس سین دے نیر لڑھے اے اُجڑی دا وین آیا
 میکوں ایں ویلے ایں پانی ہے ول کربل یاد ڈیوایا
 ہا ایں پانی وِچ کربل دے میڈا وسدا چمن لٹایا

تھئی دیر جاں غسل اِچ دائی کوں ، سجاد دا اے وین آیا
 اے پاک دائی تیں غسل دے وِچ ہے وقت بہوں کیوں لایا
 اے دائی رو کے وین کیتا ، اے پاک شبیر دا جایا
 میں وس کیتن تیڈی پاک پھوپھی سر پاک توں ہتھ نہیں چایا

رو آکھیا دائی چن عابدُ کیا حال سناواں غم دے
 تیڈی پاک پھوپھی دے سردے وِچ اجاں داغ کھٹن ماتم دے
 بازاراں تے درباراں وِچ جیڑھے گذرے دور ستم دے
 اَج سین کوں ڈکھ کے یاد آندن کل واقعے درد و الم دے

چا کے چادر ڈاڈی دی آیا فضہ کولھ مہاری
 ہک ہک پیوند کوں چم چم کے کیتی عابدُ گریہ زاری
 آکھے ہے پردیس اے پاک پھوپھی ہے عابدُ دی لاچاری
 ناراض نہ تھیویں غربت ہم ، مجبور ہے بہوں آزاری

جڈاں ڈاڈی پاک دی چادر دا خود جوڑیا کفن سجّادے
 آئے لاتعداد پیوند نظر کیتی عابدُ اے فریادے
 ہک وقت ہا تیڈیاں دایاں دے ہن جگ توں رنگ زیادے
 اَج تیں ذیشان دے کفن اُتے پیوند ہن لا تعدادے

آواز آئی میڈا چن بچڑا میکیوں ایہو کفن پوا چا
 ایس کہنہ کفن دے نال عابد میڈی لاش کوں ہنڑ دفنا چا
 باقر جیوی چن بچڑا گل نال پھوپھی کوں لا چا
 بیا آخری ویلے چن بچڑا میکیوں ویر دا حال سنا چا

کھڑا پاک پھوپھی دے میت کولھوں ہے عابد نیر وہندا
 آکھے وس لگدا تاں سین دی دھی تیکوں کربل میں گھن ویندا
 تیڈے کفن دفن دی کرن کیتے میں اکبر کوں سڈویندا
 چا معاف کریں مجبور ہاں میں پیاں شام دے وچ دفنیدا

جڈاں غسل کفن دے بعد سید چا جلیا پاک جنازہ
 بیمار دے زخمی جگر اُتے تھیا زخم پدر دا تازہ
 جاں لاش چوائی فضہ نے آیا عابد دا آوازہ
 جے بابا ہوندا خود کردا میڈے صبر دا آج اندازہ

جڈاں آخری ویلے عابدؑ نے کھولے رو رو کفن دے بندے
 آکھے عالم توں لچپال پھوپھی رہی ہردم شان بلندے
 ہک آخری عرض کریندا ہے میڈے ویر دا اے دل بندے
 کیوں چھوڑ کے نگری اکبرؑ دی ہوے کیتا شام پسندے

جناب عونؑ و محمد علیہما السلام کی آمد

جے اذن ہووے ساکوں ویر عابدؑ اساں کولھ امری دے آؤں
 منہ آخری ڈیکھوں امری دا آسر جھولی وچ پاؤں
 جیویں پتر سہیندن میت کوں اساں ما دا میت سہاؤں
 جے ڈیوے اجازت پاک امری ہک وارتاں آ گل لاؤں

متاں صدقہ سمجھ کے اکبرؑ دا نہ پاک امری گل لاوے
 کھڑے ڈردے ہیں ساڈے نال متاں نہ امری پاک آلاوے
 ساکوں پچھ ڈے عابدؑ امری توں کیا جوڑی لاش تے آوے
 اساں گل امری کوں لانوناں ہے نہ حسرت دل وچ راہوے

آؤ صدقے میڈے اکبر دے لکھ واریں میں گل لاناواں
تساں سرخرو کیتائے امری کوں میں کیوں نہ لعل آلا ناواں
ودی سکدی ہاں تہاڈے ڈیکھن کوں آؤ سر جھولی وِچ پاناواں
تھی میڈا کھیر سجایا گئے ہنڑ کیوں میں دور کھڑا ناواں

آ سجیوں کھبیوں لعل بیٹھے چا باہیں سین ودھائیاں
ڈٹھا مونجھا سوہنڑیں پتراں کوں چا اکھیاں جھڑیاں لائیاں
رہی کئی کئی واریں منہ چمدی چا باہیں گل وِچ پائیاں
رہی جوڑی چمدی رو رو کے امری دیاں سرخ کلائییاں

دعا پاک

اے جعفر دل وِچ حسرت ہے ہووے سین دا گھر آبادے
ہنڑ پاک بھرانواں نال و سے ول وطن تے پاک سجّادے
آوے عون دی امری وطن اُتے ہمراہ کل آلِ عبا دے
ہنڑ اللہ بھانویں ختم تھیون کل درد اکبر دی ما دے

لگے رنگ دکھیا دے ویڑھے کوں وسے جگ تے عون دی مائے
 آوے لعل حسن دا دنیا تے تھیوے خوش کل آل عبائے
 جو بھینیں دفن ہن شام دے وچ ہن ویرن کرب و بلائے
 مسرور ہونوں ، انہاں بھینیں کوں مل پونوں پاک بھرائے

جعفر ایس ام المصائب کوں ملے ویر سخی مسکاندا
 ڈیکھے ہسدا اکبر قاسم کوں مکے درد ڈکھی دے ہاں دا
 آوے حسن دا جانی دنیا تے ہنڑ گھن کے ڈینہ خوشیاں دا
 ایس سین دی جوڑی وس پووے تھیوے ختم اے دور ڈکھاں دا

جعفر ایس سین کوں حسن دا چن کل خوشیاں آن ڈکھاوے
 جیڑھے گھر دے بند دروازے ہن ، آ خوشیاں نال لہاوے
 باراتاں عون و محمد دیاں گھن سین ول ایس گھر آوے
 سدا پاک سہاگ دے سائے تے ہر سین دی نونہہ مسکاوے

وَسے شام دے ملکہ دنیا تے ڈٹھے جنیں ہر دم صدماتِ
 حیدری زندگی گزری روندیں ہوئیں ہر ویلے ایس دنیا تے
 ہنڑتاں ایس سین دے زندگی تے ہووے خوشیاں دی برساتے
 جعفر دے دعا ہے دُکھ کوئی نہ راہوے بھین بھرا تے

ہنڑ جعفر شام دی ملکہ دی آوے بر ہر ہک اُمیدے
 دُکھے وسدا سوہنڑیں پتراں کوں تھیوے ول ممتا دی عیدے
 پاوے سہرے عون و محمد کوں پاک امڑی نال خوشی دے
 آوے لعل حسن دا دنیا تے وس پونوں لعل دُکھی دے

تھیوے جلدی ختم زمانے توں طولانی دور عزا دا
 آوے رت خوشیاں دی سین دے گھر کے ماتم عون دی ما دا
 کوئین دا رب منظور کرے ساڈا ہر ہک لفظ دعا دا
 دُکھ درد دے موسم ختم کرے وسے خوشیاں دا شہزادہ

جعفرؑ اے دل وچ حسرت ہے ہووے سینؑ دا گھر آبادے
 ہنڑ پاک بھرانواں نال و سے ول وطن تے پاک سجادے
 آوے عونؑ دی امڑی وطن اُتے ہمراہ کل آلؑ عبا دے
 ہنڑ اللہ بھانویں ختم تھیوں کل درد اصغرؑ دی ما دے

ہنڑ عونؑ دی امڑیؑ وس پووے جنیں کیتے پتر فدائے
 دل ویر دا فدیہ سمجھ کے جنیں نہ لاش تے نیر وہائے
 اے عرض ہے کل حیداراں دا ایہا خالق آس پچائے
 ایہا سینؑ وطن تے پتراں دے سر سہرے آن بدھائے



یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولا امام زین العابدینؑ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے صبر دے گلشن دا گل ہے اَتے غیرت دا اجلاں
بہوں گرم ہوا ہئی کربل دی ایندا ودھ گیا بخت اقبال
ڈٹھی ظلم دی بارش غنچیاں تے ، ڈٹھا ہر ہک گل پامال
حساس طبع نہ سہہ سنگیا ، تھیا شبنم دا رنگ لال

اے ملاح ہے نبوی بیڑے دا کل پور دا اے نگران
ہئی ظلم دا دریا جوش دے وچ بیا ویڑھیا ہا طوفان
وچ فسق دے بھنور دے پھس گیا ہا ڈتے صدقے پتر جوان
ایندا خون پسینہ تھی لڑھیا ڈٹھا دین دا جاں نقصان

غیور چراغ ہے غیرت دا اسلام دی عین بقائے
 اے ہے روشن ظلم دیاں جھونکیاں وچ توڑے ڈاڈھی تیز ہوائے
 ڈٹھے کئی پروانے با پردہ ایندی تھی گئی سرخ ضیائے
 محفوظ رہے انہاں جھونکیاں توں پروانیاں دی منشاءے

بازار شام میں

ہوندائے بخت دا سنگتی ہر کوئی سورج نہیں اتھ شکوے دی جائے
 میڈے بخت دے ویلے پردیاں دا ہانویں کردا شرم حیائے
 میڈے بخت دے موسم گزر گئیں ہن تیں آداب بھلائے
 ذرا ڈیکھ تاں سہی اوہا عالیہ ہاں ہن سارے لوگ پرانے

میکوں اپنا نہیں ارمان توڑے ہے ازل دی پردہ داری
 میڈے پتر دے تپ زنجیر گئے آگے ہے بیمار مہاری
 آ ویندن وقت شریفاں تے انصاف تاں کر ہک واری
 تیڈی گرمی توں ہنٹر غش کر گئے بازار دے وچ آزاری

ڈٹھا پتر کوں گرم زمین اُتے ودھے چنتے آلِ عبا دے
 پایا سر جھولی وِچ بچڑے دا ڈکھی بہوں مشکل دے بعدے
 بنڑ مقتل گاہ بازار گیا در کھل گئے جور و جفا دے
 تھیاں جھم مستوراں عابد تے آئی لاش اکبر دی یادے

اے مالک سین دے ویڑھے دا سن جعفر دی فریادے
 کل اُجڑے ویڑھے وس پونون ہنڑ جگ تے بھین بھرا دے
 رہیا روندا جیڑھا قبر تائیں کر ٹرناں سین دا یادے
 ہنڑ خوش ہووے نہ رت رووے غیرت دا خدا سجادے

.....☆.....

یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولا امام موسیٰ کاظمؑ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

منہ پھیر مدینے دو سید کیتی رو رو کے فریادے
اے عالم دا لچپال نانا ڈیکھو ظلم ایں قوم جفا دے
تساں آل دے نال مودت دا فرمایا ہا خود ارشادے
احسان کیتن جو امت نے ہے شاہد پل بغدادے

آج پنجوی رجب ہے نانا سائیں پی آندی ہے شب معراج
معراج دی رات حضور کیتا ہا عرش تے ونج معراج
تساں شب معراج کوں آ ڈیکھو میڈی غربت دا معراج
تساں جانڑدے ہو میں بیکس دا بغداد دی پل معراج

شاہ فرمایا اے ظالم میڈی پوری تھی منشاءے
 ونج آکھ ہارون کوں ہنڑ توڑے میڈے چا زنجیر لہائے
 ایں چوڈہاں سال دی قید ڈتی مظلوم دی کمر جھکائے
 پیا ٹرداں میں جگ فانی توں کرے عیداں قوم جفائے

ڈیکھ حکیم دو سید نے اے رو رو کے فرمایا
 میں ایں زندان دے وچ ظالم ہے کافی وقت نبھایا
 ونج آکھ لعین کوں کر ظالم توں ظلم توں ظلم سوایا
 ہے قسم خدا نہ اُف کرسی جگ تے کرار دا جایا

آخری ویلے سید نے بھری ہک حسرت دی آہے
 آکھے یا اللہ سبحان اللہ تیڈی ذات جو بے پروا ہے
 بے وارث تھی کے ٹردا پئے آج کل کونین دا شہاے
 گو انوی پتر ہم وطن اُتے میکوں نہیں دفنانون آئے

شب شہادت گھر تشریف آوری بہ اعجازِ امامت

پچھیا ما قاسم دی دس آقا کیا پتر میڈے دا حال
 میڈی قید دا سن کے ٹریا ہا او میں اجڑی دا لعل
 رو موسیٰ کاظم فرمایا نہ کھولیں سر دے وال
 میڈے پتر کوں امت نے زہر ڈتی آج حلہ شہر وچالے

ہے آخری ویلھا قاسم دا دل خوش ہے امت شقی دا
 ہے زہر نے رنگ تبدیل کیتا اوں بیکس دی زندگی دا
 پیا بابے وانگ تڑپدا ہے آج پوترا پاک علیٰ دا
 پیا یاد کریندائے بھینیں کوں سر چم کے کمسن دھی دا

آج فجر دے ویلے قیداں توں انوں میں تھیںساں آزادے
 بے وارث سمجھ کے نت روسی میڈی لاش تے پل بغدادے
 میڈے کفن دے وچ زنجیر جڈاں ڈٹھے آ ڈاڈے سجادے
 اونکوں شام دیاں قیداں بھل ولسن ڈیسی میڈے صبر دی دادے

پاک معصومہ تم سے خطاب

چم متھا کمسن نچڑی دا بہوں سید نیر وہائے
 آکھے پارت ہووی ویرن دی شالا جیوی ویر رضائے
 اے ذات غریب الغریبا ہے ہمی ایندے درد سوائے
 توں سفر کریسیں لائق دھی ، ہووی سخت ایران دا راہے

ذرا کھول اکھیں میڈی لائق دھی اے وارث کل درداں دی
 آج رَج کے ڈیکھ توں بابے کوں جیویں ہے دستور دھیاں دی
 تیکوں پارت ڈیون آیا ہاں تیڈے درد ستائے بھائیاں دی
 رہیں ہردم نال بھرانوں دے بنڑ کے بھائیوال ڈکھاں دی

رکھیں یاد وصیت بابے دی اے صورت عون دی ما دی
 تیڈے دم دے نال ہے وابستہ کل راحت پاک بھرا دی
 اے زہر دے نال شہید ہووی ہے جانڑدی ذات خدا دی
 رکھیں خاص خیال توں ویرن دا ، ہووی پارت ویر رضاً دی

ہیں خوش قسمت توں چن قاسم ہنی سر تے بجن سما لے
 ہئی کمسن دھی جیکوں آخری ویلے پیا لیندائیں گل دے نالے
 میڈے سر تے رونون والے ہن ڈیکھیں پیو مظلوم دا حالے
 پیا کلہا لاشہ قید ہوسی کئی ڈینہ زنجیراں نالے

ہک ظلم دے ظالم تخت اُتے بیٹھا ہا اظلم ہارون
 ڈتی ونج اطلاع دربار دے وِج ملعون کوں ہک ملعون
 آکھے پاک سید دے دہن کنوں ہے جاری یکدم خون
 میں ڈیکھ آیاں پئی چمدی ہے اُوندا چہرہ ہک خاتون

جاں زہر ملی سخی کاظم کوں ہويا خون دہن توں جاری
 چوڈھاں سال دے قیدی دی ودھی بے وس گریہ زاری
 آکھے میڈے سر تے اِنج ہوندی میڈی ڈاڈی درداں ماری
 قسم خدا دی بھل ویندی او اپنا ونجن کچھاری

تھیاں بند اکھیاں جڈاں سید دیاں گئی زردی رُخ تے چھائے
 تھئے دم اُبالھے سید دے ، کڑیاں ہتھ پیر بنڑائے
 ہئی اتی جاہ ناہی سمہہ سنگدا او کل کونین دا شآہے
 ڈتا دم قدرت کوں سید نے چا مکاں تاج لہائے

وِچ بغداد دے ظالم نے کیتا ظلم بھریا اعلان
 اَج قید خانے وِچ ٹر گیا ہے دو عالم دا نگران
 ہے عام اجازت سید دے کرے دفن دا کوئی سامان
 مزدوراں آن کے لاش چائی ایں گالھ دا بہوں ارمان

جڈاں ڈیکھ کے جکڑیاں ہتھکڑیاں محمود کیتی فریادے
 آکھے چوڈھاں سال دی اے آقا تیدی پوری تھئی معیادے
 قربان تھیواں مقسوم دے وِچ ایویں ہوسی آلِ عبا دے
 نہ بعد وفات دے ہو سنگیوں توں قید کنوں آزادے

اے عرض ہے جعفرؑ مضطر دا آوے سینؑ دا کل سرمایا
 جیندی آس اُتے سادات اِتھاں ہے ہر ہک ظلم نبھایا
 ہنڑ صدقہ سینؑ دی بچڑی دا آوے پاک رسولؑ دا جایا
 دل سینؑ دا گھر آباد ہووے خوش ہووے ہر ہمسایا

سنڑو جعفرؑ دی فریاد سخی چا کل گھر پاک وساؤ ہا
 چا ظالماں کوں برباد کرو باطل دا نام مٹاؤ ہا
 جیڑھا چوڈھاں سال دا قیدی ہا اونکوں وسدا گھر ڈکھلاؤ ہا
 ٹریا قاسم لوہندا دنیا توں اونکوں پیو مظلومؑ ملاؤ ہا



یا مولا کریمؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب مولا امام محمد تقیؑ الجواد

علیہ الصلوٰۃ والسلام

میڈی اَج بغداد تیاری ہے آ بابے کوں گل لا گھن
میں ول نہیں ولناں چن بچڑا اَج میں توں پیار کرا گھن
میں جانڑداں ہاں توں کمسن ہیں کل بار ڈکھاں دے چا گھن
آہداں دستار یتیمی دی اَج بابے توں بدھوا گھن

سرتاج اُجڑی دا دَس میکوں کڈاں ولسیں ول وطنان تے
مستور کیتے معراج ہوندائے نت رہن سہاگ دی چھاں تے
تیکوں ٹردا ڈکھ کے اَج وارث نہیں ضبط رہیا اکھیاں تے
ولیں جلدی توں سرتاج میڈا کریں کرم انہاں پتراں تے

میڈے ڈوہیں بچڑے کسمن ہن ، انوں کسمن میڈی دھی ہے
 تہاڈا اِنج بغداد دو ٹر پونون نہیں سہہ سنگدی اُجڑی ہے
 بغداد دے وسدے ظالم ہن ، او ظلم بھری نگری ہے
 اگے کتئیاں سین دیاں دھیاں دی اوں شہر اِنج مانگ لٹی ہے

بغداد دے وِچ سادات اُتے نہیں ہرگز ترس کریندے
 کر دفن ڈیندن دیواراں وِچ ہن پل پل ظلم وسیندے
 ڈیکھو واقعہ موسیٰ کاظم دا ، ہن ظلم دے نال مریندے
 نہیں پڑھدے جنازہ کلمہ گو ، مزدور جنازے چنیدے

بغداد وِچن میڈا لازم ہے فرمایا پاک تھی ہے
 میکیوں نانے پاک ڈسایا ہے ہنٹر ختم تیڈی زندگی ہے
 میکیوں فکر ہے اپنی جوڑی دا کسمن ہر میڈی دھی ہے
 تقدیر یتیمی انہاں دی ہنٹر زہر دے نال لکھی ہے

میڈا وارث گھن وَنَج جوڑی کوں تیڈا کجھ تاں درد وندیسن
 توڑے کسمن ہن پر رو رو کے میڈے ہتھ تے پیر بنڑیسن
 ہن بہوں چھوٹے توڑے پاک نفی! میڈے پتر جاں میت سہیسن
 اے خود دنیسن شہر دے وِچ مزدور تاں لاش نہ چیسن

اے اُم الفضل وِچ غربت دے مظلوم تے ستم وسا نہیں
 توں پاک رضاً دے بچڑے کوں وِچ سفر دے زہر پلا نہیں
 توں حسن دی پاک شہادت دی تاریخ ولا دوہرا نہیں
 کر ترس غریب دی غربت تے میڈے بال یتیم بنڑا نہیں

میں زہر کنوں نہیں گھبراندا میڈے صبر کوں توں ازما نہیں
 میڈیاں وطن تے کسمن دھیاں ہن بے دردی نال رُوا نہیں
 میڈی جوڑی دا سن چھوٹا ہے بچپن تے ستم وسا نہیں
 ارمان ہے اے میں ٹر ویساں ، اُنوں کولھ غریب دی مانہیں

پردیس دے وچ جے پتر ٹرن نہیں ما اے درد چکیندی
 میڈی پاک امڑی ہے وطن اُتے مظلوم دی تانگھ تگھیندی
 ڈینہ رات مزارِ رسول اُتے ہے میڈے نام سڈیندی
 توں اُوندی پاک ضعیفی دا نہیں کیوں احساس کریندی

ہے آخری وقت ہر کوئی چاہندا اوندے سجن تمامی آنون
 اوندیاں دھیاں بھینیں سر اُوندا آ وچ جھولی دے پانون
 اوندے پتر جنازہ پیو ما دا آ عزت نال چوانون
 میں کیڑھے سجن کوں سڈ ماراں جیڑھے آ ہتھ پیر بنڑانون

ہئی زہر دے اثر توں دہن کنوں قے خون دی یکدم جاری
 ہتھ جگر تے رکھ کے روندنا ہا ایویں گزری رات ہے ساری
 وچوں کہیں کہیں ویلے بیکس تے ہا تھی ویندا غش طاری
 بہوں اوکھیں رات تڑپدیں ہوئیں اے آہی مظلوم گزاری

منہ کر یثرب دو سیدؑ نے کیتے رو رو وین دُکھاں دے
 آکھے اپنی زہر دا چنتا نہیں احساس ہی پتراں دے
 ہن کمسن میڈے لعل دُوہیں آ بار گنہین درداں دے
 شالا پردے نت محفوظ رہن میں بیکس دیاں دھیاں دے

آکھے پاک تھیؑ میڈا لعل نئیؑ احسان اے پوتے لانویں
 پیا ٹرداں میں ایں دنیا توں میڈی لاش تے بچڑا آنویں
 بے وارشاں وانگ نہ دفن تھیواں توں میت آن چوانویں
 پڑھیں آپ جنازہ بابے دا میکوں آپ توں آ دفنانویں

میڈی زہر دا صدمہ گھٹ ویندا جے ہوندے پتر سراندی
 ہتھ پیر بڑیندے بابے دے جیویں عادت ہے پتراں دی
 جے آخری ویلے کولھ میڈے دھی میں مظلوم دی آندی
 ڈیندی ہتھ مظلوم دیاں اکھیاں تے لنگھ رات ویندی درداں دی

مزارِ رسولؐ پہ امامِ علیؑ نقی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بین

اے نانائے آج دی رات میکیوں آرام ذرا نہیں آندا
 معلوم تھیندائے آج چھا گیا ہے میڈے سرتے بدل غماں دا
 شالا خیر ہووے میڈے بابے دو او وارث ہے ڈُکھیاں دا
 نہیں اوندے باجھ دلاسه کوئی وِچ دنیا دے پھوپھیاں دا

توں گھر ول وَنَج میڈا لعل نقیؑ ہئی مل گئی زہر تھی کون
 پیا یاد کریندائے بستر تے آج اپنی کمسن دھی کون
 اے درد بھری وَنَج خبر سنا توں فوراً ما اُجڑی کون
 وَنَج ویر کیتے پرچا بچڑا ہنڑ اپنی پاک پھوپھی کون

گھر اطلاع دینا

ہووی آمد خیر دی پاک امڑی ہئی سرتے رنڈپا آیا
 آج ساڈے سرتوں ڈھل گیا ہے پردیس اِچ پیو دا سایا
 آج ساکوں تیتی دا صدمہ ہے امت لعین ڈُکھایا
 پیا میکیوں یاد کریندا ہے آج پاک رضاً دا جایا

سرتاج اطلاع بھجوا ڈیندوں بغداد اِچ میں آ ویندی
 بے وارثاں وانگوں نہ ٹردوں میں خود ہتھ پیر بنڑیندی
 میڈی کمسن دھی پا سر جھولی توڑے بہہ لیسین سنڑیندی
 میں بیوگی وِچ مجبوریاں تے اِج بیٹھی ہاں نیر وہیندی

.....☆.....

یا مولا کریمؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب مولا امام حسن عسکری

علیہ الصلوٰۃ والسلام

والدہ پاک کو مدینہ روانہ فرماتے وقت کلام

ہووے جے کوئی رنجش پاک اماں کرو معاف چا پتر جواں کوں
ہوندائے نازک دل بہوں مانواں دا کر معاف ڈیون پتراں کوں
تساں شاید جلدی ول آسو خود ڈیکھ اپنیاں وطنوں کوں
میڈے پاروں ڈھیر سلام ڈیواہے ونج وطن تے کل بچناں کوں

ہک واریں اپنے بچڑے کوں گل آخری وار تاں لاؤ ہا
ول جیندیاں کوں پئے جیندے ملسن آج پتر دی سدھر لہاؤ ہا
ہمی دل چاہندا ہک وار میکوں جھولی وچ آپ سمہاؤ ہا
ڈیسی موقع ول تقدیر نہ اے ممتا دی پیاس بجھاؤ ہا

تیڈیاں حسرت بھریاں گالھیں توں ہے ما دا دل گھبرایا
 نہیں علم میکیوں تیڈی جد اطہر ہے کیں گالھوں سڈوایا
 پر ما دا دل اے بجھدا ہے ہمی نکھڑن دا وقت آیا
 شالا ما دا بھاگ سلامت رہیں ، ہوی چنتا دل کوں لایا

والدہ پاک کو یاد فرمانا

آؤ میڈے سرتے پاک اماں پیاں جگ توں جھوک لڈیندا
 گل آخری لانوناں چاہنداں ہاں پیا ہاں تہوں ڈھیر سڈیندا
 آ ڈیکھو کمسن لعل کیوں بیٹھائے ہتھ تے پیر بنڑیندا
 میکیوں آخری وقت ہے غربت دا پیا اے احساس ڈیویندا

والدہ پاک کے احساسات

میڈا دل مونجھائے آج پتر کیتے ذرا بھر آرام نہیں آندا
 رب جانڑے میڈے دل تے کیوں ہے چھا گیا بدل غماں دا
 محسوس تھیندائے میڈا لختِ جگر پئے مسند تے تڑپاندا
 پیا میڈے نام سڈیندا ہے رنگ بدل گئے اکھیاں دا

لخت جگر سے خطاب

میڈا آخری وقت ہے نورِ نظر گلِ آخری وار تاں لا گھن
 تیڈی غربت توں قربانِ دنجائاں میں توں چھیکڑی منہ چموا گھن
 آج سارے سنونِ تیتھی دے خود بابے توں کروا گھن
 دستارِ تیتھی دی بچرا خود بابے توں بدھوا گھن

ملکہِ عرومہ سینِ پاک کے بین

ہوندائے ناز ہمیشہ پیکیاں دا میں تاں آئی ہاں نازِ مکا کے
 ہامی فخرِ کریندی کل گھرتے تہاڈے پاکِ حرمِ وِچ آ کے
 میں توں غربت تے مظلومی وِچ ٹر پئے ہو پاند چھڑا کے
 نمہی سمجھ آندی دنجائاں میں کنتے اتھوں دھی تے پترِ رلا کے

میڈا لعلِ دُسا توں کن ویندائیں کڈاں ولسیں لعلِ دُسانی وَنِج
 نہ دور کھڑو کے رُخصت گھن گلِ آخری وار تاں لائی وَنِج
 رُخسار جو تر ہن ہنجواں توں میں توں اے رُخسار چمائی وَنِج
 میں کیڑھے پاسے ٹر وِجنائے میکوں کوئی رستہ سمجھائی وَنِج

ہنڑ روم دے ملک دی شہزادیؑ و سہ جلدی ول وطنائ تہ
 ڈیکھے پاک حسنؑ ول گھر وسدا ایں سینؑ دا آپ جہاں تہ
 معصومہؑ سین دا ویر وسہ ول آ ممتا دی چھاں تہ
 پاوے تاج خوشی دا حسنؑ دا چن کرے راج زمین زماں تہ

نوٹ: درج بالا مضمون کی مکمل تفصیل کیلئے جناب السید محمد جعفر الزمان
 سائیں کی کتاب ”معدن العصمت“ ملاحظہ فرمائیں

.....☆.....

یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

متفرقات

عید کے دن پاک حسین علیہما السلام نے اپنے پاک نانا جان سے عرض کیا کہ ہمیں سواری چاہیے، حضور پاک نے پیار و محبت سے انہیں اپنے کاندھوں پر اٹھالیا، جب یہ منظر کسی حاسد نے دیکھا تو حسد کی آگ میں جلنے لگا، سرکار نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

تھی مخل نہ ساڈے راز دے وِچ آج اینکوں ناز منانوں ڈے
جیویں دل آکھس آج نانے کوں ازمیندا پئے اَزمانوں ڈے
میڈی لُج پت دا اے مالک ہے، اے محسن ذاتِ قدیر دا ہے
اللہ دی نیابت وِچ ایندے توڑے کجھ احسان لہانوں ڈے

میں سمجھ نواسہ نہیں ایندے آج حکم دی من ، دَن چائی آنداں
ایندی رُت ہے ناز منانوں دی تہوں ہر ہک ناز منائی آنداں
میڈے بھاگ دی واگ ایندے ہتھ دے وِچ خود خالق ذاتِ نپا چھوڑی
والیل دیاں زلفاں تہوں اینکوں آج جوڑ مہار نپائی آنداں

جناب بلال مؤذن نبوی کا دعویٰ

تاریخ گواہ ہے یوشع نے ہا سورج کوں ولوایا
 او امتی آہی میں وانگوں جنیں ہا اے اعجاز ڈکھایا
 میڈا رتبہ اوں توں کئی درجے ہے رب دی ذات ودھایا
 میں وانگ دسا حسنین کونوں اوں وی نانآ ہا سدوایا

اے ڈھلدی رات ! اے ممکن نہیں میڈا حکم کڈاہیں ٹل سنگے
 میڈی منشا باجھ اے ممکن نہیں کوئی پتہ وی ہل سنگے
 نہیں ہو سنگدا ، اے رات میڈے احکام سوا ڈھل سنگے
 ایں چرخ فلک دی ہر گردش میڈے امر سوا چل سنگے

سورج تقدیر ہے اللہ دی میں ہاں پاک حسنین دا بردا
 تقدیر ہے فیصلہ خالق دا جیکوں کوئی تبدیل نہیں کردا
 ایں فیصلے دی تبدیلی تے ہے سین دا نوکر پھردا
 سورج ایں در دے نوکراں دے نہیں حکم دے باجھ اُبھردا

یا مولا کریمؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب امیر مسلمؑ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس وقت جناب مسلمؑ علیہ السلام اپنے دو فرزندوں سمیت مکہ سے کوفہ روانہ ہونے لگے تو بچوں کی پاک والدہ نے فرمایا

پئے ویندے ہو سفر دو لعلؑ میڈے اے گالھ نہ مول بھلا ہے
 پردیس اچھ ڈکھ سکھ آ ویندن ہر گالھ تے صبر کرا ہے
 کوفے دیاں شاہیاں وِچ وَنَج کے میڈے پیار کوں یاد رکھا ہے
 تہاڈے راہاں تے میڈی دید راہسی تساں جلدی لعلؑ اوا ہے

سرتاج میں اپنی جوڑی کوں ہے پالیا نال ڈکھاں دے
 اے آج تائیں ماتوں نہیں نکھڑے اتے واقف نہیں سفران دے
 ایں سن دے بال نہیں رہ سنگدے ہک لحظہ بن سبناں دے
 نہ نکھڑن تہا کنوں ، خیال رکھائے پردیس اِچ چن پتراں دے

جڈاں عید ہے آندی بھائیاں دی ہن تانگھ تنگھندیاں بھینیں
 بعد عید نماز دے بھائیاں دی ہن آس رکھندیاں بھینیں
 تساں جائڑ دے ہو بن بھائیاں دے نہیں عید کریندیاں بھینیں
 جہاں بھینیں دے ٹر ویر ونجن چا خاک رَویندیاں بھینیں

جس وقت جناب امیر مسلم علیہ السلام مسجد کوفہ سے نماز پڑھا کر باب بنی کندہ پہ
 پہنچے تو پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی موجود نہیں تھا

جہاں خط لکھ کے سڈوایا ہا او سارے رخ بدلا گئے
 پردیس اچ سید مسافر تے ڈکھ درد دے بادل چھا گئے
 ہن نال غریب دے ڈوکسن اے سوچ کے دل گھبرا گئے
 وچ سفر دے ہن معصوماں تے بے موسے کل ڈکھ آ گئے

مظلوم سوچیندا آندا ہا میں کیڑھے پاسے جانواں
 ایں اپنی کمسن جوڑی کوں کیویں ظلم کنوں بچوانواں
 ڈیواں پارت کیکوں جوڑی دی کیویں وطن اتے بچوانواں
 کوئی لگے ہا چارا بیکس دا ونج ما کوں لعل ملانواں

آ ڈیکھو سارے گھر میڈے پیا ظلم نواں ہے تھیندا
 بے دردی نال میں اجڑی دا پیا ہے مہمان مریندا
 نہیں دشمن ماریا کہیں آج تائیں ہووے جے مہمان کہیں دا
 میڈے درتے لعل عقیل دا آج پیائے جام شہادت پیندا

اے کوفے شہر دیاں وسدیاں ہو احسان ڈکھی تے لاؤ
 لٹو بے شک آن کے گھر میڈا مہمان میڈا بچواؤ
 اے کلہا سید مسافر ہے ایندی مدد دے کیتے آؤ
 پردیس دے وِچ ایندیاں دھیاں کوں نہ پو دا درد ڈکھاؤ

ہن گلیاں کوفے شہر دیاں ہئی لاش عقیل دے چن دی
 ناہی سمجھی ضرورت امت شقی مظلوم دے کانز کفن دی
 ہئی خوشبو پھیلی گلیاں وِچ مظلوم دے پاک بدن دی
 تھنی عزت انوکھے رنگ دے وِچ ایں درداں دے گلشن دی

ودا ہوکا ڈیوے ہک ظالم جیس ڈیکھنئے ڈیکھن آوے
 کونفے دے حاکم حکم ڈتائے کوئی شخص نہ جرأت ڈکھاوے
 ایں سید مسافر دی آ کے کوئی لاش نہ دفن کراوے
 انج عزت کرو ایندی شہر دے وچ کھڑا عرش ہلاوے کھاوے

صاحب معراج دا لعل ہے اے ہر عظمت دا اے تاجے
 اج اینکوں کناسہ کوفہ وچ ڈیسی امت شتی معراجے
 ایں عرش دی زینت بنڑناں ہے کیوں جو اے یزدان مزاجے
 نہیں ڈیونی قبر مسافر کوں ایں شہر دا خاص رواجے

دعا پاک

میڈا آقا ہنڑ انہاں درداں دا طولانی دور مکا ڈے
 ول مسلم پاک دے ویڑھے کوں توں خوشیاں نال سجا ڈے
 ایں روندی ڈاڈی پاک کوں توں ول اپنے لعل ملا ڈے
 ول کوئی ڈکھ نہ آ قدم رکھے ایں ویڑھا پاک وسا ڈے

تظہیر دی شبنم دے موتی ہتھ بے قدراں دے آ گئے
گستاخ ہوا دیاں ضرباں توں کئی بدل ڈکھاں دے چھا گئے
ہن برگ گلاب توں نازک جو او چہرے رنگ بدلا گئے
کہیں باد سموم دے جھونکیاں توں ڈوہیں نازک گل مرجھا گئے

نہیں سمجھ آندی کیا میں آکھاں کیویں رات ہے گزری ساری
لگ نال ستون دے معصوماں ہے کیویں رات گزاری
انوں ہونٹاں تے ہن پابندیاں رہے نیر اکھیاں توں جاری
رب جانڑے کتنی وار تھیا غش ہر معصوم تے طاری

ہاسے ویر مسافر ہک راہ دے میکیوں کلبا چھوڑ گیا ہیں
ہانویں حوصلے ڈیندا رستے وچ اج کیوں خاموش تھیا ہیں
تساں نال ہا میکیوں گھن وخنجاں توں کے جیہاں پاک بھرا ہیں
ہنڑ بابے پاک دی جھولی وچ خود پہنچ گیا تہا ہیں

میں ویرِ دی پاک شہادت دا موقعے دا اصل گواہاں
 ایندے درداں دا میں واقف ہاں میں ایندا پاک بھرا ہاں
 ہی لوڑ ثبوت شہادت دی تیکوں تہوں ظالم آہدا ہاں
 میکوں خون بھرا دا لانوں ڈے ایہا مہلت میں منگدا ہاں

آ ویر جلوں اساں امریٰ دو ہوسی ساڈی تانگھ تگھیندی
 کوئی ما بھی اپنے بالاں کوں نہیں لھٹے کانڑ بھلیندی
 ہوسی شام یا ہوسی وطن اتے ہوسی ساکوں یاد کریندی
 ہر بھین ساڈی ہوسی سفران وِچ ساڈے ڈکھ وِچ نیر وپیندی

آ وے ویرن رل کے ہنڑ جلوں گولن پاک امریٰ کوں
 بہوں عرصہ تھی گئے نکھڑیں ہوئیں ملوں ونج کے ما اجڑی کوں
 ساڈیاں بھنیں ہوسن تانگھ دے وِچ لیسوں گل ہر بھین ڈکھی کوں
 نہیں چنگی لگدی عید کوئی ہر ویرن توں نکھڑی کوں

جس وقت حارث ملعون جناب محمدؐ و جناب ابراہیم علیہما السلام پسران جناب مسلمؑ علیہ السلام کے سر لے کر ابن زیاد ملعون کے پاس آیا تو وہ ملعون کہنے لگا کہ

توں کیڑھی ما دی ممتا دی کل راند ونجا کے آیائیں
 اے کیڑھے چمن دے غنچیاں کوں بے وقت ودھا کے آیائیں
 اے ڈسدے ہن چن چوڈی دے توں گرہن لا کے آیائیں
 ہن ڈسدے نجف دے دُر میکوں یا قوت بنڑا کے آیائیں

جب اُن سروں کو ڈھلوانے کیلئے ایک غلام گھر لے آیا تو اُس کی زوجہ جو مومنہ مستور تھی گریہ کرتے ہوئے بین کرنے لگی

تساں کیڑھی ما دی جھولی کوں بے وقت اُجاڑ ہو آئے
 ہے کون امری جنیں جھولی وِچ ہن تساں جنیں لعل کھڈائے
 تہاڈے ٹرن دے صدمے رب جانڑے کیویں مادے جگر پچائے
 نہیں جیندیاں جگ تے او مانواں جنہاں اے جہیں لعل ونجائے

ہک ظالم دے مہمان ہاسے احسان ایہو اُون لایائے
 ساڈیاں زلفاں دے وِچ ڈے کنگھیاں اوں ادباں نال ٹرایائے
 مہمان سمجھ کے غربت وِچ اُون اتنا پیار ودھایائے
 اُوندی مہمانی اتے پیار کنوں رُخساراں رنگ بدلایائے

بازار کوفہ میں قافلہء تسلیم ورضا کی تشریف آوری

شہزادیاں عرش دی خلوت دیاں جڈاں وِچ کوفے دے آئیاں
 آئے امتی استقبال کیتے ہر چوک تے بہوں گھبرائیاں
 رہیاں پچھدیاں دھیاں مسلم دیاں ساکوں دَسو اے سین دیاں جائیاں
 ایسے گلگیاں نہیں جیڑھیاں پیو ساڈے ہن کئی کئی پہر ہنڈھائیاں

دعا پاک

عباسُ دی بھینُ دی ہنڑ جعفرُ بر آوے ہر امیدے
 ڈیکھے وسدا سوہنڑیاں پتراں کوں تھیوے ول ممتاُ دی عیدے
 وسن آ کے لعل زمانے تے ول نال اپنی امڑی دے
 پاوے سہرے سوہنڑیاں پتراں کوں پاک امڑی نال خوشی دے

.....☆.....

شام سے کربلا واپسی کے موقع پر جناب عونؑ و محمد علیہما السلام کی مزاروں پر پاک
والدہ کے بین

احسان کیتن تساں امڑی تے مشکور تہاڈی مائے
میں راضی ہاں جیویں کیتے ہن تساں ما دے کھیر سجائے
ناہمی ٹردے ویلے پیار کیتا ناراض نہ مول تھیوا ہے
ہامی رُجھ گئی ویر دے درداں وِچ چا ما کوں معاف کرا ہے

نہ ناراض تھیوا ہے امڑی تے ہامی ودھ گئے درد زیادے
نمھی پیار کرن دا وقت ملیا رہیاں چنیدی بال بھرا دے
ہنڑ پیار کرن میں آئی ہاں جگ جوڑ کے کل ممتا دے
اُٹھو پاک امڑی کوں گل لاؤ ، کراں پیار میڈے شہزادے

اگے جنیں ویلے میں آنواں ہا ہاوے خود تعظیم کریندے
میڈے ہتھ اپنیاں رُخساراں تے ہاوے کئی کئی واری لیندے
ہنڑ کولھ تہاڈے آئی کھڑی ہاں نوہے ما دے نال اکلیندے
ناہمی پیار کیتا تہوں رُس پئے ہونوہے تہوں اُج منہ چھویندے

جیویں خوش کیتا ہوے امری کوں احسان لہا نمہی سنگدی
 ناہمی ٹردے ویلے گل لایا اے درد بھلا نمہی سنگدی
 ہنڑ گل لانوں میں آئی ہاں پر سدھر مٹا نمہی سنگدی
 تساں خود گل لاؤ امری کوں میں تاں گل وی لانہی سنگدی

بیٹا پاک کی شبیہ ہمارے ہاں ہر سال آٹھ محرم الحرام کی رات برآمد ہوتی ہے اُس
 کی مناسبت سے قافلہء تسلیم و رضا کا پاک ذکر تشبیہات اور تمثیلات کے انداز
 میں کیا جاتا ہے

جڈاں بیڑا آل محمدؐ دا آ وِج گرداب دے گیا
 وِج سیڑھ دے لڑھدا پتراں کوں عباسؑ وی ڈہدا رہیا
 جڈاں غازیؑ چھوڑیا کشتی کوں ڈکھ پور دا تازہ تھیا
 ڈینہ ڈھلن توں پہلے سینیںؑ کوں خود ساحل چھوڑنا پیا

لگی دیگر ویلے ڈھاہ جسم لڑھے نیچے وار و واری
 مظلوم ملاح تے اوکھیاں ہن ، مجبور دی ہئی لاچاری
 ونجھ لانون دے وِچ حائل تھئی سجادِ دی آ بیماری
 تھیا پانی تار جاں بیڑے توں لڑھی ہر ہک درداں ماری

جعفرؑ اے بیڑا وطن اُتے ول نال خوشی دے آوے
 کل پور مسافر کشتی دا گھر پاک اِچ آن وساوے
 لگے خیر دی کندھی اے بیڑا ساڈا وارث مقصد پاوے
 خوشیاں دے نال ہنڑ اکبرؑ دی آ وطن تے سیج سجاوے

شب عاشور جناب حبیب ابن مظاہر علیہ السلام کے خیالات

اِج قسمت دے بازار دے وِچ پئی تُلدی ہے جنس وفا دی
 بیٹھا سچاں کوں ازمیندا ہے رند مار کے دین دا ہادی
 خم کمر دا اِج پیا نظر آوے بن وِچ تلوار قضا دی
 بے عیب ضعیفی کرنی ہے اِج نصرت بھین بھرا دی

بچپن دی سنگت سڈیندی ہے اَنج وقت غریب تے آ گئے
 اَنج دھیاں بھینیں نال وی ہن میڈا آقا رہ تہا گئے
 میڈا رعشہ ڈیکھ کے بدن دے وِچ میڈی سین دا چن گھبرا گئے
 نمہی عزم جواں گھٹ اکبر توں توڑے جو بن نظر چرا گئے

میڈی جنگ کوں ڈیکھ کے کر بل وِچ میکوں داد جوانی ڈیسی
 میدا ہر حملہ اَنج خندق دی ضربات کوں کھڑ شرمیسی
 کوئی وار اچھوپلا نہیں لگناں شبیر جاں کرم وِسیسی
 ڈیسی داد نجف دا ہر ذرہ جڈاں بڈھڑا وار کریسی

میں سین دی چم دلیرز آیاں بیٹھاں ہونٹاں کوں ازمیندا
 کوئی اثر انہاں وِچ آئی ہے بیٹھاں اے آزمائش کریندا
 بیٹھاں کن فیکون دے امراں دے ہونٹاں کوں درس سکھیندا
 کل ڈیکھ گھنائے شہباز مثل فوجاں تے جھاٹ مریندا

یا مولا کریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولا صاحب الزمان

علیہ الصلوٰۃ والسلام..... عجل اللہ فرجہ الشریف

تھیا حکم بدل تے کر جلدی توں بارش عطر حنا دی
ونجے مہک تمام جہان ہنٹریں پیا آندائے دین دا ہادی
جبریل ایہا وچ مکاں دے توں کر ڈے عام منادی
معراج توں ودھ آج دنیا ہے ونج سیر کرو دنیا دی

جڈاں عطر حنا دی بارش تھئی مخمور تھئے اشجارے
ہر پھل آیا وچ دنیا دے کر لکھ لکھ ہار سنگارے
ہر پودے سبز لباس پایا گیا مہک سارا گلزارے
کیتا رقص جہان دی ہر شے نے آیا دو جگ دا سردارے

ہویا خضرا دے سلطانؑ دا جاں دنیا وِچ پاک ظہورے
 کر گم ملکوت دے ہوش گیا او خالق پاک دا نورے
 یعقوبؑ کوں یوسفؑ وِسر گیا ، گیا چھٹ موسیٰ توں طورے
 کیتی جلوہ گستری شمسِ ضحیٰ کل ظلمت تھئی کافورے

جڈاں پاک حسنؑ نے لعل اپنا چا پاک ہتھاں تے چایا
 طہ یسین دیاں کنگھیاں ڈے ماذاغ دا کجل پویا
 ڈٹھا جلوہ نور دے خالق دا اُتے فلک دے سجھ شرمایا
 پئے واہ واہ گئی وِچ قدسیاں دے او سینؑ دا جانی آیا

پئی دید جڈاں ذیشان اُتے کیتا سجدہ ارض و سماءے
 خود کعبے اٹھ تعظیم کیتی چمے قدم آ عرشِ علائے
 رُخسار زمین تے مس کیتے خورشید دی پاک ضیائے
 گھدے لکھ بوسے پیشانی دے جھک جھک محبوبِ خدائے

ڈینہ چڑھن دے ویلے چہرے توں جے اے پاک نقاب ہٹاوے
 ایویں چڑھدا سورج ڈیکھ اینکوں تھی سرخ شرم توں جاوے
 چوڈی دی رات جے بے بھلواں رُخ چن دی طرف بھنواوے
 ایندے چاندنی حسن دے چشمے وِچ آ کھول کے زلفاں دھاوے

اے حسن نگر دا شہزادہ کل وحدت دا شہکارے
 ایندے حسن شباب دا اَنج دجلہ پیائے و ہندائے تروڑ کنارے
 یعقوب جے ڈیکھے قدم ایندے بھلے یوسف دے رُخسارے
 یعقوب دی رُوح دیوانی تھی مارے قدمیں آن ٹھارے

گلزار تیڈے وِچ اے آقا رہے ہردم باد بہارے
 تسنیم نسیم شمیم چلے سر مست رہن اشجارے
 کرے عطر نشانی غنچیاں تے گھنڑ کرم دی کئی کئی وارے
 ہر ذرہ انجہ خوشبو ڈیوے ، رہے ابد تائیں مہکارے

جس وقت سامرہ میں مولائے کائنات سرکار معظم شہنشاہ مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کا ورودِ مسعود ہوا اور جناب سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آ کر اپنے لخت جگر کا دیدار کیا تو فرمانے لگے کہ

مہمان میں بنڑ کے عرش اُتے گیا ہامی رات اَسرا دی
 ہک پردہ اُدھ وِچ حائل ہا سنی ہم آواز بھرا دی
 کھل راز گیائے آواز جڈاں سنڑی ہم اَج شاہِ خضر اُ دی
 جیڑھا پردے وِچ ہا با پردہ ، او ہے ایہا ذاتِ خدا دی

جناب جبرائیل نے آ کر زیارت کی تو خوش ہو کر کہنے لگے

میں ایں کائنات دے خالق دے ہاں ہر انداز توں واقف
 اے ٹھیک ہے جبرائیل نہیں اوندے راز نیاز توں واقف
 اوندے روز سنہیے چیندا ہاں ، ہمی تہوں آواز توں واقف
 مبعوث نبی ایہو کردا ہے ، تھیاں اَج ایں راز توں واقف

جناب موسیٰ علیہ السلام زیارت کیلئے آئے تو شہنشاہ پاک نے اُسے فرمایا

نہیں حجت خدا توں رہ سنگدے کونین ہک لُحظہ خالی
 حیندے دم دے نال ہے جگ دا دم ساڈی ذات دی ہے لچپالی
 کونین یکی تھی غرق ونجے بے نہ ہو کونین دا والی
 اساں آ کے بشری جامے وِچ ہے رب دی سیٹ سنبھالی

ایندے جلوے کیتے سکدے گئے کل صاحبِ عزم نبی ہے
 موسیٰ تے ابراہیم فقط ایندی صرف ہک کرن ڈٹھی ہے
 تئیں بہوں عرصہ ایں وارث دی خدمت ہر آن کیتی ہے
 تہوں اپنی ذات دے ڈیکھن دی تیکوں خالق عزت ڈتی ہے

جیڑھے جگ تے نصیری سڈویندن اُنہاں اپنا رب ڈٹھا نہیں
 ایویں محض زبانی دعویٰ ہے ، اُنہاں ڈٹھا پاک خدا نہیں
 اُنہاں جو نہیں ڈٹھا ، ڈیکھ اَج توں ، کہیں گالھ کنوں گھبرا نہیں
 تیکوں کجھ نہیں تھیندا توں ساڈا ہک خادم ہیں موسیٰ نہیں

میں اللہ نال بولیندا ہاں ، ہمی اے پر ناز عقیدہ
اوندی طور اُتے ہک جھلک ڈٹھم ناہی ہوش رہیا زندگی دا
انہاں تلخ تجریاں توں میکیوں لدھائے وَنَج کے راز جلی دا
جیکوں ہنڑ تائیں اللہ جاتا ہم ، اے پتر ہے پاک علیٰ دا

جیڑھا منظر ہاں میں ڈیکھ آیا کوئی راز میکیوں سمجھاوے
رب من اینکوں میں مجرم نہیں جے گالھ وپارتے آوے
جیڑھا ملک الموت تے بے فلکے سدا اپنے حکم چلاوے
جے او رب نہیں تاں کوئی بندہ میکیوں بیا رب ڈکھلاوے



عشاق کی تو دنیا ہی علیحدہ ہوتی ہے، اپنے شہنشاہِ معظم کی زیارت کے بعد اُن کے اندر جو کیف و مستی پیدا ہوئی اسے اگرچہ الفاظ میں بیاں کرنا ممکن نہیں تھا پھر بھی کوشش کی گئی ہے

ڈسے موجب اپنی مستی دا کیا مستی وِچ مستانہ
بھر عشق دے جام اَج عرش اُتوں کیتے رب دی ذات روانہ
اَج بارہویں ساقی کھول ڈتائے ہک ہور نواں میخانہ
اوں پیار دا جام عطا کرنائے سر مست کھڑائے دیوانہ

اَج عشق دی آخری پونہل تے بیٹھا راز دا پنچھی گاوے
بیٹھا آہدائے عشق اِچ اَج کیڑھا کل دل دے راز لکاوے
پھٹ جگر ونجے وِچ مستی دے جے پیار دا گیت نہ گاوے
ڈیوے کن وِچ انگلیں کل دنیا سن جگر متاں پھٹ جاوے

اَج اَحَد اَزَل دَا بَنُرُ اَحْمَدُ كَل مِيْم دے گھونگھٹ چائی بیٹھائے
 جو اول آخر واحد ہا اَج ہکا ذات بنڑائی بیٹھائے
 اَج عین عرب وِج عین عربی گھنڈ عین دَا صاف لہائی بیٹھائے
 بچھ وانگوں عشق دیاں ذریاں کوں اَج دعوے دار بنڑائی بیٹھائے

میکوں اپنی پستی بھل گئی ہے وِج مستی دے سرشاراں
 میڈے عشق دے پکھڑوں عرش اُتے کھڑے اُدُن جوڑ کے ڈاراں
 میڈی ہستی وِج گو پستی ہے میکوں مست کیتائے دیداراں
 اکھ لڑ گئی ہے نال بلندیاں دے میڈے ہنڑ سمجھو پو بارہاں

مذہب عشق کی توضیح

ہوندائے عشق دَا مذہب بہوں اوکھا ہر درد پچانوناں پوندائے
 محبوب دے دَر دیاں کتیاں دے چم پیر کھڈانوناں پوندائے
 معبود سمجھ کے پریمی کوں اُوندا عبد سڈانوناں پوندائے
 منصور وانگوں چڑھ سولیاں تے گیت عشق دَا گانوناں پوندائے

قربان تھوتجے عاشقاں توں نہ عاشقاں نال تلیوے
 ہے عشق دی منزل رب سانویں کیویں عاشق بہہ سڈویوے
 کیویں کچے ستر دی چا اٹی مُل یوسف پاک گھنپوے
 ساڈے کیتے لکھ ہے ناں جے کر ناں لیویاں نال لکھوے

ڈو.....ڈوہڑے

پیا آندا ہے او دنیا تے ہر دشمن قہر دے وات ، سچی بات
 آج ختم ہو ویسی دنیا توں اے کفر دی کالی رات ، سچی بات
 منظور تھئی ہر مومن دی آج درد بھری مناجات ، سچی بات
 رُت آ گئی ہے آج خوشیاں دی خوش ہوسی کل سادات ، سچی بات

باطل دی نگری ختم تھئی آیا دین مبین دا ہادی ، قسم خدا دی
 ہک پل دے اندر تھی ویسی باطل دی آج بربادی ، قسم خدا دی
 جبریل کریندائے سدہ توں آج لہہ کے عام منادی ، قسم خدا دی
 ہے آ گیا موسم خوشیاں دا رُت بدل گئی دنیا دی ، قسم خدا دی

.....☆.....

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک
القائم و بلیغیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات

تالیفات و تصنیفات

السید مخدوم الخادیم محمد جعفر الزمان نقوی البخاری

- (1) انتصار مظلوم [اردو مسدس نظمیں]
- (2) عرفانِ حجت^م [شہنشاہ معظم کے اسم حجت علی اللہ فرجہ الشریف کی شرح پر چودہ خطبات]
- (3) کنٹھا المعروف قلندر نامہ [فقر کے موضوع پہ سرائیکی مسدس]
- (4) عصمت السیدات [سیدزادی کا کسی غیر سید سے عقد ہرگز جائز نہیں ہے، اس کے متعلق ناقابل تردید دلائل، ثبوت اور حقائق]
- (5) گستاخیاں [سادات عظام کے موضوع پہ اصلاحی نظمیں]
- (6) طریق المنظرین [حقوق امام زمانہ علی اللہ فرجہ الشریف اور فرائض مومنین پر ایک جامع کتاب]
- (7) دعائے تعجیل فرج
- (8) امتیاز العالمین عن انواع العالمین
- (9) معدن العصمت فی سیرت ام القائم الحجۃ صلوات اللہ علیہا
- (10) اسرار العبدیات یعنی عملی روحانیاں
- (11) افکار المنظرین [غوامض الہیات پر خطبات]
- (12) The Last Reformer of the World

[دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(13) باادب بامراد

(14) عرفانیے [مدھیہ اردو نظموں قطعات و رباعیات کا مجموعہ]

(15) شرح دعائے عہد

(16) انتصارِ ولایت عصرؑ [کربلانے ہمیں انصار سازی کا کیا درس دیا ہے؟]

(17) مجالس المنتظرین فی مقتل المظلومین پانچ جلدیں، اُردو، سرائیکی

[محققانہ مجالس، ایک تاریخ، ایک جغرافیہ، ایک روضہ نگاری جو ہزاروں کتابوں سے

بے نیاز کر دیں]

(18) نبج المعرفة فی اسماء القائمین تین جلدیں [امام زمانہ علی اللہ فرجہ الشریف کے اسماء

مبارکہ پر خطبات]

(19) دین نصرت

(20) مصباحِ شیعیت [شیعیت کے اصول و فروع پر جامع کتاب]

(21) وحدانیت مطلقہ [امام زمانہ علی اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں مولا امیر المؤمنین

کے چالیس فرامین]

(22) کرچیاں [اردو قطعات، رباعیات، سلام]

(23) کشکول [السید مخدوم محمد باقر الزمان نقوی البخاری المعروف ببلہ

سائیں کا سرائیکی مجموعہ کلام]

(24) کاروانِ ادعیہ [بارگاہِ امام عصرؑ میں استغاثے اور دعاؤں کا مجموعہ]

(25) موعود الرسلؑ [دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی

ذات کا تصور [

- (26) محسنین اسلام [عقدِ محسنہ اسلام صلوات اللہ علیہا کے موضوع پر جامع کتاب]
- (27) داغِ ماتم [فنِ نوحہ نگاری 4 جلدیں]
- (28) عرفانِ امامت
- (29) ہیلاں [سرانیکی مسدس]
- (30) صحیفہ نصرت [اردو مسدس نظمیں]
- (31) کنوزِ قصائد [قصائد پاک و عارفانہ کلام]
- (32) لذتِ درد [سرانیکی ڈوہڑے]
- (33) زرِ پائے اقوال و آریٹیکلز
- (34) آہیں غزلیات
- (35) دہکتے احساس اردو نظمیں
- (36) گوہرِ روحانیات روحانیت پہ مبنی خطبات
- (37) زمانِ پامسٹری ہاتھ کی لکیریں، علمِ قیافہ

.....
مصنف ادیم نقوی

- (38) محسنِ عالم
- (39) اہل البیتؑ
- (40) خونِ ناحق
- (41) مشعلِ نور

(42) ہل من ناصر ینصرنا

(43) جاہلیت کی موت

(44) مدح اولیاء

(45) راہِ ارم

(46) مجالس الصادقین

(47) الحسینؑ والبراء

مصنف ابوالفارق واسطی

(48) تعلیم الاسلام

(49) جامع الانوار

(50) انوار الایقان

مصنف ابو منصور

(51) القرآن..... مترجم

(52) تعلیم بذریعہ ادعیاء معصومینؑ

(53) عرفان

(54) حقائق و اسرار

(55) دعائے ابو حمزہ ثمالی

(56) امت منتقاد

(57) جادہ منزل

(58) نشان منزل

(59) ”سہر خودی“ (علامہ اقبال کے اشعار کی تشریح)

مصنف شبیر بلگرامی

(60) سورۃ فجر اور کر بلا

(61) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے متعلق غیر مسلم مشاہیر کی آراء

(62) غم حسین اور تزکیہ نفس

(63) مکتوب غم

Grief Purifies The Self (64)

Beacon Light (65)

(ادیم نقوی کی الہامی نظم ”مشعل نور“ کا انگریزی ترجمہ)

Glories of Belief (66)

(ادیم نقوی کی معرکتہ الآراء کتاب ”انوار ایقان“ کا انگریزی ترجمہ)

The First Word of Islam (67)

(ادیم نقوی کی کتاب ”اسلام کا پہلا کلمہ“)

مصنفہ عذرا مسعود

(68) رموز

مصنف حکیم سید محمود گیلانی

(69) اہلبی علیہ السلام

مترجم لیفٹیننٹ کرنل (ر) مظفر علی ہمدانی

(70) ”پھر حضرت علی آئے“ یہ ترجمہ ہے ڈی۔ ایف۔ کرا کا کی کتاب Then Came Hazrat Ali کے دو ابواب 19، 21 کا ہے اور اسی مصنف کے ایک مضمون کا بھی جو بمبئی کے انگریزی جریدے ”کرنٹ“ 23 ستمبر 1976ء کی اشاعت میں ”علیؑ کے روضہ نجف میں آج بھی معجزے ہوتے ہیں“ کی سرخی کے تحت شائع ہوا

.....☆.....